درود شریف کا نفیس ترین مجموعہ

ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

مکتبہ لدھیانوی

ذریعۃ الوصول
الی
جناب الرسول ﷺ
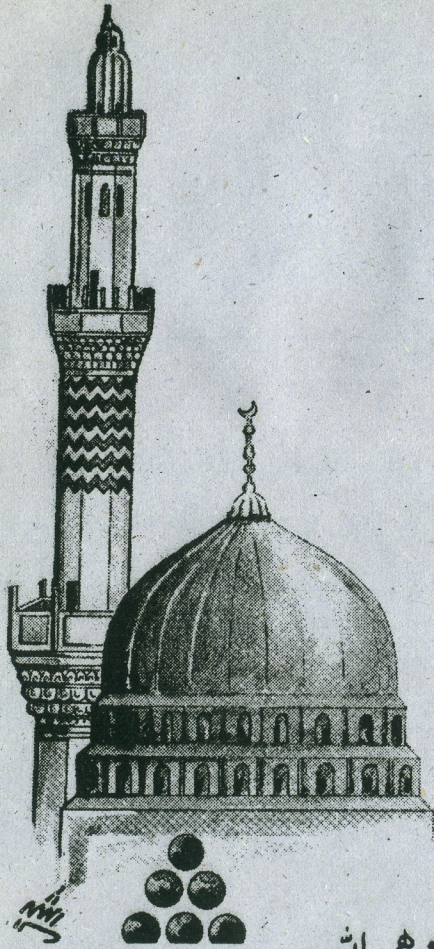
ذریعۃ الوصول
الی
جناب الرسول ﷺ

تالیف
علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمہ اللہ

مرتب
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مکتبہ لدھیانوی

اشاعت اول .... جون ۱۹۹۵ء

قیمت ....

ناشر ...... مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا
نصیر آباد بلاک نمبر ۱۴ کراچی نمبر ۳۸

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، امابعد:

ناکارہ و آوارہ، عاصی و گناہ گار، امیدوار رحمت پروردگار، ملتجی شفاعت سید ابرار (علیه وعلى آله من الصلوات أفضلها ومن التسليمات أكملها) بندہ محمد یوسف لدھیانوی عفا اللہ عنہ برادران اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود شریف بھیجنا محبوب ترین عمل اور لذیذ ترین عبادت ہے۔ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "قول بدیع" کے دوسرے باب میں درود شریف کے فضائل و برکات پر مشتمل احادیث و آثار کو جمع فرمایا ہے، اور اس باب کی تمہید میں ان فضائل و برکات کا خلاصہ ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:

> "آنحضرت ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے یہ دولتیں میسر آتی ہیں، درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور رسول اللہ ﷺ رحمت بھیجتے ہیں، خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اس سے اعمال بڑھتے اور پاکیزہ ہوتے ہیں، درجے بلند ہوتے ہیں، گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے، درود شریف اپنے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتا ہے، درود شریف پڑھنے والے کے لئے ایک قیراط کا اجر لکھا جاتا ہے۔ (ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے)۔ اس کا اجر کامل ترین پیمانے سے تولا جاتا ہے، جو شخص اپنا تمام تر وظیفہ درود شریف

پڑھنے کو بنالے اس کے دنیا و آخرت کے تمام امور کی کفایت ہو جاتی
ہے، خطائیں محو کر دی جاتی ہیں، درود شریف پڑھنا غلاموں کے
آزاد کرنے سے افضل ہے، اس کے ذریعہ قیامت کی ہولناکیوں سے
نجات ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی برکت سے (درود شریف
پڑھنے والے کے حق میں) شہادت دیں گے، اور اس کے لئے
شفاعت واجب ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت نصیب ہوگی،
اللہ تعالیٰ کے غصہ سے امان ملے گا، عرش الٰہی کے سائے میں جگہ ملے
گی، روز محشر میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائے گا، حوض کوثر پر حاضری
نصیب ہوگی، محشر میں پیاس سے امان اور دوزخ سے آزادی نصیب
ہوگی، پل صراط سے (تیزی کے ساتھ) پار ہو جائے گا، مرنے سے
پہلے جنت میں اپنے قرب والی جگہ کو دیکھ لے گا، جنت میں جنتی
حوروں سے شادی ہوگی، درود شریف پڑھنا بیس سے زیادہ غزوات
(جہاد) سے بڑھ کر ہے، تنگ دست کے لئے صدقہ کے قائم مقام
ہے، درود شریف زکوٰۃ اور طہارت ہے، اس کی برکت سے مال
بڑھتا ہے، سو سے زیادہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں، اور یہ ایسی عبادت
ہے کہ بارگاہ الٰہی میں تمام اعمال سے زیادہ محبوب ہے، مجالس کے
لئے زینت بخش ہے، فقر اور روزی کی تنگی کو دور کرتا ہے، اس کے
ذریعہ خیر کے موقعوں کو تلاش کیا جاتا ہے، درود شریف پڑھنے والے
کو آنحضرت ﷺ کا سب سے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے، اس سے وہ
خود بھی نفع اٹھاتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد بھی نفع پاتی
ہے، اور وہ شخص بھی نفع اٹھاتا ہے جس کے نامہ عمل میں اس کا
ثواب ہدیہ کیا جائے۔ درود شریف اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول
ﷺ کا قرب عطا کرتا ہے، نور ہے، دشمنوں کے مقابلہ میں نصرت عطا
کرتا ہے، قلب کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے، لوگوں کے دلوں
میں (پڑھنے والے کی) محبت ثبت کرتا ہے، اس کی بدولت خواب میں

آنحضرت ﷺ کی زیارت شریفہ نصیب ہوتی ہے، اپنے پڑھنے والے کو
لوگوں کی غیبت سے بچاتا ہے، اور یہ من جملہ ان اعمال کے ہے جو
سب سے زیادہ بابرکت، سب سے افضل اور دین و دنیا میں سب سے
زیادہ نافع ہیں۔ ان فوائد کے علاوہ بھی درود شریف کے اور بہت
سے ثواب اور فوائد ہیں جو ایک ایسے سمجھدار کو درود شریف کی رغبت
دلاتے ہیں، جو اعمال کے ذخیرے جمع کرنے اور خوشنما آرزوؤں کا
پھل چننے کا حریص ہو، ایسے عمل کے ذریعہ جو ایسے فضائل عظیمہ،
مناقب کریمہ اور فوائد کثیرہ عمیمہ پر مشتمل ہے جو اس کے سوا کسی
اور عمل میں نہیں پائے جاتے، اور اس کے سوا دوسرے افعال
واقوال میں نہیں پہچانے جاتے، صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً
کثیراً۔"

اس ناکارہ کی ایک عرصہ سے آرزو تھی کہ درود شریف پر ایک
رسالہ تالیف کروں، اور اسے آنحضرت ﷺ کی بارگاہ عالی تک رسائی کا
ذریعہ بناؤں، لیکن اس خیال سے شرم آتی تھی کہ اس موضوع پر اکابر کے
بہترین رسائل موجود ہیں، خصوصاً حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "القول
البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" (ﷺ) اور ہمارے شیخ برکۃ
العصر قطب العالم حضرت الحاج الحافظ الحجۃ مولانا محمد زکریا مہاجر
مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "فضائل درود شریف" اپنے موضوع پر عدیم النظیر
ہیں، ان اکابر کی ان بابرکت تالیفات کے بعد اس موضوع پر یہ روسیاہ کیا
لکھے گا اور اس کی کیا قیمت ہوگی؟ لیکن حق تعالیٰ شانہ کے لطف و عنایت کے
قربان جائیے کہ اس مولائے کریم نے غیب سے دستگیری فرمائی، اور اس
دیرینہ آرزو کے بر آنے کی شکل پیدا فرمادی، اس کی تقریب یہ ہوئی کہ ہالا
ضلع حیدر آباد (سندھ) سے میرے دوست ڈاکٹر قاضی محمد شوکت علی قریشی

زید لطفہ نے شیخ مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی رسالہ "ذریعۃ الوصول إلى جناب الرسول صلى الله عليه وسلم" کا نسخہ بھجوایا، اور اسے اردو میں منتقل کرنے کی فرمائش کی، یہ اس ناکارہ کے دیرینہ حسین خواب کی تعبیر تھی، اس لئے اسے لطیفہ غیبی سمجھ کر فوراً وعدہ کر لیا، مگر ہجوم مشاغل فوری تعمیل سے مانع رہا، خیال ہوا کہ رمضان مبارک کے بعد چند دن تعطیل کے ہوں گے، ان شاء اللہ ان میں یکسوئی کے ساتھ یہ کام کروں گا، چنانچہ ۳/ شوال ۱۴۱۴ھ کی شب سے اس کی بسم اللہ کر دی، اور پندرہ دن میں اصل رسالہ کے ترجمہ سے فارغ ہو گیا، رسالہ کے ضمائم کا ترجمہ باقی تھا کہ یکایک بیماری کا شدید حملہ ہوا، اور کئی ہفتے تک بستر سے لگا رہا، مرض سے افاقہ ہوا تو ڈاک کا انبار، پھر اسفار کا تسلسل اور مشاغل کا ہجوم ایسا رہا کہ پورے تعلیمی سال میں دوبارہ اس مسودے کو اٹھا کر دیکھنے کی بھی نوبت نہ آئی، ۳/رجب ۱۴۱۵ھ کو اسباق ختم ہوئے تو حسب سابق اس کام کے لئے پھر گھر میں معتکف ہو گیا، الحمد للہ! کہ دیگر مشاغل و مصروفیات کے باوجود ایک ہفتہ ترجمہ کی تکمیل میں اور ایک ہفتہ نظر ثانی اور ترتیب جدید میں صرف ہوا، اللّٰھم لک الحمد ولک الشکر۔

اب چند امور گوش گزار کرتا ہوں:

اول: مؤلف کتاب حضرت مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے سیرت طیبہ پر ایک اچھوتی کتاب عربی میں تالیف فرمائی تھی، جس کا نام ہے: "بذل القوة في سني النبوة" اس کا ترجمہ "عہد نبوت کے ماہ و سال" کے نام سے عرصہ ہوا کہ اس ناکارہ کے قلم سے نکل چکا ہے، اس کے ابتدائیہ میں "عرض مترجم" کے زیر عنوان اس ناکارہ نے لکھا تھا:

"الشیخ العلامہ مولانا مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ (ٹھٹھوی) الامام

الحجۃ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور خطہ سندھ کے گویا دوسرے شاہ ولی اللہ تھے، علوم اسلامیہ، تفسیر و حدیث، فقہ واصول، کلام و تصوف، سیر و تاریخ اور شعر و ادب میں اپنے دور کے امام تھے، اور علم و فضل، خشیت و انابت اور زہد و تقویٰ میں نادرۂ روزگار، عمر عزیز کا بیشتر حصہ تعلیم و تدریس، تصنیف و تالیف، وعظ وارشاد، احیاء سنت، ترویج شریعت اور رد بدعت میں صرف ہوا۔

تصنیف و تالیف میں مخدوم مرحوم کو قدم راسخ وید طولیٰ حاصل تھا، اوقات میں برکت اور قلم میں روانی تھی، عربی، فارسی اور سندھی تینوں زبانیں بلا تکلف لکھتے اور بولتے تھے، علوم اسلامیہ کا کوئی شعبہ اور وقت کا کوئی اہم مسئلہ ایسا نہ ہو گا جس پر موصوف نے قلم نہ اٹھایا ہو، مگر سرعت قلم اور موضوع کے تنوع کے باوصف کیا مجال ہے کہ کوئی تصنیف، متانت و ثقاہت کے بلند معیار سے ذرا بھی نیچے اتر آئے"۔

دوم: رسالہ ذریعۃ الوصول کے شروع میں جناب مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی (حیدر آباد سندھ) نے حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف لکھا ہے۔ جس میں موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے پاس جناب مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے قلم کا لکھا ہوا خطی نسخہ موجود تھا، جس کا عکس انہوں نے "مہران آرٹس کونسل حیدر آباد" کی جانب سے شائع کر دیا، (یہی مطبوعہ نسخہ مترجم کے سامنے ہے) یہ نسخہ چھوٹی تقطیع (طولِ ساڑھے پانچ انچ، عرض تین انچ) کے ۶۲ صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحے میں ۲۷ سطریں ہیں، افسوس ہے کہ یہ نسخہ صفحہ ۵۶ سے ۶۲ تک کرم خوردہ ہے، ان صفحات کی بالائی سطریں سقیم ہیں صفحہ ۵۶ سے ۵۹ تک تو عبارت کا کچھ نہ کچھ مفہوم سمجھ میں آ سکا، اور اس ناکارہ نے اس کو اردو میں منتقل کرنے کی کوشش کی، لیکن صفحہ ۶۰-۶۱ کی چار چار سطریں کٹی ہوئی تھیں، اس لئے یہ حصہ چھوڑ کر

باقی کا ترجمہ کر دیا، کیونکہ ان صفحات میں درود شریف کے الفاظ محفوظ تھے، لیکن صفحہ ۶۲ میں درود شریف کے الفاظ بھی نہیں پڑھے جا سکے، مجبوراً اس کو چھوڑ دینا پڑا، اور مزید افسوس یہ کہ آخری ضمیمہ میں حضرت مصنف درود شریف کے چالیس الفاظ لکھ رہے تھے نمبر ۳۴ تک صفحہ ۶۲ میں آئے، آگے نمبر ۳۵ کی عبارت شروع تھی کہ صفحہ ۶۲ ختم ہو گیا، اور اس سے اگلے صفحات ندارد، مصنف کی عبارت بھی نامکمل رہی اور درود شریف کے چالیس صیغہ بھی پورے نہ ہوئے۔ اس ناکارہ نے جہاں تک حضرت مولف کی عبارت تھی وہاں تک ترجمہ کر کے فقرہ نامکمل چھوڑ دیا۔

کاش کہ کہیں سے کتاب کا مکمل نسخہ میسر آ جائے تو اگلی اشاعت میں ترجمہ کی تکمیل کر دی جائے، اگر کوئی صاحب اس بابرکت رسالے کا صحیح اور مکمل نسخہ مہیا کر دیں تو یہ ان کا احسان عظیم ہو گا۔

سوم: تراجم کے بارے میں اس ناکارہ کا ذوق یہ ہے کہ اکابر کی کتب و رسائل کے صرف ترجمہ پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ مصنف کا اصل (عربی یا فارسی) متن بھی ساتھ دیا جائے، کیونکہ اس ناکارہ نے دیکھا ہے کہ آج کل ۹۵ فیصد ترجمے غلط کئے جاتے ہیں، مصنف کی اصل عبارت کا مفہوم سمجھنے کی زحمت ہی نہیں کی جاتی، اور بغیر متن کے غلط سلط ترجمہ چھاپ کر ترجمہ کی ساری غلطیاں بھی مصنف کے سر دھر دی جاتی ہیں، اس تساہل پسندی کا یہ عالم ہے کہ حدیث کی کتابوں کے جو تراجم بازار میں چل رہے ہیں ان کے ایک ایک صفحہ پر ترجمہ کی بیس بیس تک غلطیاں نظر آئیں گی، متن کی عبارت کچھ ہے اور فاضل مترجم کچھ کا کچھ مفہوم سمجھ کر اسے جامۂ اردو پہنا رہے ہیں، اور اس پر مطبعی اغلاط مستزاد، جن کی تصحیح کی طرف عجلت پسندی کی وجہ سے کوئی توجہ نہیں کی جاتی، اس لئے اس ناکارہ

کے نزدیک اگر ممکن ہو تو ترجمہ کے ساتھ اصل متن کا شائع کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ اکابر کی اصل تحریر بھی محفوظ ہو جائے اور ترجمہ نگار سے مفہوم کے سمجھنے یا ادا کرنے میں کوتاہی ہوئی ہو تو اس کی بھی اصلاح ہو جائے۔ چنانچہ اسی اصول کے پیش نظر جب اس ناکارہ نے حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ کے رسالہ "انتباہ المومنین" کا ترجمہ شائع کیا تو اصل متن بھی ساتھ دیا، اسی طرح حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری ؒ کے رسالہ "خاتم النبیین" کے ترجمہ میں بھی اصل متن ساتھ دیا ہے، تاکہ اہل علم ترجمہ کی غلطی کی اصلاح اصل متن سے مقابلہ کے ذریعہ کر سکیں۔ لہٰذا اس ترجمہ میں بھی اصل رسالہ کا عکس آخر میں ملحق کر دیا گیا ہے، تاکہ حضرت مصنف ؒ کے پاکیزہ سواد تحریر کا عکس بھی سامنے آ جائے، اور اہل علم جہاں محسوس فرمائیں کہ مترجم کا قلم سوئے تعبیر کا شکار ہوا ہے، وہاں اصل سے مقابلہ کر کے ترجمہ کی اصلاح بھی فرما سکیں۔

چہارم: جیسا کہ حضرت مصنف ؒ کے مقدمہ سے معلوم ہو گا، انہوں نے (اصل) رسالہ میں پانچ باب رکھے تھے، اور ہر باب کا نمبر شمار الگ دیا تھا، مزید براں انہوں نے تین ضمائم بھی لکھے، اور ہر ضمیمہ کا نمبر شمار الگ رکھا، ناکارہ مترجم نے حضرت مصنف ؒ کے نمبروں کو توجوں کا توں رکھا، لیکن قارئین کی سہولت کے لئے اول سے آخر تک مسلسل نمبر بھی لگا دیئے، اور یہ مسلسل نمبرات اصل فارسی رسالہ کے حاشیہ پر بھی درج کئے جا رہے ہیں، تاکہ مراجعت میں سہولت ہو۔

پنجم: حضرت مصنف ؒ نے اس رسالہ میں درود شریف کے وہ الفاظ جمع کئے ہیں جو آنحضرت ﷺ سے، صحابہ ؓ اور تابعین سے اور دیگر

اکابر رحمہم اللہ سے منقول ہیں، ظاہر ہے کہ اس جمع وتدوین سے مقصود درود شریف کے الفاظ کا ایک ایسا مجموعہ تیار کرنا ہے جس کو مسلمان بھائی پڑھا کریں، اور درود شریف کے فضائل وبرکات سے مالا مال ہوں، اس مقصد کے پیش نظر اس ناکارہ نے درود شریف کے ان تمام صیغوں کو (بغیر ترجمہ کے، اور بغیر حوالہ روایت کے) مناجات مقبول کی طرز پر جمع کر کے، الگ شائع کر دیا ہے، اور ان کو سات حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، اور اس کو مناجات ہی کی تقطیع پر شائع کرا رہا ہوں، کسی کو ترجمہ یا روایت کا حوالہ دیکھنا ہو وہ اسی نمبر پر اصل کتاب میں دیکھ لے، یہ گویا حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ کی ترتیب جدید ہے، عام مسلمان بھائیوں سے عموماً، اور اپنے احباب سے خصوصاً یہ درخواست کرتا ہوں کہ روزانہ درود شریف کی ایک منزل پڑھ لیا کریں، تو ان کے لئے ان تمام برکات کا موجب ہوگا، جو اوپر حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے اس ناکارہ نے نقل کی ہیں، اور یہ رسالہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بھی، اور ان کے طفیل اس ناکارہ کے لئے بھی صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔

ششم: حق تعالیٰ شانہ کی بارگاہ عالی میں دعا والتجا ہے کہ اس حقیر سی خدمت کو شرف قبول عطا فرمائیں، اور حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے اس ناکارہ کو بھی اور عام مسلمانوں کو بھی اس خزانہ عامرہ سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ یا اللہ! جس طرح آپ نے محض اپنے لطف واحسان سے اس ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی ہے، اسی طرح اپنی رحمت سے اس میں اخلاص بھی نصیب فرمائیے۔ یا اللہ! اور محض اپنے لطف بے پایاں سے اس کو قبول بھی فرمائیے، یا اللہ! ہمیں درود شریف کے شغل کی توفیق بھی نصیب فرمائیے۔

یا اللہ! اور اس کو اپنی رضا ورحمت کا اور اپنے حبیب ﷺ کی خوشنودی اور شفاعت کا ذریعہ بھی بنا، برحمتك يا أرحم الراحمين۔

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه سيدنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وأتباعه أجمعين إلى يوم الدين۔

محمد یوسف عفا اللہ عنہ لدھیانوی

۱۴/ شعبان ۱۴۱۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحانك لا علم لنا إلا ما علمتنا إنك أنت العليم الحكيم. ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم. الحمدلله رب العالمين. حمد الشاكرين. والصلوٰة والسلام على رسوله محمد سيد الأولين والآخرين. وعلى آله وأصحابه الطيبين الطاهرين. وأهل بيته وأزواجه أمهات المومنين؛ وعترته وأنصاره وأشياعه أجمعين.

امابعد:—

بندۂ ضعیف حضرت بادشاہ قوی کی رحمت کا امیدوار محمد ہاشم بن مرحوم عبدالغفور سندھی (ان کا رب ان دونوں پر رحم فرمائے اور ان کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے، بے شک وہ رحیم وغنی ہے) عرض کرتا ہے کہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں درود شریف کے وہ ماثور الفاظ وکیفیات درج کی جاتی ہیں، جو آنحضرت ﷺ کی احادیث مرفوعہ میں وارد ہوئی ہیں، نیز صحابہ وتابعین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضواعنہ اجمعین) کے آثار میں آئی ہیں، اور اس میں بعض وہ کیفیات بھی ذکر کی جائیں گی جو احادیث ضعیفہ میں وارد ہوئی ہیں، کیونکہ فضائل اعمال میں ضعیف، مرسل، منقطع اور معضل حدیث پر بھی عمل کیا جاتا ہے، جیسا کہ شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ حدیثیہ میں تصریح کی ہے۔

اس رسالہ کا آغاز بروز چہارشنبہ ۲- رجب ۱۱۳۳ھ کو ہوا، اور بعض موانع اور کسی قدر علائق کے باوجود اسی ماہ رجب کی سترہ تاریخ کو اس

کی تالیف سے فراغت پائی، اور اس کا نام "ذریعة الوصول الى جناب الرسول صلى الله عليه وسلم" تجویز کیا گیا۔ اس میں درود شریف کی بعض وہ کیفیات ذکر کی گئی ہیں جو تمام حالات کو شامل ہیں، اور بعض وہ کیفیات جو خاص اوقات کے ساتھ مخصوص ہیں، اور اس رسالہ میں پانچ فصلیں ہیں۔

فصل اول ان کیفیات میں جو حضرت سید انام علیه وعلى آله وصحبه افضل الصلاة واشرف السلام سے منقول ہیں اور فصل اول کے خاتمہ میں درود شریف کی وہ کیفیات مذکور ہیں جو ایسی احادیث میں وارد ہوئی ہیں جن پر بعض علمائے محدثین نے موضوع ہونے اور ثابت نہ ہونے کا حکم لگایا ہے۔

فصل دوم ان کیفیات میں جو آنحضرت ﷺ سے خواب میں منقول ہیں، یا خواب میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔

فصل سوم ان الفاظ وکیفیات کے بیان میں جو حضرات صحابہ وتابعین سے منقول ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ اجمعین۔

فصل چہارم ان الفاظ وکیفیات کے بیان میں جو صحابہ وتابعین رحمہم اللہ کے علاوہ دیگر علمائے راسخین اور قدمائے صالحین رحمہم اللہ سے منقول ہیں۔

فصل پنجم اس بیان میں کہ درود شریف کے کونسے الفاظ سب سے افضل ہیں۔ اور اس میں علماء کرام کا اختلاف ---- جاننا چاہئے کہ علمائے سابقین کی ایک بڑی جماعت نے اس موضوع پر رسائل تحریر فرمائے ہیں۔

جن میں احادیث ماثورہ کو جمع فرمایا ہے۔ چنانچہ (ان میں سے چند حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں)

۱۔ علامہ فہامہ قاضی اسماعیل

۲۔ علامہ ابوبکر بن ابی عاصم بنبلی

۳۔ ابو عبداللہ نمیری مالکی، جنہوں نے اپنے رسالہ کا نام "کتاب الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی علیہ الصلوٰۃ و السلام" رکھا۔

۴۔ حافظ ابو القاسم بن بشکوال نے اس موضوع پر ایک چھوٹا سا رسالہ تالیف فرمایا، جس کا نام یہ رکھا:

"کتاب القربۃ الٰی رب العالمین بالصلوٰۃ علٰی محمد سید المرسلین صلّی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وصحبہ اجمعین۔"

۵۔ حافظ ابو عبداللہ ضیاء مقدسی، صاحب مختارہ

۶۔ حافظ ابو موسیٰ مدینی

۷۔ حافظ ابو الشیخ ابن حبان

۸۔ علامہ ابوالحسین فارس لغوی

۹۔ حافظ ابو احمد دمیاطی نسابہ، جن کے رسالہ کا نام ہے "کشف الغمۃ بالصلوٰۃ علٰی نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم"

۱۰۔ حافظ ابو الفتح ابن سید الناس یعمری

۱۱۔ حافظ محب الدین طبری

۱۲۔ علامہ ابو محمد جبر بن محمد بن جبر بن ہشام قرطبی۔ ابن بشکوال کے تلمیذ ہیں۔

۱۳۔ علامہ ابن القیم حنبلی، انہوں نے اپنے رسالہ کا نام "جلاء الافہام بصلوۃ النبی علیہ الصلوٰۃ و السلام" رکھا۔

۱۴۔ علامہ تاج الدین ابو حفص عمر بن علی فاکہانی مالکی، ان کی کتاب کا نام ہے: "کتاب الفجر المنیر فی الصلوٰۃ علی البشیر النذیر ﷺ"

۱۵۔ علامہ ابو القاسم بن احمد بن ابی القاسم تونسی مالکی، ان کے رسالہ کا نام ہے "فضل التسلیم علٰی النبی الکریم ﷺ۔"

۱۶۔ حافظ ابو العباس احمد بن معد بن عیسیٰ اندلسی اقلیسی، انہوں نے اپنے رسالہ کا نام رکھا:

"انوار الآثار المختصۃ بفضل الصلوٰۃ علٰی النبی المختار ﷺ۔"

۱۷۔ علامہ شہاب الدین بن ابی حجلہ حنفی، انہوں نے اپنی کتاب کا نام رکھا: "دفع النقمۃ في الصلوٰۃ علٰی نبی الرحمۃ ﷺ۔"

۱۸۔ شیخ مجد الدین فیروز آبادی، صاحب قاموس، انہوں نے اپنی کتاب کا نام رکھا: "کتاب الصلوٰۃ و البشر فی الصلوٰۃ علی سید البشر ﷺ۔"

۱۹۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان، انہوں نے اپنے رسالہ کا نام رکھا: "الفوائد المدنیہ فی الصلوٰۃ علی خیر البریۃ ﷺ۔"

۲۰۔ حافظ شمس الدین سخاوی، جو علامہ قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ کے استاذ ہیں، انہوں نے اپنی کتاب کا نام رکھا: "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم۔"

ان کے علاوہ دیگر رسائل جو اس موضوع پر تالیف کئے گئے ہیں، لیکن یہ رسالہ ان کتابوں سے بطور اختصار انتخاب کیا گیا، اور ان میں سے اکثر کتابوں سے بالواسطہ نقل کیا گیا اور بعض سے بلاواسطہ۔ اور اس رسالہ میں صرف درود شریف کے الفاظ وکیفیات کو نقل کرنے پر اکتفا کیا گیا، اس

میں درود شریف کے فضائل ' ان کے معانی اور ان سے متعلقہ دیگر فوائد کو
ترک کر دیا گیا۔طالبین کی آسانی اور راغبین کی سہولت کے مدنظر۔۔۔
و اللہ تعالیٰ ہو الموفق و المعین ، و بہ نستعین۔

فصل اول

ان کیفیات کے بیان میں جو جناب شریف حضرت سید انام
علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ و اشرف السلام
سے منقول ہیں اور یہ کل ۵۳ کیفیات ہیں۔

۱۔صحیح بخاری میں حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نقل کیا ہے کہ
حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے میری ملاقات ہوئی۔انہوں نے مجھ سے
فرمایا کہ کیا میں تجھے ایک ہدیہ دوں؟ ایک دن رسول خدا ﷺ ہمارے پاس
باہر تشریف لائے ' ہم نے عرض کیا ' یا رسول اللہ ﷺ ! یہ تو ہمیں معلوم
ہوگیا کہ آپ ﷺ پر کن الفاظ میں سلام بھیجا کریں ' یعنی لفظ "السلام
علیك ایها النبی و رحمة اللہ و برکاته "جو تشہد میں وارد ہوا ہے ' لیکن آپ
ﷺ پر درود شریف کس طرح بھیجا کریں؟ ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ : ...... اے اللہ! رحمت نازل فرما ' حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت
محمد ﷺ کی آل پر ' جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت
ابراہیم ؑ اور حضرت ابراہیم ؑ کی آل پر ' بے شک آپ لائق

حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جیسا کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت ابراہیم ؑ کی آل پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔

ف: شیخ علی قاری ؒ شرح حصن حصین میں مذکورہ بالا الفاظ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "درود شریف کے یہی الفاظ سب سے صحیح تر، اور سب سے افضل واکمل ہیں، پس چاہئے کہ نماز اور غیر نماز میں ان کی پابندی کی جائے۔"

۲۔ ...... طبرانی نے ایسی سند سے، جس کے راوی ثقہ ہیں، حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے مندرجہ بالا حدیث کے مثل روایت کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَصَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ۔

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جیسا کہ آپ نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر اور حضرت ابراہیم ؑ کی آل پر، اور رحمت فرما ان کے ساتھ ہم پر بھی۔ اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر اور حضرت ابراہیم ؑ کی آل پر اور برکت نازل فرما ان کے ساتھ ہم پر بھی۔"

۳۔ ...... امام شافعی ؒ نے کتاب الام میں اور امام بیہقی ؒ نے سنن کبریٰ میں بروایت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت کعب بن عجرہ ؓ

سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز میں یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے:

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر اور حضرت ابراہیم ؑ کی آل پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر اور حضرت ابراہیم ؑ کی آل پر، بے شک آپ لائق حمد اور بزرگی والے ہیں۔"

علامہ ابن علان بکری شرح اذکار نووی میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو ابو عوانہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ درود شریف آخری تشہد میں پڑھا کرتے تھے۔

۴۔ ...... صحیح مسلم میں حضرت ابو مسعود انصاری بدری ؓ سے، جن کا اسم گرامی عقبہ بن عمرو ہے، روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہم اس وقت حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی مجلس میں تھے۔ حضرت بشیر بن سعد ؓ نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ شانہ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا کریں۔ پس آپ ﷺ پر کیسے درود بھیجا کریں؟ یہ سن کر آنحضرت ﷺ خاموش رہے، یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش! انہوں نے یہ سوال نہ کیا ہوتا (کیونکہ صحابہ ؓ کو خیال ہوا کہ شاید آنحضرت ﷺ کو یہ سوال ناگوار گزرا۔ اس لئے خاموشی اختیار

فرمائی) کچھ دیر کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم ؑ پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم ؑ پر جہانوں میں، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

حافظ شمس الدین سخاوی ؒ جو علامہ قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ کے استاد ہیں، اپنی کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم" میں لکھتے ہیں کہ "حضرت ابو مسعود ؓ کی حدیث کو صحیح مسلم کے علاوہ امام مالک ؒ نے موطا میں، امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور بیہقی نے دعوات میں بھی اسی طرح کے الفاظ سے روایت کیا ہے۔"

٥- ...... مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں حضرت ابو مسعود ؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر سلام کہنے کا طریقہ تو ہم نے جان لیا، لیکن جب ہم آپ ﷺ پر نماز میں درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود شریف پڑھو تو یوں کہا کرو:

(٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِىِّ الْأُمِّىِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِىِّ الْأُمِّىِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما، حضرت محمد ﷺ نبی امی پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر اور آل ابراہیم ؑ پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ نبی امی پر، اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر اور آل ابراہیم ؑ پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

حافظ سخاوی ؒ قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ "اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے، اور دارقطنی کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن اور متصل ہے، اور بیہقی کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ نیز ترمذی، ابن خزیمہ اور حاکم نے بھی اس کی تصحیح کی ہے۔"

بلکہ امام حاکم مستدرک میں فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے، لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔" پس اس پر غور کر لیا جائے۔

٦- ...... بخاری، احمد، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے، جن کا نام سعد بن سنان بن مالک ہے، روایت کیا ہے کہ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر سلام کہنا تو جانتے ہیں، لیکن آپ ﷺ پر درود شریف کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو:

(٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيْمَ.

ترجمہ: ......" اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر۔"

۷- ...... امام مالک، احمد، بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی اور دیگر حضرات نے حضرت ابو حمید ساعدی ؓ سے روایت کی ہے ---- ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کا نام عبد الرحمٰن بن سعد بن منذر ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کا نام بھی اپنے دادا کے نام پر منذر ہے ---- کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر درود شریف کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو:

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: ......" اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی ازواج اور آپ ﷺ کی ذریت پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی ازواج اور آپ ﷺ کی ذریت پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

۸- ...... امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی

شخص اپنی نماز میں تشہد پڑھے تو یوں کہا کرے:

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: ......" اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، اور رحم فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت فرمائی اور برکت فرمائی اور رحم فرمایا حضرت ابراہیم ؑ پر اور آل ابراہیم ؑ پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

۹- ...... دارقطنی اور ابو حفص بن شاہین نے ایسی سند سے، جس میں ایک راوی عبد الوہاب بن مجاہد ضعیف ہے، حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نماز کے تشہد کی تعلیم فرمائی، جیسا کہ آپ ﷺ ہمیں سورۂ قرآن کی تعلیم فرماتے تھے، پھر تشہد کے پورا ہونے کے بعد یہ درود شریف تعلیم فرماتے تھے:

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ. صَلَوَاتُ اللهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

ترجمہ: "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما ان کے ساتھ ہم پر بھی ---- اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! برکت نازل فرما ان کے ساتھ ہم پر بھی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اہل ایمان کے درود ہوں حضرت محمد نبی امی ﷺ پر، سلام ہو تم پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔"

۱۰- ...... نمیری نے "کتاب الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی علیہ الصلوٰۃ و السلام" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر درود شریف کس طرح پڑھا کریں، فرمایا یوں کہا کرو:

(۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت اور برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

۱۱- ...... امام بخاری نے "الادب المفرد" میں، امام ابو جعفر طبری نے تہذیب الاثار میں اور عقیلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھا کرے:

(۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ إِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ إِبْرَاھِیْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ إِبْرَاھِیْمَ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، اور رحم فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔"

میں اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

ف: - حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ "یہ حدیث حسن ہے، اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے سعید بن عبدالرحمٰن کے، کہ اس کا حال جرح وتعدیل میں ہمیں معلوم نہیں، البتہ ابن حبان نے اس کو اپنے قاعدہ کی بناء پر ثقات میں ذکر کیا ہے۔"

۱۲- ...... ابن ابی عاصم نے بطریق ضعیف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ حق تعالیٰ شانہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا کریں، پس

آپ ﷺ پر درود شریف کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا یوں کہا کرو:

(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ إِبْرَاهِيْمَ وَ آلَ إِبْرَاهِيْمَ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر اور آل ابراہیم ؑ پر۔ اور رحم فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحم فرمایا حضرت ابراہیم ؑ پر اور آل ابراہیم ؑ پر۔"

۱۳- ...... امام احمد اور طبری نے موسیٰ بن طلحہ ؒ سے ان کے والد کی روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، پس عرض کیا کہ یا نبی اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر درود شریف کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا، یوں کہا کرو:

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ پر، بے شک آپ لائق حمد اور بزرگی والے ہیں۔"

۱۴- ...... ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، سعید بن منصور اور اسماعیل قاضی نے امام حسن بصری ؒ سے بطریق مرسل روایت کی ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی: إن الله وملائكته يصلون على النبي، يأيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما تو صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا، یا رسول

اللہ ﷺ! آپ ﷺ کس طرح فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا کریں؟ ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(۱۴) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! آپ اپنی رحمتیں اور برکتیں حضرت محمد ﷺ پر مبذول فرمایئے، جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم ؑ پر مبذول فرمائیں۔ بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

۱۵- ...... قاضی اسماعیل نے متعدد طرق سے عبد الرحمٰن ؒ بن بشیر بن مسعود کی روایت مرسلہ نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجا کریں۔ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے، لیکن آپ ﷺ پر درود شریف کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(۱۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم ؑ کی آل پر، اے اللہ! برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں آل ابراہیم ؑ پر۔"

۱۶- ...... امام شافعی ؒ نے بسند ضعیف حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم نماز میں آپ پر درود شریف کس طرح پڑھا کریں؟ ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو۔

(۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل
محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام
پر، اور برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا
کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔"

ف:۔ حافظ سخاوی فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
علاوہ دیگر حضرات نے بھی روایت کی ہے۔ چنانچہ بزار اور ابو العباس
سراج نے، اور بزار اور سراج کی سند شرط شیخین پر صحیح ہے۔"

۱۷۔ ...... طبری نے دوسرے طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ
آپ ﷺ پر درود شریف کیسے بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ،
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور
برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ
نے رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل
ابراہیم علیہ السلام پر جہانوں میں، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے
ہیں۔"

۱۸۔ ...... ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
کہ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا

طریقہ تو معلوم ہوگیا، پس آپ ﷺ پر درود شریف کس طریقہ سے بھیجا
کریں؟ فرمایا کہ یہ کہا کرو:

(۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ كَمَا
رَحِمْتَ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل
محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام
پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔ اور رحم فرما
حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحم فرمایا
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں،
اور برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ
آپ نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ
لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

ف:۔ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ "بعض راویوں کے ضعف کی
وجہ سے اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔"

۱۹۔ ...... اسماعیل قاضی نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بطریق
مرسل روایت کی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ!
آپ ﷺ پر درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(۱۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرمایئے اپنے بندے اور رسول

حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

۲۰۔ ...... امام ابوداؤد نے نعیم بن عبداللہ مجمر کے طریق سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو اس کو سب سے بڑے پیمانے کے ساتھ ثواب دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ یوں کہے:

(۲۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد نبی امی ﷺ پر اور آپ ﷺ کی ازواج امہات المومنین پر اور آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت پر، جیسا کہ آپ نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

ف:۔ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو نقل کر کے کہتے ہیں اس کو امام ابوداؤد کے علاوہ عبد بن حمید نے اپنی مسند میں اور ابونعیم اور طبرانی نے بھی بطریق نعیم مجمر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۲۱۔ ...... امام نسائی نے "مسند علی" میں، ابن عدی نے کامل میں اور ابن عبدالبر نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہم اہل بیت پر درود شریف پڑھے تو بڑے پیمانے سے اپنا ثواب لے تو یوں کہا کرے:

(۲۱) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ

اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں مبذول فرما حضرت محمد نبی امی ﷺ پر اور آپ ﷺ کی ازواج امہات المومنین پر، اور آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

۲۲۔ ...... امام احمد بن حنبل، احمد بن منیع اور عبد بن حمید نے اپنی مسانید میں اور ابوالعباس سراج اور معمری اور قاضی اسماعیل نے حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر درود شریف کیسے بھیجا کریں؟ ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(۲۲) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! اپنی عنایتیں اور رحمتیں اور برکتیں حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر مبذول فرما جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر مبذول فرمائیں۔ بے شک آپ لائق حمد اور بزرگی والے ہیں۔"

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی اپنے رسالہ "جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں اس درود شریف کو ذکر کیا ہے۔

۲۳۔ ...... شیخ عبدالحق دہلوی "جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں فرماتے ہیں کہ تلمسانی نے اپنے "مفاخر" میں ذکر کیا ہے کہ حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق مرسل یہ درود شریف روایت کیا ہے:

(۲۳) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ : ...... "اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں مبذول فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے ان کو مبذول فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔ اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کیفیت کو گزشتہ بالا کیفیت سے جدا شمار کیا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی ان کی متابعت کی رعایت کرتے ہوئے اس کو الگ شمار کیا ہے۔ باوجودیکہ اس کیفیت کے کیفیت سابقہ میں داخل ہونے کا احتمال ہے۔ فلیتدبر

۲۴۔ ...... ابن بشکوال نے "کتاب القربة الی رب العالمین، بالصلوٰة علی محمد سید المرسلین صلی اللہ علیه وسلم وعلی آله وصحبه اجمعین۔" میں حضرت زید بن امام زین العابدین علی بن حسین سے، انہوں نے اپنے والد امام زین العابدین سے، انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت امام حسین سے، انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کلمات کو اپنی انگلیوں سے شمار کیا اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کو شمار کیا میرے ہاتھ میں، اور جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کلمات اسی

طرح نازل ہوئے ہیں رب العالمین جل شانہ کے پاس سے، اور وہ کلمات یہ ہیں:

(۲۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰھُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ : ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔

۲۔ اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔

۳۔ اے اللہ! اور رحم فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جیسا کہ آپ نے رحم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔

۴- اے اللہ! اور شفقت فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے شفقت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

۵- اے اللہ! اور سلامتی نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے سلامتی نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

ف:- حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ "قول بدیع" میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "شمار کرنے کی حدیث کو ابن بشکوال کے علاوہ دیگر علماء نے بھی ذکر کیا، چنانچہ ابن مسدی نے اپنے مسلسلات میں اور حاکم نے علوم الحدیث میں بطریق حرب بن حسن طحان، عمرو بن خالد واسطی سے انہوں نے حضرت زید سے انہوں نے حضرت امام زین العابدین سے انہوں نے حضرت امام حسین سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے یہ روایت نقل کی ہے۔ نیز شمار کرنے کی حدیث کو ابو القاسم تیمی نے اپنے مسلسلات میں، قاضی عیاض نے شفا میں، ہنادنسفی، نمیری اور دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا، لیکن اس کی سند میں بعض ایسے راوی واقع ہیں جن پر کذب اور وضع حدیث کی تہمت ہے۔ اسی بنا پر نمیری نے کہا ہے کہ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محفوظ نہیں مگر صرف اسی طریق سے، اور عمرو راوی جو اس سند میں واقع ہوا ہے مجہول ہے۔ پس اس کا صلوٰۃ ماثورہ ہونا ثابت نہیں۔" انتہی ما افادہ السخاوی۔

بندہ ضعیف (جناب مولف رحمۃ اللہ علیہ) عرض کرتا ہے کہ اس شمار کرنے کی حدیث کو علامہ زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تینوں کتابوں، یعنی فتاویٰ قنیہ، فتاویٰ

حاوی اور مجتبیٰ شرح قدوری میں ذکر کیا ہے۔ نیز علامہ عینی نے شرح ہدایہ میں اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغیر سند کے نقل کیا ہے۔ اس درود شریف کو یہاں علامہ زاہدی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ سے حسن ظن کی بناء پر درج کیا ہے کہ شاید ان حضرات کو اس حدیث کی کوئی ایسی سند ملی ہوئی ہو جو وضع سے خالی ہو، بر تقدیر تسلیم، وضع کا حکم الفاظ عد (شمار کرنے کے الفاظ) کے ساتھ مخصوص ہو گا۔ باقی اس درود شریف کے الفاظ تو دوسری احادیث میں بھی وارد ہوئے ہیں، جیسا کہ آگے آتے ہیں، اسی بناء پر حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود شریف کو اپنے "اذکار" میں حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی شعب الایمان اور علامہ دیلمی کی "فردوس" کے حوالے سے پورا نقل کیا ہے، فلیتدبر۔ واللہ اعلم:

۲۵- ...... حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو عمر بن فضالہ نے حکم بن عبد اللہ عن قاسم بن محمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم شب و روز کثرت سے آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا کریں، اور ہمیں درود شریف کے ایسے الفاظ سب سے زیادہ محبوب ہیں جو آپ ﷺ کے پسندیدہ ہوں، ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(۲۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ إِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلَ إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آل محمد

ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ اور رحم فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

۲۶۔ ...... علامہ ابن مسدی کہتے ہیں کہ ابو کبشہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کریں، سلام تو ہم بھیجتے ہیں، مگر آپ ﷺ پر درود شریف کس طرح بھیجا کریں؟ فرمایا کہ یوں کہا کرو:

(۲۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، اور سلامتی نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے

سلامتی نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، اور شفقت فرما حضرت محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے شفقت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

۲۷۔ ...... امام احمد بن حنبل، بزار، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں روایت کی۔ اور ان میں بعض اسانید حسن ہیں۔ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھا کرے اس نے اپنے لئے میری شفاعت کو واجب کر لیا:

(۲۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور اتار آپ ﷺ کو ایسی جگہ مین جو آپ کی مقرب ہو، قیامت کے دن۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ "قول بدیع" میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "میں نے شفائے قاضی عیاض" کے متعدد نسخوں میں دیکھا ہے کہ اس حدیث کی نسبت زید بن حباب کی طرف کی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کیونکہ زید بن حباب نہ صحابی ہے، نہ تابعی، نہ تبع تابعی۔ یہ حدیث صرف درج ذیل سند سے مروی ہے۔ "ابن لھیعہ از بکر بن سوادہ، از زیاد بن نعیم، از وفا بن شریح از رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ۔" پس میں نے مناسب سمجھا کہ اس پر تنبیہ کر دوں، تاکہ کوئی (شفائے قاضی عیاض کے نسخوں سے) دھوکا نہ کھائے۔" سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ختم ہوا۔

۲۸۔ ...... ابو نعیم نے حلیہ میں، ابن شاہین نے ترغیب میں، طبرانی

نے معجم کبیر اور اوسط میں، ایسی سند کے ساتھ جس میں ہانی بن متوکل واقع ہے، حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ کہا کرے:

(۲۸) جَزَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ أَھْلُہٗ۔

ترجمہ: ......"اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے حضرت محمد ﷺ کو آپ کے شایان شایان جزائے خیر عطا فرمائیں۔"

اس کے لئے ستر ہزار فرشتے ہزار دن تک استغفار کرتے رہیں گے۔

حافظ سخاوی ؒ لکھتے ہیں کہ "ہانی بن متوکل ضعیف ہے۔" لیکن یقین ہے کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال میں بالاتفاق حجت ہے۔ جیسا کہ رسالہ کی ابتدا میں گزر چکا ہے۔

۲۹۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ نے "جذب القلوب" میں درج ذیل درود شریف کو درود شریف کے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے جو احادیث نبویہ (علی صاحبہا الصلوات و التسلیمات) میں وارد ہوئے ہیں:

(۲۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ الَّذِیْ آمَنَ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَأَعْطِهٖ أَفْضَلَ رَحْمَتِكَ وَآیَةَ الشَّرَفِ عَلٰی خَلْقِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاجْزِهٖ خَیْرَ الْجَزَاءِ، وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر، جو رسول نبی امی ہیں، جو آپ پر اور آپ کی کتاب پر ایمان لائے ہیں، اور آپ ﷺ کو عطا فرما اپنی افضل رحمت

اور شرف کی علامت اپنی مخلوق پر، قیامت کے دن، اور آپ ﷺ کو بہترین جزائے خیر عطا فرما، اور سلام ہو آپ ﷺ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔"

۳۰۔ ...... فردوس دیلمی میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ جب تم درود شریف پڑھو تو بہترین طریقہ سے پڑھا کرو، کیونکہ تم نہیں جانتے، اور امید ہے کہ اس درود شریف کو مجھ پر پیش کیا جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں اس کی تعلیم فرما دیجئے۔ فرمایا یوں کہا کرو:

(۳۰) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا یَغْبِطُهٗ فِیْهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ۔

ترجمہ: ......"اے اللہ! مبذول فرما اپنی عنایتیں اور رحمتیں اور برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نبیوں کے ختم کرنے والے حضرت محمد ﷺ پر، جو آپ کے بندے اور رسول ہیں، خیر کے امام ہیں، خیر کے قائد ہیں، اور رسول رحمت ہیں۔ اے اللہ! کھڑا کر آپ ﷺ کو مقام محمود میں، جس میں رشک کریں آپ ﷺ پر پہلے اور پچھلے تمام حضرات۔"

امام سخاوی ؒ "قول بدیع" میں لکھتے ہیں کہ یہی درود شریف روایت کیا ہے احمد بن منیع نے اپنی مسند میں، امام بغوی ؒ نے اپنے فوائد میں اور نمیری اور دیگر حضرات نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے، اور

ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، ان تمام کے طرق مرفوع ہیں۔ اور ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت کے آخر میں درج ذیل الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے:

(۳۰-أ) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّأَبْلِغْهُ الْوَسِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَه وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِی الْأَعْلَیْنَ ذِکْرَهٗ، وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَآلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَآلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور پہنچا آپ ﷺ کو جنت کے "وسیلہ" میں اور بلند درجہ میں، اے اللہ برگزیدہ حضرات کے دل میں آپ ﷺ کی محبت ڈال دیجئے، اور مقرب حضرات کے دل آپ ﷺ کی دوستی، اور اونچے لوگوں (فرشتوں) میں آپ کا ذکر کیجئے۔ اور سلام ہو آپ ﷺ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں۔

اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔" سخاوی کا

کلام ختم ہوا۔

نیز سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں "اگرچہ دیلمی، ابن ابی عاصم اور دیگر حضرات نے اس درود شریف کو بطریق مرفوع نقل کیا ہے، لیکن معروف یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف ہے، اور بہت سے محدثین نے بطریق موقوف ہی اس کی تخریج کی ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ نے سنن میں، طبری نے تہذیب الآثار میں، عبد بن حمید نے اپنی مسند میں، بیہقی نے کتاب الدعوات اور شعب الایمان میں، معمری نے عمل الیوم و اللیلہ" میں، دارقطنی نے افراد میں، تمام نے اپنے فوائد میں اور ابن بشکوال نے "کتاب القربة الی رب العالمین بالصلوٰة علی محمد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم علیه وعلی آله وصحبه اجمعین" میں۔ اور ان سب حضرات نے "والآخرون" کے بعد یہ الفاظ ذکر کئے ہیں: "اللّٰهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت الخ" اور "اللّٰهم صل علی محمد وابلغه الوسیلة ---- برکاته" کے لفظ تک نقل نہیں کیا، اور حافظ منذری نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد موقوف حسن ہے۔ بلکہ شیخ علاء الدین مغلطائی نے کہا کہ صحیح ہے۔" سخاوی کا کلام ختم ہوا۔

اور ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھو تو بہت اچھے اور عمدہ طریقہ سے پڑھا کرو، کیونکہ امید ہے کہ اس درود شریف کو آنحضرت ﷺ کی خدمت پر پیش کیا جائے گا، لوگوں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں اس کی تعلیم فرمایئے۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو: "اللّٰهم اجعل صلواتك و رحمتك الخ۔"

۳۱- ...... حافظ ابو سعید نیسا پوری نے اپنی کتاب "شرف المصطفیٰ ﷺ" میں ذکر کیا ہے کہ روایت کیا گیا ہے آنحضرت ﷺ سے کہ آپ

ﷺ نے فرمایا کہ "مجھ پر دم بریدہ درود شریف نہ پڑھا کرو۔" صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! وہ "دم بریدہ" درود کیا ہے؟ فرمایا کہ "دم بریدہ" درود یہ ہے کہ صرف "اللّٰھم صلی علی محمد" کہہ کر خاموش ہو جاؤ، بلکہ یوں کہا کرو:

(۳۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر۔"

بظاہر یہ کیفیت، سابقہ کیفیات میں مندرج ہے۔ مگر شیخ عبدالحق دہلوی نے جذب القلوب میں اس کو الگ ذکر کیا ہے۔ ان کی پیروی میں یہاں اس کو الگ درج کیا گیا ہے۔ فلیتدبر

۳۲۔ ...... نیز ابو سعید نیسا پوری نے "شرف المصطفیٰ ﷺ" میں ایک بزرگ سے روایت کیا ہے کہ میں نے دینار نوبی کو جامع مسجد میں دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ آپ ﷺ پر درود شریف کس طرح پڑھا جائے جس کو صلوٰۃ تامہ (کامل درود شریف) کہا جائے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! (میں نے پوچھا تھا، اور میرے پوچھنے پر آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے تھے):

(۳۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ آپ ﷺ پر درود شریف بھیجا کریں،

اور رحمت نازل فرما آپ ﷺ پر، جیسا کہ آپ کے شایان شان ہے کہ آپ ﷺ پر درود شریف بھیجا جائے۔"

۳۳۔ ...... حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ "قول بدیع" میں کہتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ باہر نکلے، یہاں تک کہ ہم ایسی جگہ ٹھہرے جہاں کئی راستے جمع ہوتے تھے، پس ایک اعرابی ظاہر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا "السلام علیك یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ" آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا: "وعلیک السلام" نیز آپ ﷺ نے اعرابی سے پوچھا کہ تو نے جب مجھے سلام کیا تو کیا کہا تھا؟ اس نے کہا کہ میں نے یہ الفاظ کہے تھے:

(۳۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلَاۃٌ، اَللّٰھُمَّ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ، اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ، اَللّٰھُمَّ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ.

ترجمہ: "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کی رحمت میں سے کوئی چیز (یعنی بے انتہا) اے اللہ! برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کی برکتوں میں سے کوئی چیز (یعنی بے انتہا برکتیں نازل فرما) اے اللہ! سلامتی نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کی سلامتی میں سے کوئی چیز، اے اللہ! رحم فرما حضرت محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کے رحم میں سے کوئی چیز۔"

فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ بے شک میں دیکھتا ہوں فرشتوں کو انہوں نے آسمان کے کنارے کو بھر دیا ہے۔" حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ختم ہوا۔

۳۴۔ ...... حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے دوسری جگہ ذکر کیا ہے کہ

دیلمی نے "فردوس" میں اور طبرانی نے "کتاب الدعا" میں حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ بعض لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لائے، اور اس پر گواہی دی کہ اس شخص نے ان کی اونٹنی چوری کی ہے، پس آنحضرت ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا، وہ شخص اس حال میں لوٹا کہ وہ کہہ رہا تھا:

(٣٤) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَاتِکَ شَیْءٌ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ، وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِکَ شَیْءٌ.

ترجمہ: ..... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کی رحمت میں سے کوئی چیز، اور برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کی برکتوں میں سے کوئی چیز، اور سلام نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر یہاں تک کہ باقی نہ رہے آپ کے سلام میں سے کوئی چیز۔"

پس وہ ناقہ بولنے لگی، اور کہا، اے محمد ﷺ! یہ شخص مجھے چرانے سے بری ہے، پس آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو واپس بلایا اور اس سے دریافت فرمایا کہ جب تو پشت پھیر کر لوٹا تھا تو نے کیا پڑھا تھا؟ اس نے کہا میں نے یہ الفاظ کہے تھے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس کے سبب سے ملائکہ کو دیکھا کہ انہوں نے مدینہ کے بازار کو پُر کر دیا، یہاں تک کہ وہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہوگئے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ جب تو قیامت کے دن پل صراط پر آئے گا تو تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔" سخاوی کا کلام ختم ہوا۔

٣٥- ...... علامہ ابوالقاسم بستوی ؒ نے اپنی کتاب "الدر

المنظم في المولد المعظم" میں ذکر کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے:

(٣٥) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْأَرْوَاحِ، وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْأَجْسَادِ، وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ.

ترجمہ: ..... "اے اللہ! رحمت نازل فرما روح محمد ﷺ پر ارواح میں، اور رحمت نازل فرما جسد محمد ﷺ پر اجسام میں، اور رحمت نازل فرما قبر محمد ﷺ پر قبور میں۔"

وہ شخص مجھے خواب میں دیکھے گا، اور جو مجھے خواب میں دیکھے وہ قیامت میں مجھے دیکھے گا، اور جو شخص مجھے قیامت کے دن دیکھے میں اس کے لئے شفاعت کروں گا، اور جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے حوض کوثر سے پئے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیں گے۔" بستی ؒ کا کلام ختم ہوا۔

اور شیخ عبدالحق دہلوی ؒ "جذب القلوب" میں فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف حرمین شریفین میں بہت پڑھا جاتا ہے اور یہ حضرات اس پر ان الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں:

وَصَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَاءِ.

"اور رحمت نازل فرما محمد ﷺ کے نام مبارک پر ناموں میں۔"

٣٦- ...... حافظ سخاوی ؒ نے "قول بدیع" میں درود شریف کی کیفیات ماثورہ کے ذیل میں کہا ہے کہ "دیلمی نے فردوس میں حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دعا سکھائی:

(٣٦) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ، یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ، یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ، یَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَہٗ، یَا سَنَدَ

مَنْ لا سَنَدَ لَه، يَا ذُخْرَ مَنْ لا ذُخْرَ لَه، يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ، يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ، يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ، يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى، يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى، يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ، يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ، يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ، يَا مُنِيْرُ أَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ، يَا اَللّٰهُ أَنْتَ اللّٰهُ لا شَرِيْكَ لَكَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! یا رحیم! اے پناہ مانگنے والوں کو پناہ دینے والے! اے ڈرنے والوں کو امن دینے والے! اے پشت پناہ اس شخص کے جس کا کوئی پشت پناہ نہیں! اے بے سہاروں کا سہارا! اے بے ذخیروں کا ذخیرہ! اے کمزوروں کی پناہ! اے فقراء کا خزانہ! اے وہ ذات جس کی امید بہت بڑی ہے! اے ہلاک ہونے والوں کو چھڑانے والے! اے ڈوبنے والوں کو بچانے والے! اے احسان کرنے والے! اے خوبی اور بھلائی کرنے والے! اے انعام کرنے والے! اے فضل کرنے والے! اے وہ ذات جو سب پر غالب ہے! اے روشنی عطا کرنے والے! آپ وہ ہیں کہ آپ کو سجدہ کرتی ہے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی اور سورج کی شعاعیں اور درختوں کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ، اور پانی کی گنگناہٹ، اور چاند کا نور، اے اللہ! آپ اللہ ہیں! آپ کا کوئی شریک نہیں، میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ پر، جو آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں، رحمت نازل فرمائیے اور آل محمد ﷺ پر بھی۔"

سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کو ذکر کرکے کہتے ہیں کہ یہ "حدیث ضعیف

ہے۔" اور اس سے قبل مکرر گزر چکا ہے کہ حدیث کا ضعف فضائل اعمال میں عمل کرنے سے بالاتفاق مانع نہیں۔ اور علامہ ابوالفتح مقدسی نے "کتاب الادعیۃ المستجابات" میں کہا ہے کہ "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو پریشان بھی یہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی زائل فرما دیں گے۔" اسی بناء پر حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے "اذکار" میں اس دعا کو پریشانی کی دعاؤں میں ذکر کیا ہے۔

۳۷۔ ...... دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے "فردوس" میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس وقت آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت علی اور حضرت حسنین کو اپنے کپڑے کے نیچے جمع فرمایا اس وقت یہ دعا پڑھی:

(۳۷) اَللّٰهُمَّ قَدْ جَعَلْتَ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ، وَرِضْوَانَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! آپ نے اپنی عنایتیں، اپنی رحمتیں، اپنی مغفرت اور اپنی رضامندی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر مبذول فرمائی ہیں یا اللہ! پس عنایتیں اپنی رحمتیں، اپنی مغفرت اور اپنی رضامندی مجھ پر اور ان پر بھی مبذول فرمائیے۔"

واثلہ کہتے ہیں میں اس وقت دروازے پر کھڑا تھا۔ پس میں نے کہا "یارسول اللہ ﷺ! مجھ پر بھی،" آنحضرت ﷺ نے فرمایا "کہ اے اللہ! واثلہ پر بھی۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو نقل کرکے کہتے ہیں کہ "یہ حدیث ضعیف ہے۔" مخفی نہ رہے کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال میں بالاتفاق

حجت ہے۔ لیکن جو شخص تبرک کے لئے یہ درود شریف پڑھے اس کو چاہئے کہ اس کے آخر میں "علیؐ وعلیھم"

کے بجائے علی محمد وعلی آلِ محمد کے الفاظ کہے ---- واللہ تعالی اعلم۔

۳۸- ...... ابن سبع نے شفا میں اور ابو سعید نے "شرف المصطفیٰ ﷺ" میں روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی شخص نہیں بیٹھتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا، آنحضرت ﷺ نے اس کو اپنے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھایا، صحابہ رضی اللہ عنہم اس پر متعجب ہوئے، جب وہ شخص باہر چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر یہ درود شریف پڑھا کرتا ہے:

(۳۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ.

ترجمہ: ..... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ محبوب رکھتے ہیں اور پسند فرماتے ہیں آپ ﷺ کے لئے ----"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کر کے کہتے ہیں کہ "میں اس کی سند سے واقف نہیں، اور اگر یہ ثابت بھی ہو تب بھی اس سے لازم نہیں آتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص آنحضرت ﷺ سے قریب تر یا محبوب تر تھا۔ کیونکہ احتمال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان صاحب کی تالیف قلب کا ارادہ فرمایا ہو، تاکہ وہ اس درود شریف کی ہمیشہ پڑھا کریں اور اس پر استقامت دکھائیں، یا حاضرین کو اس درود شریف کی ترغیب کا ارادہ فرمایا ہو یا کسی اور امر کا ارادہ فرمایا ہو، جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسرے کی احبیت کو مستلزم نہیں۔" سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ختم

ہوا۔

۳۹- ...... حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ "قول بدیع" میں فرماتے ہیں کہ ابن ابی عاصم نے اپنی بعض تصانیف میں حدیث مرفوع روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سات جمعے تک یہ درود شریف ہر جمعہ کو سات مرتبہ پڑھا کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی:

(۳۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً، وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ، وَاجْزِہٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

ترجمہ: ..... "یا اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر ایسی رحمت نازل فرما جو آپ کی پسندیدہ ہو، اور جس کے ذریعہ آپ ﷺ کا حق ادا ہو جائے۔ اور آپ ﷺ کو "الوسیلہ" اور وہ مقام عطا فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے، آپ ﷺ کو ہماری طرف سے ایسی جزاء عطا فرما جس کے آپ ﷺ اہل ہیں اور آپ ﷺ کو ہماری طرف سے افضل جزاء عطا فرما جو آپ نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہو، اور رحمت نازل فرما آپ ﷺ کے تمام بھائیوں پر، جو نبی، صدیق، شہداء اور صالحین ہیں۔ اے ارحم الراحمین۔"

۴۰- ...... ابن حبان نے اپنی صحیح میں، ابویعلی موصلی نے اپنی مسند میں، بیہقی نے اپنی کتاب "الادب" میں اور دیگر حضرات نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ رکھتا ہو جس کو وہ راہ خدا میں

خرچ کر سکے وہ یہ درود شریف پڑھا کرے کہ یہ درود شریف اس کے لئے زکوۃ (کے قائم مقام) ہے:

(۴۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر، اور رحمت نازل فرما ایمان دار مردوں اور عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر۔"

۴۱۔ ...... طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد یہ درود شریف پڑھا کرے اس کے لئے میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہو جائے گی:

(۴۱) اَللّٰھُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِی الْعَالِیْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَهٗ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو "الوسیلہ" عطا فرما، اور برگزیدہ حضرات کے دل میں آپ ﷺ کی محبت، اور بلند درجہ حضرات میں آپ ﷺ کا مرتبہ، اور مقرب لوگوں میں آپ ﷺ کا گھر بنا۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو ذکر کر کے کہتے ہیں کہ "اس حدیث کی سند میں مطرح بن یزید راوی ضعیف ہے۔"

اور ظاہر ہے کہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف حجت ہے۔ جیسا کہ کئی مرتبہ گزر چکا ہے۔

۴۲۔ ...... ابن وہب نے اپنی "جامع" میں حضرت جابر بن عبداللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ درود شریف پڑھا کرے اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی:

(۴۲) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، وَأَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالشَّفَاعَةَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! جو مالک ہے اس دعوت تامہ کا اور قائم ہونے والی نماز کا، رحمت نازل فرما اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر، اور عطا فرما آپ ﷺ کو "الوسیلہ" اور شفاعت قیامت کے دن۔"

ف: ۔ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "یہاں حلال ہونے سے مراد واجب ہونا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ متعدد روایات میں اس کی تصریح آئی ہے۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے ظاہری الفاظ سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ درود شریف اذان کے وقت پڑھا جائے، لیکن مراد یہ ہے کہ اذان سے فراغ کے بعد پڑھا جائے، جس کا قرینہ یہ ہے کہ دوسری احادیث میں اس کی تصریح ہے۔"

۴۳۔ ...... امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلہ" میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص موذن کی اذان کے وقت یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے:

(۴۳) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْهُ رِضًی لَّا سَخَطَ بَعْدَهٗ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! جو مالک ہے اس دعوت تامہ کا اور قائم

ہونے والی نماز کا، رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور راضی ہو آپ ﷺ سے ایسا راضی ہونا کہ اس کے بعد ناراضی نہ ہو۔"

۴۴۔ ...... طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی:

(٤٤) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَكَ وَاجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: ......"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور پہنچا آپ ﷺ کو "الوسیلہ" کے درجہ میں اپنے پاس، اور داخل کر ہمیں آپ ﷺ کی شفاعت میں قیامت کے دن۔"

۴۵۔ ...... طبرانی نے کتاب الدعا میں اور ابن ابی عاصم نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب موذن کی اذان سنتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

(٤٥) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰتِهٖ سُؤْلَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! جو مالک ہے اس دعوت تامہ کا اور قائم ہونے والی نماز کا، رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور عطا کر آپ ﷺ کو جو کچھ آپ ﷺ مانگیں قیامت کے دن۔"

آنحضرت ﷺ یہ الفاظ حاضرین کو سنا کر کہتے تھے، اور پسند فرماتے تھے کہ لوگ بھی اذان سن کر یہ کلمات کہا کریں، اور فرماتے تھے کہ جو شخص موذن کی اذان سن کر ایسے الفاظ کہے اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی۔

۴۶۔ ...... امام نسائی نے سنن میں امام حسن بن علی سے روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے یہ کلمات تعلیم فرمائے تاکہ میں ان کو وتر میں پڑھا کروں۔ "اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْ مَنْ هَدَيْتَ۔" سے تبارک وتعالیت تک۔ اور علامہ رویانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے "حلیہ" میں سنن نسائی سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دعائے قنوت کے بعد ان الفاظ سے درود شریف پڑھا کرتے تھے:

(٤٦) وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ.

ترجمہ: ......"اور حق تعالیٰ شانہ نبی کریم حضرت محمد ﷺ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائیں۔"

اسی طرح علامہ محب الدین طبری نے بھی قنوت وتر کے آخر میں اس درود شریف کو نقل کر کے کہا ہے مگر طبری نے وَسلّم کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۴۷۔ ...... ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلہ" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو کہا کرتے تھے:

(٤٧) بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

ترجمہ: ......"اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر۔"

اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی یہی الفاظ کہتے۔

۴۸ ...... خطیب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں گے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کیسے پڑھا جائے؟ فرمایا کہ یوں کہا کرے:

(۴۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور نبی اور رسول نبی امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، اور خوب خوب سلام بھیج"

اس کو اسی میں سے ایک مرتبہ شمار کرے۔

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن جوزی نے اس کو احادیث واھیہ میں شمار کیا ہے، لیکن دارقطنی نے بھی اس کو بطریق مرفوع روایت کیا ہے اور ابن عبداللہ بن نعمان اور حافظ زین الدین عراقی نے تصریح کی ہے کہ دارقطنی کی روایت حسن ہے۔"

اور شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو "جذب القلوب" میں شرح منہاج سے نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

۴۹۔ ...... ابو یوسف جصاص نے اپنے "فوائد" میں حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دعا ذکر کی جو وقوف عرفہ

کی حالت میں پڑھی جائے اور اس میں یہ درود شریف ذکر کیا:

(۴۹) صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَلَائِكَتُهٗ عَلَی النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ترجمہ: ...... "اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائیں، اور اس کے فرشتے رحمت بھیجیں نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں۔"

مصنف حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ "صلی اللہ" کے بعد تعالیٰ کا لفظ بھی کہنا چاہئے اگرچہ اصل روایت میں ثبوت کو نہیں پہنچا۔"

۵۰۔ ...... ابو الشیخ دیلمی نے مسند فردوس میں حضرت ابو قرصافہ سے۔ جن کا نام جندرہ بن حبینہ ہے، اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم۔ روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص سونے کے لئے اپنے بستر پر جائے اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے، پھر چار مرتبہ یہ الفاظ کہے:

(۵۰) اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ كُلِّ اٰيَةٍ أَنْزَلْتَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّيْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا۔

ترجمہ: ...... "اے اللہ! جو رب ہے حل وحرم کا، اور رب ہے حرمت والے شہر کا، اور رب ہے رکن ومقام کا، اور رب ہے مشعر حرام کا، بحرمت ہر اس آیت کے جو آپ نے نازل کی ماہ رمضان میں، میری طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو تحیہ وسلام پہنچا دیجئے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اس کے چار مرتبہ پڑھنے پر) اللہ تعالیٰ

دو فرشتے مقرر فرمادیں گے جو میرے پاس آکر کہیں گے کہ فلاں بن فلاں آپ ﷺ کو "السلام علیك و رحمة الله" کہتا ہے۔ پس میں کہوں گا کہ فلاں بن فلاں کو میری طرف سے سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔"

حافظ ضیاء الدین "مختارہ" میں کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بعض راویوں میں کلام ہے۔

۵۱- حافظ ابن بشکوال نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو چھینک آئے اور وہ یہ دعا پڑھے:

(۵۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ، وَّصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی أَهْلِ بَيْتِهٖ۔

ترجمہ: ......"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہر حال میں، اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائیں حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر۔"

اللہ تعالیٰ (اس کہنے پر) ایک پرندے کو پیدا فرمائیں گے، اور وہ زیر عرش اپنے پروں کو حرکت دے گا اور عرض کرے گا کہ یا اللہ! ان الفاظ کے کہنے والے کی مغفرت فرمادیجئے۔"

علامہ مجد الدین فیروز آبادی اس حدیث کو ذکر کر کے کہتے ہیں کہ اس کی سند "لا بأس به" ہے البتہ اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد واقع ہے جس کو بہت سے علماء نے ضعیف کہا، لیکن امام مسلم نے بطریق متابعت اس سے روایت کی ہے۔"

اور حافظ سخاوی ؒ فرماتے ہیں کہ "اس قسم کی حدیث دیلمی نے فردوس میں بھی حضرت ابو سعید خدری ؓ سے مرفوعاً نقل کی ہے، لیکن

چھینک آنے پر درود شریف پڑھنے کے استحباب میں علماء کا اختلاف ہے۔ پس ابو موسیٰ مدینی اور ایک جماعت اس کے استحباب کی قائل ہے، اور جو حدیث کہ بیہقی اور دیلمی نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "تین موقعوں پر میرا ذکر نہ کیا جائے، چھینک آنے پر، ذبیحہ کے پاس، اور تعجب کے موقع پر۔" یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ اس کی سند میں ایسے لوگ واقع ہیں جو وضع حدیث کے ساتھ متہم ہیں۔" انتهى كلام السخاوی۔

۵۲- ...... فقیہ صالح عمر بن سعید سے بلا سند مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ تینتیس (۳۳) بار یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی قبر اور آنحضرت ﷺ کی قبر کے درمیان (پردے) کھول دیں گے۔

(۵۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًی وَّلِحَقِّهٖ أَدَاءً۔

ترجمہ: ......"اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ایسی رحمت نازل فرما جو آپ کی پسندیدہ ہو، اور جس سے آنحضرت ﷺ کا حق ادا ہو جائے۔"

بظاہر یہ درود شریف نمبر ۲۹ میں مندرج ہے لیکن الفاظ کی کمی بیشی کی بناء پر اس کو الگ ذکر کیا گیا۔

۵۳- ...... ابو موسیٰ مدینی نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مومن کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد ۲۵ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے، بعد ازاں ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

(٥٣) صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ.

ترجمہ: ......"رحمت نازل فرمائیں اللہ تعالیٰ حضرت محمد نبی امی ﷺ پر۔"

اگلا جمعہ نہیں آئے گا کہ اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس کو میری زیارت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیں گے۔

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ "یہ حدیث صحیح نہیں ہوگی۔"

اگر کہا جائے جب امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح نہ ہونے کی تصریح کر دی تو اس کو اس رسالہ میں کیوں درج کیا گیا؟ جواب یہ ہے کہ صحیح نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ موضوع ہے، کیونکہ شاید اس میں کوئی ضعیف راوی ہوگا، اور حدیث کا ضعیف ہونا فضائل اعمال میں استحباب عمل سے مانع نہیں، جیسا کہ کئی بار گزر چکا۔

۵۴- ...... ف :- حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ میں جذب القلوب سے نقل کیا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار درود شریف پڑھے وہ جب تک مرنے سے پہلے جنت میں اپنی نشست گاہ نہ دیکھ لے نہیں مرے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے:

(٥٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت فرما حضرت محمد ﷺ پر ہزار ہزار (یعنی دس لاکھ) مرتبہ۔"

فصل اول کا خاتمہ

درود شریف کی ان روایات کے بیان میں، جن پر بعض محدثین نے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔ اور وہ تین ہیں۔

۵۵- ...... (۱) ابو موسیٰ مدینی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص شب جمعہ میں دس بار یہ درود پڑھے:

(٥٥) يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ، يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ، يَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى بِالسَّجِيَّةِ، وَاغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْعُلٰى فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ.

ترجمہ: ......"اے ہمیشہ فضل کرنے والے مخلوق پر، اے ہاتھوں کو پھیلانے والے عطیات کے ساتھ، اے بلند مرتبہ مواہب والے، رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں عادات وخصائل کے اعتبار سے، اور ہماری مغفرت فرما، اے بلندیوں والے! اس شام میں۔"

اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکی لکھے گا، اس کے ایک لاکھ گناہ مٹا دے گا اور اسکے ایک لاکھ درجے بلند کریگا۔ پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ شخص حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ ان کے قبہ میں یکجا ہوگا۔

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کو نقل کر کے کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے اس حدیث کو ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں ایک راوی کو جھوٹا قرار

دیا گیا ہے۔

٥٦-(٢) ...... نیز ابو موسیٰ مدینی ؒ نے حضرت علی مرتضیٰ ؓ سے روایت کی ہے کہ جو شخص درج ذیل درود روزانہ تین مرتبہ اور جمعہ کے دن سو مرتبہ پڑھا کرے بے شک اس پر تمام خلائق رحمت بھیجے اور قیامت کے دن اس کا حشر آنحضرت ﷺ کے گروہ میں ہو' اور آنحضرت ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کریں گے۔ درود شریف یہ ہے:

(٥٦) صَلَوَاتُ اللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

ترجمہ: ...... "اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور اس کے فرشتوں کی' اور اس کے نبیوں کی' اور اس کے رسولوں کی' اور اس کی ساری مخلوق کی' حضرت محمد ﷺ پر' اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر' آپ ﷺ پر' اور ان پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔"

حافظ سخاوی ؒ اس روایت کو ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ "اس کی تخریج بھی ابو موسیٰ مدینی نے حضرت علی ؓ سے کی ہے' مگر اس کی سند باطل ہے۔"

٥٧-(٣) ...... علامہ ابو الفرج نے کتاب المطرب میں ابو الحسن بکری' عمارہ بن زید مدنی اور محمد بن اسحاق سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ دریں اثناء کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آئے اور "السلام علیکم" کہا' پھر آنحضرت ﷺ نے

اس اعرابی کو اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے درمیان بٹھایا' پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل ؑ نے مجھے اس اعرابی کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ مجھ پر ایسا درود بھیجتا ہے جو اس سے پہلے کسی نے نہیں بھیجا' صدیق اکبر ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کس طرح درود پڑھتا ہے؟ تاکہ میں بھی پڑھا کروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اے ابوبکر! وہ یہ الفاظ کہا کرتا ہے:

(٥٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَفِي الْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر اولین میں اور آخرین میں' اور ملا اعلیٰ میں' قیامت کے دن تک۔"

حافظ سخاوی ؒ اس کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے۔

فصل دوم

درود شریف کے ان الفاظ میں جو آنحضرت ﷺ نے خواب میں تلقین فرمائے یا خواب میں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے ' اور ان کی تعداد آٹھ ہے ۔ جیسا کہ آگے آتا ہے ' اور اس فصل میں ایک مسئلہ ذکر کیا جائے گا جو اس مقام سے مناسبت رکھتا ہے ۔

فائدہ حسنہ :

سوال : اگر کہا جائے کہ علماء نے تصریح کی ہے کہ خواب میں دیکھنے والا جو کچھ آنحضرت ﷺ سے سنے اس پر عمل نہ کرے ' اس لئے نہیں کہ رویت میں شک ہے ' بلکہ اس وجہ سے کہ غیر انبیاء کرام علیہم السلام کا الہام یا خواب امور شرعیہ کی معرفت کے اسباب میں سے نہیں ۔

جواب : علامہ فہامہ میر جمال الدین محدث رحمۃ اللہ علیہ "روضۃ الاحباب" میں فرماتے ہیں کہ "خواب میں دیکھنے والا آنحضرت ﷺ سے جو کچھ احکام میں سے سنے اس پر عمل نہ کرے ۔" احکام کی قید لگانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ غیر احکام میں اس پر عمل جائز ہے ' جیسا کہ فضائل اعمال ۔ کیونکہ فقہی روایات میں قید لگانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ جہاں یہ قید نہ پائی جاتی ہو وہاں یہ حکم نہیں ۔

نیز علماء نے احکام فقہیہ میں تشدید فرمائی ہے ' یہاں تک ان میں

حدیث ضعیف کو بھی قبول نہیں کرتے ' بخلاف فضائل کے ' کہ ان میں تسامح کرتے ہیں اور حدیث ضعیف کو ان میں حجت شمار کرتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ خواب میں آنحضرت ﷺ سے درود شریف کی جو کیفیات منقول ہیں ان کو علماء نے اپنے رسائل میں درج کیا ہے ' جیسا کہ آگے آتا ہے ۔

۵۸ - ...... (۱) حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں کہا ہے کہ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الدعا میں ذکر کیا ہے کہ میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی ' اس صفت پر جو ہمیں آنحضرت ﷺ کی صفات سے پہنچی ہیں ' میں نے آپ ﷺ کو اس طرح سلام عرض کیا : السلام علیك ایها النبی و رحمة الله وبرکاته پھر عرض کیا کہ مجھے حق تعالیٰ شانہ نے چند کلمات الہام فرمائے ہیں جن کو میں کہا کروں ' فرمایا ' کیا کلمات ہیں ؟ عرض کیا کہ یہ کلمات ہیں :

(۵۸) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ حَمِدَكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يَحْمَدْكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا تُحِبُّ اَنْ تُحْمَدَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ.

ترجمہ : ...... "اے اللہ ! آپ کے لئے حمد ہے ان لوگوں کی تعداد میں جنہوں نے آپ کی حمد کی ' اور آپ کے لئے حمد ہے ان لوگوں کی تعداد میں جنہوں نے آپ کی حمد نہیں کی ۔ اور آپ کے لئے حمد ہے جیسا کہ آپ محبوب رکھتے ہیں کہ آپ کی حمد کی جائے ۔ اے اللہ ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ان لوگوں کی تعداد میں جو آپ ﷺ پر درود پڑھیں اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر بہ تعداد ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر درود شریف نہ پڑھیں ' اور رحمت

نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ محبوب رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا جائے۔"

پس آنحضرت ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آگے کے دندان مبارک (ثنایا) ظاہر ہو گئے، اور میں نے دیکھا کہ دندان مبارک کے درمیان جو فاصلہ تھا اس سے نور ظاہر ہوا۔"

اس خواب کا قصہ طویل ہے، یہاں قدر مقصود پر اکتفا کیا گیا۔"
سخاوی کا کلام ختم ہوا۔

۵۹ - (۲) ...... علامہ فاکہانی مالکی کہتے ہیں کہ مجھے درود شریف کے یہ الفاظ الہام ہوئے تھے، پس اہل علم کی ایک جماعت نے ان کو مجھ سے لکھ کر یاد کیا، بعد ازاں مجھے خبر دی گئی کہ ہمارے مالکی حضرات میں سے بعض طلبہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ منبر رسول ﷺ پر ان الفاظ کے ساتھ درود بھیج رہے ہیں، و الحمدللہ علی ذالک - وہ الفاظ یہ ہیں:

(۵۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِنُوْرِہِ الظُّلَمُ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّکُلِّ الْاُمَمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ لِلسِّیَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَوْصُوْفِ بِاَفْضَلِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِکَمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ لَا تُنْتَھَکُ فِیْ مَجْلِسِہِ الْحُرَمُ وَلَا یَقْضِیْ عَمَّنْ ظَلَمَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ اِذَا مَشٰی تُظَلِّلُہُ الْغَمَامَةُ حَیْثُ مَا یَمَّمَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِی انْشَقَّ لَہُ الْقَمَرُ

وَکَلَّمَہُ الْحَجَرُ وَاَقَرَّ بِرِسَالَتِہٖ وَصَمَّمَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَیْہِ رَبُّ الْعِزَّةِ نَصًّا فِیْ سَائِرِ الْقِدَمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ صَلّٰی رَبُّنَا فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ وَاَمَرَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَیُسَلَّمَ، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ مَا انْھَکَتِ الدِّیَمُ، وَمَا جَرَّتْ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ اَذْیَالُ الْکَرَمِ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَّشَرَّفَ وَکَرَّمَ۔

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، جن کے نور سے تاریکیاں چھٹ گئیں، اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جن کو تمام امتوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا، اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جن کو لوح وقلم کی تخلیق سے پہلے سیادت ورسالت کے لئے چن لیا گیا، اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جو افضل ترین اخلاق وخصائل کے ساتھ موصوف ہیں، اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جو جوامع الکلم (جامع کلمات) اور خاص حکمتوں کے ساتھ مخصوص ہیں، اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جن کی مجلس میں لوگوں کی حرمتیں پامال نہیں کی جاتی تھیں اور جو ظلم کرنے والے سے بدلہ نہیں لیتے تھے۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، جن پر چلتے وقت بدلی سایہ کرتی تھی جہاں کا آپ ﷺ قصد فرمائیں۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، جن کے لئے چاند دولخت ہوا، جن سے پتھروں نے باتیں کیں، اور آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا اور تصدیق کی۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، جن کی رب العزت نے تعریف وثناء فرمائی

تمام گزشتہ زمانوں میں' اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر' جن پر صلوٰۃ بھیجی اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں' اور حکم فرمایا کہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجا جائے۔ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائیں آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل وازواج پر' جب تک بارشیں برستی ہیں اور جب تک گناہ گاروں پر جود وکرم کے دامن وسیع ہیں' اور سلام بھیجیں خوب خوب سلام اور آپ کی تشریف وتکریم فرمائیں۔" فاکہانی کا کلام ختم ہوا۔

٦٠۔ (٣) ...... حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قول بدیع میں فرماتے ہیں کہ بعد ازاں میں ایک اور درود شریف سے واقف ہوا' جس کے بارے میں ہمارے بعض معتمد شیوخ نے افادہ فرمایا کہ اس کا ایک قصہ ہے جس کا مقتضا یہ ہے کہ یہ درود شریف اگر ایک مرتبہ پڑھا جائے تو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔ مگر ان معتمد مذکور نے اس قصہ کو بیان نہیں کیا' اور وہ درود شریف یہ ہے:

(٦٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهُ، وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهُ، عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِىَ، وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِىَ، صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ، صَلَاةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ كَذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جن کا نور مخلوق سے پہلے تھا' اور جن کا ظہور تمام جہانوں کے لئے رحمت تھا' (رحمت نازل فرما آپ ﷺ پر) ان لوگوں کی تعداد میں جو گزر چکے آپ کی مخلوق میں سے اور جو باقی ہیں' اور جو سعید ہیں

ان میں سے اور جو شقی ہیں' ایسی رحمت جو گنتی کو ختم کر دے' اور جو آخری حد کو محیط ہو جائے' ایسی رحمت جس کی نہ کوئی غایت ہو' نہ انتہا' نہ اس کی حد ہو' نہ ختم ہونا' ایسی رحمت جو دائم رہے آپ کے دوام کے ساتھ' اور آپ ﷺ کے آل واصحاب پر بھی اسی طرح' والحمد للہ علی ذالک۔

یہاں تک سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام تھا۔ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے جس قصہ کی طرف اشارہ کیا ہے شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصہ کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اولیاء کرام میں سے ایک بزرگ تھے جو ہر شب میں دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول رکھتے تھے' ایک بار وہ بیمار ہو گئے' اور اپنا یہ وظیفہ یعنی دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے سے عاجز آگئے' اس سے ان کو سخت تشویش اور غم ہوا' ایک شب خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ درود شریف ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو تمہارے لئے دس ہزار کے وظیفے کے قائم مقام ہو جائے گا' وہ خواب سے بیدار ہوئے تو یہ درود شریف ان کو یاد تھا' یہ درود شریف وہی ہے جو اوپر گزرا یعنی اللّٰھم صل علی محمدن السابق للخلق نورہ الخ۔

٦١۔ (٤) ...... علامہ کمال الدین دمیری نے شرح منہاج میں شیخ ابو عبد اللہ بن نعمان سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے سو مرتبہ خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی' آخری مرتبہ میں میں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کونسا درود شریف آپ ﷺ پر پڑھنا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ پڑھا کرو:

(٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ، وَعَيْنَيْهِ مِنْ جَمَالِكَ، فَأَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَيَّدًا مَنْصُوْرًا.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، کہ بھر دیا آپ نے ان کے دل کو اپنے جلال سے، اور ان کی آنکھوں کو ان کے جمال سے، پس آپ ﷺ خوش اور شادمان اور موید و منصور ہو گئے۔"

۶۲- (۵) ...... علامہ ابو عبد اللہ قسطلانی نے نقل کیا ہے کہ مجھے خواب میں سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی، اور میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی، ارشاد فرمایا کہ یہ درود شریف پڑھا کرو:

(٦٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَهَبْ لَنَا اللّٰهُمَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ مَا تَصُوْنُ بِهِ وُجُوْهَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ إِلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ، وَاجْعَلْ لَنَا اللّٰهُمَّ إِلَيْهِ طَرِيْقًا سَهْلاً مِّنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَا تَبِعَةٍ، وَّجَنِّبْنَا اللّٰهُمَّ الْحَرَامَ حَيْثُ كَانَ وَأَيْنَ كَانَ وَعِنْدَ مَنْ كَانَ، وَحُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَهْلِه، وَاقْبِضْ عَنَّا أَيْدِيَهُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَهُمْ، حَتّٰى لَا نَتَقَلَّبَ إِلَّا فِيْمَا يُرْضِيْكَ، وَلَا نَسْتَعِيْنُ بِنِعْمَتِكَ إِلَّا عَلٰى مَا تُحِبُّ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، اور عطا کر ہم کو اے اللہ! اپنے رزق حلال، طیب اور مبارک سے اس قدر کہ آپ بچالیں اس کے ذریعہ ہمارے چہروں کو، آپ کی مخلوق میں سے کسی کے سامنے اپنی حاجت پیش کرنے سے، اور نکال دے ہمارے لئے اے اللہ! راستہ آسان، بغیر مشقت اور تکان اور بغیر احسان مندی اور تاوان کے، اور بچا ہم کو اے اللہ!

حرام سے، خواہ جہاں کہیں بھی ہو، اور جس کے پاس بھی ہو، اور آڑ بنا دے ہمارے درمیان اور حرام والوں کے درمیان، اور بند کر دے ہم سے ان کے ہاتھوں کو، اور پھیر دے ہم سے ان کے دلوں کو، یہاں تک کہ نہ ہو ہماری نقل و حرکت مگر اس چیز میں جو آپ کو راضی کرے، اور ہم مدد نہ لیں آپ کی نعمت کے ساتھ مگر اسی چیز پر جو آپ کو محبوب ہو۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے ایسا ہی کر۔"

۶۳- (۶) ...... علامہ شیرویہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ مکی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابو الفضل بن زیرک قومسانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ خراسان سے ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی، میں اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد شریف میں تھا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تو اپنے ملک میں جائے[1] تو ابو الفضل بن زیرک کو ہمارا اسلام کہنا۔ ابو الفضل کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے کہا کہ اے آنحضرت ﷺ کے قاصد! تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ کی جناب شریف کی ایسی رضا و احسان کا سبب کیا چیز ہے؟ اس شخص نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ وہ ہم پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے زیادہ درود شریف بھیجتے ہیں۔ پھر اس شخص نے مجھ سے کہا کہ آپ جو درود شریف روزانہ پڑھا کرتے ہیں اس کو بیان فرمایئے! میں نے کہا کہ میں یہ درود شریف پڑھا کرتا ہوں:

(٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، جَزَى اللّٰهُ تَعَالٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُه.

---

[1] اصل نسخہ میں یہ لفظ ہے: "چوں بری تو درہلاک" مگر شاید یہ سبقت قلم ہے، اصل الفاظ یہ ہوں گے: "چوں بری تو درملک خود" یعنی جب تو اپنے ملک میں پہنچے۔ واللہ اعلم۔ مترجم

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ نبی امی پر'
اور آل محمد ﷺ پر' جزا دے اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو ہماری
جانب سے' جس کے آپ ﷺ اہل ہیں۔"

پس اس شخص نے یہ درود شریف مجھ سے یاد کیا' اور قسم کھائی کہ آنحضرت ﷺ کے پیغام سے قبل نہ میں آپ کو جانتا تھا' اور نہ آپ کا نام جانتا تھا' ابوالفضل کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کی خدمت میں کچھ ہدیہ دنیا کا پیش کیا' مگر اس نے قبول نہیں کیا' اور غائب ہوگیا' دوبارہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔

۶۴- (۷) ...... علامہ فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "فجر منیر" میں ذکر کرتے ہیں کہ مجھے شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ ایک دفعہ میں دریائے شور میں کشتی میں سوار ہوا' پس ایسی باد مخالف چلی جس کی وجہ سے کم لوگ غرق ہونے سے نجات پاتے ہیں' اسی حالت میں مجھے اونگھ آگئی' خواب میں حضرت سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی' آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اہل کشتی سے کہو کہ ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں:

(٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ، وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ، فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' ایسی
رحمت کہ آپ اس کی برکت سے ہمیں تمام ہولناکیوں اور آفتوں

سے نجات عطا فرمائیں اور اس کی برکت سے آپ ہماری تمام حاجتیں
پوری فرما دیں' اور اس کی برکت سے آپ ہمیں تمام برائیوں اور
گناہوں سے پاک کر دیں' اور اس کی برکت سے آپ ہمیں اپنے
پاس اعلیٰ درجات میں بلند کر دیں' اور اس کی برکت سے آپ ہمیں
تمام بھلائیوں کی آخری حدوں تک پہنچا دیں' دنیا کی زندگی میں بھی
اور مرنے کے بعد بھی۔"

موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بیدار ہوا' اور اہل کشتی کو اس خواب کی خبر دی' چنانچہ ہم نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا' ابھی تین سو مرتبہ پڑھا تھا کہ حق تعالیٰ شانہ نے ہماری مشکل حل کر دی' اور اس درود شریف کی برکت سے ہوا کو ساکن کر دیا۔

شیخ مجد الدین فیروز آبادی نے بھی اس درود شریف کو "کتاب الصلوٰۃ و البشر علی سید البشر ﷺ" میں نقل کیا ہے۔ اور اس درود شریف کو درج کرنے کے بعد حسن بن علی اسوائی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو کسی مہم' کسی آفت اور کسی مصیبت میں ہزار مرتبہ پڑھے حق تعالیٰ شانہ اس کی مشکل کشائی فرمائیں گے' اور اس مصیبت کو ٹال دیں گے۔

۶۵- (۸) ...... شیخ شہاب الدین ابن حجلہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک صالح بزرگ نے فرمایا کہ جب ان کے محلہ میں طاعون کی وباء پھوٹ پڑی تو خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا' اور آنجناب ﷺ کی خدمت میں شکایت حال عرض کی' آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو:

(٦٥) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ، وَعَظِيمِ الْبَلَاءِ فِي

النَّفْسِ وَالْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ مِمَّا تَخَافُ وَتَحْذَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ عَدَدَ ذُنُوْبِنَا حَتّٰى تُغْفَرَ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ كَمَا شَفَّعْتَ نَبِيَّكَ فِيْنَا فَأَمْهِلْنَا، وَعَمَّرْتَ بِنَا مَنَازِلَنَا فَلَا تُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں طعن وطاعون سے، اور جان ومال اور اہل وعیال میں عظیم مصیبت سے، اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے، اللہ بڑا ہے، ان چیزوں سے جن سے تو خوف اور اندیشہ رکھتا ہے اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، بعدد ہمارے گناہوں کے یہاں تک کہ وہ بخش دیئے جائیں۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اور اللہ تعالیٰ صلوٰۃ وسلام نازل فرمائیں حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل پر۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اے اللہ جس طرح آپ نے اپنے نبی ﷺ کو ہمارے حق میں شفیع بنایا ہے پس ہم کو مہلت عطا فرما، اور آپ نے ہمارے گھروں کو آباد فرمایا ہے پس ہمیں ہمارے گناہوں کی نحوست کی وجہ سے ہلاک نہ فرما، یا ارحم الراحمین۔"

فصل سوم

درود شریف کے ان الفاظ میں، جو حضرات صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اجمعین کے کلام سے منقول ہیں، اور یہ فصل دو قسموں پر مشتمل ہے، پہلی قسم ان الفاظ میں جو صحابہ کرام سے منقول ہیں اور یہ تیرہ ہیں۔

۶۶-(۱) ...... طبرانی نے اپنی معجم میں سلامہ کندی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو اس درود شریف کے پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے:

(۶۶) اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ وَبَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطْرَتِهَا، شَقِيِّهَا وَسَعِيْدِهَا، اِجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ، وَالدَّامِغِ لِجَيْشَاتِ الْأَبَاطِيْلِ، كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ بِطَاعَتِكَ، مُسْتَوْفِزًا فِيْ مَرْضَاتِكَ، بِغَيْرِ نَكَلٍ عَنْ قَدَمٍ، وَّلَا وَهْنٍ فِيْ عَزْمٍ، وَاعِيًا لِّوَحْيِكَ، حَافِظًا لِّعَهْدِكَ، مَاضِيًا عَلٰى نَفَاذِ أَمْرِكَ، حَتّٰى أَوْرٰى قَبَسًا لِّقَابِسٍ، آلَاءُ اللّٰهِ تَصِلُ بِأَهْلِهٖ أَسْبَابُهٗ، بِهٖ هُدِيَتِ الْقُلُوْبُ

بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَالْاِثْمِ، وَاَنْهَجَ مُوْضِحَاتِ الْاَعْلَامِ وَمُنِيْرَاتِ الْاِسْلَامِ وَنَائِرَاتِ الْاَحْكَامِ، فَهُوَ اَمِيْنُكَ الْمَامُوْنُ، وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ، وَشَهِيْدُكَ يَوْمَ الدِّيْنِ، وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً، وَرَسُوْلُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ مَفْسَحًا فِیْ عَدْنِكَ، وَاجْزِهٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ، مُهَنَّئَاتٍ لَهٗ غَيْرَ مُكَدَّرَاتٍ، مِّنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَضْنُوْنِ، وَجَزِيْلِ عَطَائِكَ الْمَعْلُوْلِ، اَللّٰهُمَّ اَعْلِ عَلٰی بِنَاءِ الْبَانِيْنَ بِنَاءَهٗ، وَاَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزُلَهٗ، وَاَتْمِمْ نُوْرَهٗ، وَاجْزِهٖ مِنِ انْبِعَاثِكَ لَهٗ مَقْبُوْلَ الشَّهَادَةِ، مَرْضِیَّ الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَّخُطَّةٍ فَصْلٍ وَّحُجَّةٍ وَّبُرْهَانٍ عَظِيْمٍ۔

ترجمہ :......"اے اللہ! اے زمین کے حصوں کو بچھانے والے! اور بلند آسمانوں کو پیدا کرنے والے! اور اے دلوں کو ان کی فطرت پر ڈھالنے والے! ان کے شقی کو بھی اور سعید کو بھی، آپ اپنی عمدہ ترین رحمتیں اور بڑھتی ہوئی برکتیں اور اپنی انتہائی شفقتیں نازل فرمایئے اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر، جو اپنے سے پہلے رسولوں اور نبیوں کو ختم کرنے والے (خاتم الانبیاء) ہیں، اور جو بند دروازوں کو کھولنے والے ہیں، اور جو کلمہ حق کے ذریعہ حق کا اعلان کرنے والے ہیں، جیسا کہ آپ ﷺ پر ذمہ داری ڈالی گئی تھی، پس آپ ﷺ آپ کے حکم کے مطابق، آپ کی فرمانبرداری کے ذریعہ اٹھے، آپ مرضیات میں کرہمت چست باندھ کر۔ نہ آپ ﷺ قدم پیچھے ہٹے، اور نہ آپ ﷺ کے عزم میں کوئی کمزوری آئی، وہ آپ کی وحی کو محفوظ کرنے والے تھے، آپ کے عہد کی حفاظت کرنے والے تھے، آپ کے احکام کے نافذ کرنے میں سب

کچھ کر گزرتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے روشنی حاصل کرنے والوں کے لئے روشنی کا شعلہ روشن کر دیا، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پہنچا دیتی ہیں اس کے اہل کو ان کے اسباب تک۔ آپ ﷺ کے ذریعہ دلوں کو ہدایت نصیب ہوئی، فتنوں اور گناہوں کے سیلاب کے بعد، اور آپ ﷺ نے راہ سیدھی کر دی واضح کرنے والے نشانات کی، اسلام کی روشن قندیلوں کی اور چمکتے ہوئے احکام کی، پس آنحضرت ﷺ آپ کے لائق اعتماد امین ہیں، اور آپ کے مخزون علم کے خازن ہیں، اور قیامت کے دن آپ کے مقرر کئے ہوئے گواہ ہیں، اور آپ ﷺ ایسی شخصیت ہیں جن کو آپ نے نعمت بنا کر بھیجا، اور آپ کے رسول برحق ہیں جن کو رحمت بنا کر بھیجا، اے اللہ! اپنی جنت عدن میں آپ ﷺ کو کشادہ جگہ مرحمت فرما، اور آپ ﷺ کو اپنے فضل وکرم سے کئی گنا جزائے خیر عطا فرما، جو آپ ﷺ کے لئے نہایت خوشگوار ہو، ان میں ذرا سی کدورت نہ ہو، آپ ﷺ کو اپنے لائق رشک ثواب کی کامیابی عطا فرما، اور ان پر اپنی بلند پایہ بڑی عطائیں مکرر مبذول فرما، اے اللہ! آپ ﷺ کی عمارت کو تمام عمارت والوں کی عمارتوں سے اونچا کر دے، اور آپ ﷺ کو اپنے پاس نہایت اکرام کا ٹھکانہ اور مہمانی عطا فرما، اور آپ ﷺ کے نور کو پورا کر دے، اور آپ ﷺ کو جزا عطا فرما، جب سے آپ نے آنحضرت ﷺ کو اس طرح مبعوث فرمایا کہ آپ ﷺ کی شہادت مقبول تھی، آپ ﷺ کے ارشادات پسندیدہ تھے، آپ ﷺ عدل کے ساتھ کلام فرماتے تھے، فیصلہ کن بات کہتے تھے، اور پُرعظمت حجت وبرہان کے مالک تھے۔"

اس درود شریف کو حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "قول بدیع" میں علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "مواہب" میں اور حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے "اذکار" میں اسی طرح ذکر کیا ہے مگر "مواہب" میں "بغیر نکل عن قدم

"لا وھن فی عزم" کے الفاظ نہیں ہیں۔

ف: حافظ سخاوی ؒ "قول بدیع" میں لکھتے ہیں کہ "اس حدیث کو طبرانی کے علاوہ ابن ابی عاصم نے، سعید بن منصور نے، طبری اپنی کتاب تھذیب الآثار کی مسند طلحہ میں، ابو جعفر احمد بن سنان قطان نے، یعقوب بن شیبہ نے اخبار علی ؓ میں، ابن فارس نے اور ابن بشکوال نے بھی روایت کیا ہے، اور علامہ ہیثمی فرماتے ہیں کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، مگر سلامہ کی روایت حضرت علی ؓ سے مرسل ہے کیونکہ اس کے مرسل کا سماع حضرت علی ؓ سے معلوم نہیں، نیز اس حدیث کو ابن عبد البر نے دوسری سند سے بطریق ابی بکر بن ابی شیبہ روایت کیا ہے، اور اس حدیث کے آخر میں "برہان عظیم" کے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

(٦٦-أ) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِیْنَ مُطِیْعِیْنَ، وَاَوْلِیَاءَ مُخْلِصِیْنَ، وَرُفَقَاءَ مُصَاحِبِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْہُ مِنَّا السَّلَامَ، وَارْدُدْ عَلَیْنَا مِنْہُ السَّلَامَ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! ہم کو آپ ﷺ کی بات سننے والے، آپ ﷺ کی اطاعت کرنے والے، آپ ﷺ کے مخلص دوست اور آپ ﷺ کے رفقاء مصاحبین بنا، اے اللہ! اور ہماری طرف سے آپ ﷺ کو سلام پہنچا دے، اور آپ ﷺ کے سلام کا جواب ہمیں عطا فرما۔" حافظ سخاوی کا کلام ختم ہوا۔

٦٧- (٢) ...... حافظ سخاوی ؒ نے قول بدیع میں کہا ہے کہ صاحب شفا نے حضرت علی مرتضی ؓ سے روایت کی ہے کہ جب وہ یہ آیت شریفہ تلاوت فرماتے:

(٦٧) ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾.

ترجمہ: ...... "بے شک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر، اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔" (ترجمہ حضرت تھانوی ؒ)

تو کہا کرتے تھے:

(٦٧-أ) لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ رَبِّیْ وَسَعْدَیْکَ، صَلَوَاتُ اللّٰہِ الْبَرِّ الرَّحِیْمِ وَالْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ، وَمَا سَبَّحَ لَکَ مِنْ شَیْءٍ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، الشَّاھِدِ الْبَشِیْرِ، الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ، وَعَلَیْہِ السَّلَامُ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! اے میرے رب! میں آپ کے ارشاد پر لبیک کہتا ہوں اور تعمیل ارشاد کے لئے حاضر ہوں، احسان کرنے والے رحم کرنے والے اللہ کی رحمتیں ہوں، اور ملائکہ مقربین کی اور انبیاء کرام کی، اور صدیقین، شہداء اور صالحین کی، اور وہ تمام چیزیں جو تیری تسبیح کہتی ہیں، اے رب العالمین (ان سب کی دعائے رحمت ہو) حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ پر، جو نبیوں کے خاتم ہیں، رسولوں کے سردار ہیں، متقیوں کے امام ہیں، رب العالمین کے رسول ہیں، گواہی دینے والے، بشارت دینے والے اور آپ کی طرف آپ کے حکم سے بلانے والے ہیں، سراج منیر ہیں اور آپ ﷺ پر سلام ہو۔"

حضرت مصنف ؒ حاشیہ میں "مواہب لدنیہ" سے نقل کرتے ہیں

کہ "روایت کیا گیا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کے اہل بیت آپ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھ چکے تو لوگ نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ کے جنازہ میں کیا پڑھیں، انہوں نے ابن مسعود ؓ سے اس بارے میں سوال کیا، حضرت ابن مسعود ؓ نے فرمایا کہ حضرت علی ؓ سے پوچھو، حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ پہلے یہ آیت شریفہ پڑھو انّ اللہ وملٰئکتہ یصلو ن علی النبی الآیۃ پھر مذکور بالا درود شریف پڑھو۔ یہ روایت زین الدین بن حسین مراغی نے اپنی کتاب "تحقیق النصرہ" میں ذکر کی ہے۔

مواہب لدنیہ میں اس کو وفات نبوی ﷺ کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔

٦٨-(٣) ...... حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ جب وہ آنحضرت ﷺ پر درود شریف بھیجتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے:

(٦٨) اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدِنِ الْكُبْرٰى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا، وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى، كَمَا آتَيْتَ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى.

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کبریٰ قبول فرما، اور آپ کے بلند درجہ کو مزید بلند فرما، اور دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کی ہر درخواست کو منظور فرما، جیسا کہ آپ نے دیا حضرت ابرہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔"

حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قول بدیع میں کہتے ہیں کہ "اس حدیث کو روایت کیا ہے عبد بن حمید نے اپنی مسند میں اور عبد الرزاق اور اسماعیل قاضی نے، اور اس کی سند جید، قوی اور صحیح ہے۔"

(٤) ...... ابن ماجہ نے اپنی سنن میں بطریق موقوف حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے وہ درود شریف روایت کیا ہے جو فصل اول کے

تیس نمبر پر گزر چکا، اور وہاں یہ بھی گزر چکا ہے کہ علماء رحمہم اللہ کا اس کے مرفوع یا موقوف ہونے میں اختلاف ہے، اور اس کی اسناد کا موقوف ہونا معروف ہے۔

٦٩-(٥) ...... عبد الرزاق نے اپنی "جامع" میں ابن طاوس کے طریق سے روایت کیا ہے ابوبکر محمد بن عمرو حزم سے اور انہوں نے ایک صحابی ؓ سے کہ وہ یہ درود شریف پڑھا کرتے ہیں:

(٦٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر اور آپ ﷺ کی ازواج اور ذریت پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر، اور آپ ﷺ کی ازواج اور آپ ﷺ کی ذریت پر، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں بزرگی والے ہیں۔"

ابن طاوس نے اس درود شریف کو نقل کر کے کہتے تھے کہ میرے والد ماجد بھی یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

٧٠-(٦) ...... اسماعیل قاضی نے حضرت یزید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ لوگ یعنی صحابہ وتابعین ان الفاظ سے درود شریف پڑھنا پسند کرتے تھے:

(۷۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ نبی امی علیہ السلام پر۔"

ابو القاسم تیمی نے اپنی "ترغیب" میں حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے زید بن وہب سے فرمایا کہ اے زید! جمعہ کے دن ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا نہ چھوڑو' یہ کہا کرو:

(۷۰-أ) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

حافظ سخاوی ؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں لین (ذرا سی کمزوری) ہے' لیکن اس کی موید وہ حدیث ہے کہ جو ابن شاہین' ابو موسیٰ مدینی' ابن النعمان اور دوسرے حضرات نے انس بن مالک ؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ہزار بار درود شریف پڑھے وہ نہیں مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔

اور ابو عبد الرحمن مقری سے مروی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ خلاد بن کثیر ؒ جب نزع کی حالت میں تھے تو ان کے تکیہ کے نیچے سے ایک رقعہ ملا جس میں لکھا تھا کہ "یہ رقعہ خلاد بن کثیر ؒ کے لئے دوزخ سے برأت کا پروانہ ہے۔" لوگوں نے ان کے اہل خانہ سے پوچھا کہ یہ کیا عمل کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ان کا معمول تھا کہ ہر جمعہ کو ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے' اللھم صل علی النبی الامی"

سخاوی ؒ کا کلام ختم ہوا' و اللہ تعالیٰ اعلم،

۷۱-(۷) ...... قاضی عیاض ؒ نے شفا میں حضرت علی ؓ سے

روایت کی ہے کہ وہ اپنے تشہد میں یہ الفاظ کہا کرتے تھے:

(۷۱) اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، مَنْ غَابَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَھِدَ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ، وَاغْفِرْ لِاَھْلِ بَیْتِہٖ، وَاغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَمَا وَلَدَا وَارْحَمْھُمَا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

ترجمہ: ......"سلام ہو اللہ تعالیٰ کے نبی پر' سلام ہو اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں پر' سلام ہو رسول اللہ پر' سلام ہو حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ پر' سلام ہو ہم پر اور مومن مردوں اور عورتوں پر' جو ان میں سے غائب ہیں اور جو حاضر ہیں' اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کی بخشش فرما' اور آپ ﷺ کی شفاعت کو قبول فرما' اور آپ ﷺ کے اہل بیت کی مغفرت فرما' اور میری اور میرے والدین کی اور ان کی اولاد کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما' سلام ہو آپ ﷺ پر اے نبی' اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔"

اس کو نقل کرکے قاضی عیاض ؒ لکھتے ہیں کہ "اس کی سند پر نظر کرلی جائے" یعنی ثابت ہے یا نہیں؟ اور حافظ سخاوی ؒ قول بدیع میں کہتے ہیں کہ "ولوالدی" کا لفظ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تشہد کی تعلیم کے لئے فرمایا' اپنے والدین کے لئے دعا کے طور پر نہیں' کیونکہ احادیث میں صحیح طور پر ثابت ہے کہ ان کے والد کا انتقال کفر پر ہوا۔

۷۲-(۸) ...... ابن بشکوال نے بسند ضعیف حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے تشہد میں یہ کہا کرتے تھے'

(۷۲) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَةٌ مِّنَ اللهِ ، وَعَلَيْنَا اَنْ نُّصَلِّىَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَنُسَلِّمَ عَلَيْهِ تَسْلِيْمًا ، صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ترجمہ: ...... "سلام ہو آپ پر اے نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ کی جانب سے رحمت وبرکت ہو، اور ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجیں اور خوب خوب سلام بھیجیں، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائیں۔"

۷۳-(۹) ...... حافظ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جب نماز تہجد سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے، پھر آنحضرت ﷺ پر ان الفاظ سے درود شریف پڑھا کرتے تھے:

(۷۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ مَسْئَلَتِكَ ، وَبِاَحَبِّ اَسْمَائِكَ اِلَيْكَ ، وَاَكْرَمِهَا عَلَيْكَ ، وَبِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاسْتَنْقَذْتَنَا بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ ، وَاَمَرْتَنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ، وَجَعَلْتَ صَلَاتَنَا عَلَيْهِ دَرَجَةً وَّكَفَّارَةً وَّلُطْفًا وَّمَنًّا مِّنْ عَطَائِكَ ، فَاَدْعُوْكَ تَعْظِيْمًا لِاَمْرِكَ ، وَاتِّبَاعًا لِوَصِيَّتِكَ ، وَتَنْجِيْزًا لِمَوْعُوْدِكَ ، بِمَا يَجِبُ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فِىْ اَدَاءِ حَقِّهٖ قِبَلَنَا ، وَاَمَرْتَ الْعِبَادَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَرِيْضَةً افْتَرَضْتَهَا ، فَنَسْئَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ وَنُوْرِ عَظَمَتِكَ اَنْ تُصَلِّىَ اَنْتَ وَمَلَائِكَتُكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَصَفِيِّكَ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ بِهٖ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ

دَرَجَتَهٗ ، وَاَكْرِمْ مَقَامَهٗ ، وَثَقِّلْ مِيْزَانَهٗ ، وَاَجْزِلْ ثَوَابَهٗ ، وَاَفْلِحْ حُجَّتَهٗ ، وَاَظْهِرْ مِلَّتَهٗ ، وَاَضِئْ نُوْرَهٗ ، وَاَدِمْ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ ، وَعَظِّمْهُ فِى النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا قَبْلَهٗ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا ﷺ اَكْثَرَ النَّبِيِّيْنَ تَبَعًا ، وَاَكْثَرَهُمْ اَزْرًا ، وَاَفْضَلَهُمْ كَرَامَةً وَّنُوْرًا ، وَاَعْلَاهُمْ دَرَجَةً ، وَاَفْسَحَهُمْ فِى الْجَنَّةِ مَنْزِلًا ، وَاَفْضَلَهُمْ ثَوَابًا ، وَاَقْرَبَهُمْ مَجْلِسًا ، وَاَثْبَتَهُمْ مَقَامًا ، وَاَصْوَبَهُمْ كَلَامًا ، وَاَنْجَحَهُمْ مَسْئَلَةً ، وَاَفْضَلَهُمْ لَدَيْكَ نَصِيْبًا ، وَاَعْظَمَهُمْ فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَةً ، وَاَنْزِلْهُ فِىْ غُرْفَةِ الْفِرْدَوْسِ مِنَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى . اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا ﷺ اَصْدَقَ قَائِلٍ ، وَاَنْجَحَ سَائِلٍ ، وَاَوَّلَ شَافِعٍ ، وَاَفْضَلَ مُشَفَّعٍ ، وَشَفِّعْهُ فِىْ اُمَّتِهٖ شَفَاعَةً يَّغْبِطُ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ، وَاِذَا مَيَّزْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ لِفَصْلِ الْقَضَاءِ فَاجْعَلْ مُحَمَّدًا ﷺ فِى الْاَصْدَقِيْنَ قِيْلًا ، وَالْاَحْسَنِيْنَ عَمَلًا ، وَفِى الْمُهْتَدِيْنَ سَبِيْلًا . اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا لَنَا فَرَطًا ، وَحَوْضَهٗ لَنَا مَوْرِدًا ، اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِىْ زُمْرَتِهٖ ، وَاسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ ، وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ ، وَاجْعَلْنَا فِىْ زُمْرَتِهٖ وَحِزْبِهٖ ، اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ كَمَا اٰمَنَّا بِهٖ وَلَمْ نَرَهٗ ، وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ حَتّٰى تُدْخِلَنَا مُدْخَلَهٗ ، وَتَجْعَلَنَا مِنْ رُّفَقَائِهٖ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ ، وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ نُوْرِ الْهُدٰى ، وَالْقَائِدِ اِلَى

الْخَيْرِ، وَالدَّاعِي إِلَى الرُّشْدِ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، كَمَا بَلَّغَ رِسَالَاتِكَ، وَتَلَا آيَاتِكَ، وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ، وَأَقَامَ حُدُودَكَ، وَوَفَى بِعَهْدِكَ، وَأَنْفَذَ حُكْمَكَ، وَأَمَرَ بِطَاعَتِكَ، وَنَهَى عَنْ مَعَاصِيكَ، وَوَالَى وَلِيَّكَ الَّذِي تُحِبُّ أَنْ تُوَالِيَهُ، وَعَادَى عَدُوَّكَ الَّذِي تُحِبُّ أَنْ تُعَادِيَهُ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ، وَعَلَى رُوحِهِ فِي الْأَرْوَاحِ، عَلَى مَوْقِفِهِ فِي الْمَوَاقِفِ، وَعَلَى مَشْهَدِهِ فِي الْمَشَاهِدِ، وَعَلَى ذِكْرِهِ إِذَا ذُكِرَ، صَلَاةً مِنَّا عَلَى نَبِيِّنَا، اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ كَمَا ذُكِرَ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ، وَعَلَى أَنْبِيَائِكَ الْمُطَهَّرِينَ، وَعَلَى رُسُلِكَ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى حَمَلَةِ عَرْشِكَ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، وَعَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ وَرِضْوَانَ وَمَالِكٍ، وَصَلِّ عَلَى الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ، وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآتِهِمْ أَفْضَلَ مَا آتَيْتَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بُيُوتِ الْمُرْسَلِينَ، وَاجْزِ أَصْحَابَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ الْمُرْسَلِينَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ، وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ

آمَنُوا، رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے بطفیل آپ سے مانگنے جانے والے افضل ترین سوال کے، اور بطفیل آپ کے اس اسم پاک کے جو اپنے اسماء مبارکہ میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب ومکرم ہے، اور بطفیل اس کے جو آپ نے ہم پر احسان فرمایا ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ، اور ان ﷺ کے ذریعہ آپ نے ہمیں گمراہی سے بچالیا، اور آپ نے ہمیں ان پر درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا، اور آپ نے ہمارے درود شریف پڑھنے کو درجہ اور کفارہ اور لطف اور احسان کا ذریعہ بنایا اپنی عطا سے، پس میں آپ سے دعا کرتا ہوں تعظیم کرتے ہوئے آپ کے حکم کی، اور پیروی کرتے ہوئے آپ کی وصیت کی، اور پورا کرنے کے لئے آپ کے موعود کو اس چیز کے ساتھ جو ہم پر ہمارے نبی ﷺ کے لئے آپ ﷺ کے اس حق کے ادا کرنے میں ہمارے ذمہ واجب ہے، اور آپ نے حکم فرمایا بندوں کو آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا بطور فریضہ کے جو آپ نے ان پر فرض کر دیا ہے، پس ہم آپ سے سوال کرتے ہیں آپ کے چہرے کے جلال اور آپ کے نور عظمت کے طفیل کہ آپ اور آپ کے فرشتے رحمت بھیجیں حضرت محمد ﷺ پر، جو آپ کے بندے، آپ کے رسول، آپ کے نبی اور آپ کے برگزیدہ ہیں، افضل سے افضل رحمت جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی بھیجی ہو۔ بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! آپ ﷺ کے درجہ کو بلند فرما، آپ ﷺ کے مقام کی تکریم فرما، آپ ﷺ کی میزان کو بھاری فرما، آپ ﷺ کو ثواب عظیم عطا فرما، آپ ﷺ کی حجت کو غالب کر، آپ ﷺ کی ملت کو ظاہر فرما، آپ ﷺ کے نور کو روشن فرما، آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت کو ایسی چیز پر ہمیشہ قائم ودائم رکھ جس سے آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی

ہوں۔ اور آپ ﷺ کو عظمت عطا فرما ان انبیاء کرام میں جو آپ
ﷺ سے پہلے ہو گزرے۔ اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو ایسا بنا کہ
آپ ﷺ کے پیروکار تمام نبیوں سے زیادہ ہوں' آپ ﷺ کی
طاقت ان سب سے بڑھ کر ہو' آپ ﷺ کی کرامت اور نور ان
سب سے افضل ہو' آپ ﷺ کا درجہ ان سب سے اونچا ہو' جنت
میں آپ ﷺ کی منزل ان سب سے کشادہ ہو' آپ ﷺ ان سب
سے ثواب میں افضل ہوں' مجلس میں سب سے اقرب ہوں' مقام میں
سب سے ثابت قدم ہوں' کلام میں سب سے زیادہ درست گو ہوں'
سوال میں سب سے زیادہ کامیاب ہوں' تیرے پاس آپ ﷺ کا
حصہ سب سے افضل ہو' تیرے پاس کی چیزوں میں سب سے زیادہ
رغبت رکھنے والے ہوں' اور فردوس بریں کے اعلی ترین بالاخانوں
میں آپ ﷺ کو اتار۔ اے اللہ! بنا حضرت محمد ﷺ کو سب سے زیادہ
سچ کہنے والے' سب سے زیادہ کامیاب سوال کرنے والے' سب سے
پہلے شفاعت کرنے والے اور سب سے افضل جس کی شفاعت قبول
کی گئی ہو۔ اور آپ ﷺ کو شفیع بنا آپ ﷺ کی امت کے حق میں'
ایسی شفاعت کے ساتھ جس پر اولین و آخرین رشک کریں' اور جب
آپ' اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے چھانٹی کریں تو
حضرت محمد ﷺ کو ان لوگوں میں سے بنا جو سب سے زیادہ سچ کہنے
والے ہوں' سب سے زیادہ نیکو کار ہوں اور سب سے زیادہ راہ
ہدایت پانے والے ہوں' اے اللہ! ہمارے نبی ﷺ کو ہمارے لئے
پیش رو بنا' اور آپ ﷺ کے حوض کو ہماری حاضری کی جگہ بنا' اے
اللہ! آپ ﷺ کے گروہ اور آپ کی جماعت میں ہمارا حشر فرما' ہمیں
آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق ارزانی فرما' ہمیں آپ ﷺ
کی ملت پر وفات دے' اے اللہ! ہمیں اور ہمارے نبی ﷺ کو جمع کر
دیجئے' جیسا کہ ہم آپ ﷺ پر ایمان لائے ہیں اور آپ ﷺ کی

زیارت نہیں کی۔ اور ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان جدائی نہ ہو
یہاں تک آپ ہمیں داخل فرما دیں آنحضرت ﷺ کے داخل
ہونے کی جگہ (بہشت میں) اور ہمیں آپ ﷺ کے رفقاء میں شامل
فرما دیجئے نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور صالحین کے ساتھ' اور کیا ہی
خوب رفیق ہیں یہ حضرات۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد
ﷺ پر جو ہدایت کے نور ہیں' خیر کے قائد ہیں' رشد کی دعوت دینے
والے ہیں' نبی رحمت ہیں' متقیوں کے امام ہیں' اور رب العالمین
کے رسول ہیں' جیسا کہ آپ ﷺ نے پہنچائے آپ کے پیغامات' اور
تلاوت کی آپ کی آیات کی' اور خیر خواہی کی آپ کے بندوں کی'
اور قائم کیں آپ کی حدود' اور وفا کیا آپ کا عہد' اور نافذ کیا آپ
کا حکم' اور حکم دیا آپ کی اطاعت کا' اور منع کیا آپ کی نافرمانیوں
سے' اور دوستی رکھی آپ کے دوست سے' جس کی دوستی کو آپ
محبوب رکھتے ہیں' اور دشمنی کی آپ کے دشمن سے' جس سے دشمنی
کو آپ محبوب رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائیں حضرت محمد
ﷺ پر۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما آپ ﷺ کے جسد مبارک پر
اجساد میں' اور آپ ﷺ کی روح مبارک پر ارواح میں' اور آپ
ﷺ کے ٹھہرنے کی جگہ پر مواقف میں اور' آپ ﷺ کی حاضری کی
جگہ پر مشاہد ہیں' اور آپ ﷺ کے ذکر پر جب کہ آپ ﷺ کا ذکر
کیا جائے۔ درود و سلام ہو ہماری جانب سے ہمارے نبی ﷺ پر۔
اے اللہ! پہنچا دے آپ ﷺ کو ہمارا سلام' جب کہ آپ ﷺ کا ذکر
کیا جائے۔ "و السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔"
اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے مقرب فرشتوں پر' اپنے پاک نبیوں
پر' اپنے بھیجے ہوئے رسولوں پر' اپنے عرش کے حاملین پر' سب پر۔
جبریل و میکائیل اور اسرافیل پر اور ملک الموت پر' اور رضوان اور
مالک پر' اور رحمت بھیج کرام کاتبین پر' اور اپنے نبی ﷺ کے اہل

بیت پر، اور ان کو عطا کر سب سے افضل چیز جو آپ نے عطا فرمائی ہو انبیاء کرام میں سے کسی کے اہل بیت کو، اور جزا دے اپنے نبی ﷺ کے اصحاب کو سب سے افضل جزا جو آپ نے عطا فرمائی ہو انبیاء کرام میں سے کسی کے اصحاب کو، اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور مومن مردوں اور عورتوں کی، زندوں کی بھی اور مردوں کی بھی، اور مغفرت فرما ہمارے ان بھائیوں کی، جو ہم سے پہلے گزر چکے ایمان کے ساتھ، اور نہ ڈال ہمارے دلوں میں کینہ ان لوگوں کی جانب سے جو ایمان لائے ہیں، اے پروردگار، آپ بہت ہی شفیق ہیں، بہت رحم کرنے والے ہیں۔"

۷۴- (۱۰) ...... امام محمد بن نصر مروزی نے کتاب الوتر میں بسند صحیح وہیب بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ایوب بن بشیر رضی اللہ عنہ، جو صغار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے، قنوت وتر کے بعد آخری عشرہ رمضان میں یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے:

(۷۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُه.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما، حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ اے اللہ! برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں؛ اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو آپ کے بندے اور رسول ہیں، سلام ہو آپ ﷺ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی

برکتیں۔"

۷۵- (۱۱) ...... نمیری نے امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ حضرات صحابہ کرام مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ کہا کرتے تھے:

(۷۵) صَلَّی اللهُ تَعَالٰی وَمَلَائِکَتُه عَلٰی مُحَمَّدٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ.

ترجمہ: ......"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمتیں بھیجیں حضرت محمد ﷺ پر، سلام ہو آپ ﷺ پر اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت۔"

۷۶- (۱۲) ...... حافظ ابن بشکوال نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز ادا کرے، اور اٹھنے سے پہلے اسیّ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، اس کے اسیّ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کے لئے اسیّ سال کی عبادت لکھی جائے گی:

(۷۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَعَلٰی آلِه وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا.

ترجمہ: ......"اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو نبی امی ہیں، اور آپ ﷺ کی آل پر، اور سلام نازل فرما خوب سلام بھیجنا۔"

ابن بشکوال نے یہ حدیث سہل بن عبد اللہ سے بھی روایت کی ہے مگر اس میں "تسلیما" کا لفظ نہیں۔

۷۷- (۱۳) ...... ابوبکر حفص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ خطبۂ نکاح میں یہ کہا کرتے تھے:

(۷۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ، وَصَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ.

ترجمہ : ......"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اور رحمت نازل ہو رسول اللہ ﷺ پر، اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائیں حضرت محمد ﷺ پر۔"

اس کے بعد باقی خطبہ نکاح پڑھتے تھے۔

دوسری قسم

وہ کیفیات صلوٰۃ جو تابعین رحمہم اللہ علیہم سے منقول ہیں اور وہ دس ہیں۔

۷۸-(۱) ...... حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب وہ درود شریف پڑھتے تھے تو یہ الفاظ کہا کرتے تھے، جب کہ دوسرے لوگ سنتے تھے:

(۷۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِی الْأَوَّلِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِی الْآخِرِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَابًّا فَتِيًّا، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَهْلًا مَّرْضِيًّا، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلًا نَبِيًّا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى تَرْضٰى، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بَعْدَ الرِّضٰى، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ أَبَدًا أَبَدًا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَرَدْتَ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِكَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رِضٰى نَفْسِكَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ زِنَةَ عَرْشِكَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

مِدَادَ كَلِمَاتِكَ الَّتِیْ لَا تَنْفَدُ. اَللّٰهُمَّ وَأَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ، وَأَفْلِحْ حُجَّتَهٗ، وَأَبْلِغْهُ مَأْمُوْلَهٗ فِیْ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَأُمَّتِهٖ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّثْلَ ذٰلِكَ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِّثْلَ ذٰلِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِی اللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِی النَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِی الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الصَّلَاةَ التَّامَّةَ، وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ السَّلَامَ التَّامَّ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ أَبَدَ الْأَبِدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْأَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْهِرَاوَةِ وَالْجِهَادِ وَالْمَغْنَمِ، صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْمِيْرِ، صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا، وَالْآيَاتِ الْمُعْجِزَاتِ، وَالْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ، وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ، وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ، وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُوْدِ، لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْدِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

ترجمہ :......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اولین میں، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر آخرین میں، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر قیامت تک، اے اللہ، رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر درآن حالیکہ آپ نوجوان تھے، اور رحمت نازل فرما، حضرت محمد ﷺ پر درآں حالیکہ آپ پختہ عمر کے پسندیدہ اخلاق تھے، اور رحمت نازل فرما، حضرت محمد ﷺ پر درآنحالیکہ آپ رسول نبی تھے، اے اللہ! رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر یہاں تک کہ آپ راضی ہو جائیں، اور رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر اپنے راضی ہونے کے بعد بھی، اور رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ نے ان پر رحمت بھیجنے کا حکم فرمایا ہے، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ چاہتے ہیں کہ ان پر رحمت بھیجی جائے، اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر بہ تعداد اپنی مخلوق کے، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اپنی رضا کے بقدر، اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اپنے عرش کے وزن کے برابر، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اپنے نہ ختم ہونے والے کلمات کی روشنائی کے مطابق، اے اللہ! آنحضرت ﷺ کو مقام وسیلہ، فضل اور فضیلت اور درجہ رفیعہ عطا فرما، اے اللہ! آنحضرت ﷺ کی برہان کو عظمت دے، آپ ﷺ کی حجت کو کامیاب بنا، آپ ﷺ کے اہل بیت اور امت کے بارے میں آپ ﷺ کی مراد پوری فرما، اے اللہ نازل فرما اپنی عنایتیں، اپنی برکتیں، اپنی شفقت اور اپنی رحمت حضرت محمد ﷺ پر، جو آپ کے محبوب اور برگزیدہ ہیں، اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر جو پاک اور پاکیزہ ہیں۔ اے اللہ! رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر، اس سے افضل رحمت جو آپ نے بھیجی ہو اپنی مخلوق میں سے کسی پر، اور برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اسی کی مثل، اور رحم فرما حضرت محمد ﷺ پر اسی کی مثل، اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر رات میں جب وہ ڈھانک لے، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر دن میں جب وہ روشن ہو جائے، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر آخرت میں اور دنیا میں، اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر کامل رحمت، اور سلام نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر کامل سلام، اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو خیر کے امام خیر کے قائد اور رسول رحمت ہیں۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو نبی امی ہیں، عربی، قریشی، ہاشمی، ابطحی، تہامی، مکی ہیں، صاحب تاج وعصا، صاحب جہاد وغنیمت، صاحب خیر وغلہ، صاحب سرایا وعطایا، صاحب آیات ومعجزات وعلامات باہرات ہیں، صاحب مقام محمود، صاحب حوض مورود اور صاحب شفاعت وسجود ہیں، رب محمود کے سامنے۔ اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، بہ تعداد ان لوگوں کے، جو آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجیں، اور بہ تعداد ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر صلوٰۃ نہ بھیجیں۔"

۹۷۔ (۲) ...... نمیری نے حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمۃ سے، جو اکابر تابعین میں سے ہیں، روایت کیا ہے کہ وہ جب آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھتے تھے تو یوں کہتے تھے:

(۷۹) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ، عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه ومَغْفِرَةُ اللهِ وَرِضْوَانُه. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا مِّنْ أَكْرَمِ عِبَادِكَ عَلَيْكَ، وَمِنْ أَرْفَعِهِمْ عِنْدَكَ دَرَجَةً، وَأَعْظَمِهِمْ خَطَرًا، وَأَمْكَنِهِمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةً، اَللّٰهُمَّ أَتْبِعْهُ مِنْ أُمَّتِه وَذُرِّيَّتِه مَا تَقَرُّ بِه عَيْنُه، وَاجْزِه عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِه، وَاجْزِ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ

خیرًا، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! مبذول فرما اپنی رحمتیں اور برکتیں حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے مبذول فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں؛ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں، اور مغفرت اور رضامندی۔ اے اللہ! بنایئے حضرت محمد ﷺ کو ان حضرات میں سے جو آپ کے بندوں میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہیں، اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ بلند درجہ ہیں، اور سب سے زیادہ شان والے ہیں، اور سب سے زیادہ آپ کے یہاں شفاعت کرنے والے ہیں، اے اللہ! اور آپ ﷺ کے تابع بنا آپ ﷺ کی امت اور ذریت میں سے جس قدر کہ آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، اور آپ ﷺ کو ہماری طرف سے بہتر سے بہتر جزا عطا فرما جو آپ نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہو، اور تمام انبیاء کرام کو بہترین جزاء عطا فرما، اور سلام ہو رسولوں پر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب ہے سارے جہانوں کا۔"

۸۰۔ (۳) ...... نیز نمیری نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ پر یہ درود شریف پڑھتے تھے:

(۸۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ، وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ : ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، اور آپ ﷺ کے احباب پر، اور آپ ﷺ کی اولاد پر، اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر اور آپ ﷺ کی ذریت پر،

اور آپ ﷺ سے محبت رکھنے والوں پر، اور آپ ﷺ کے پیروکاروں پر، اور آپ ﷺ کے گروہ پر، اور ہم پر بھی ان کے ساتھ۔ اے ارحم الراحمین۔"

۸۱۔ (۴) ...... قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے "شفا" میں امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ آنحضرت ﷺ کے حوض کوثر سے بڑے پیمانے کے ساتھ پانی نوش کرے اس کو چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھا کرے:

(۸۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ، وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ : ......" اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر، آپ ﷺ کی اولاد و ازواج پر، آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت پر، آپ ﷺ کے اصہار و انصار پر، اور آپ ﷺ کے گروہ پر، آپ ﷺ سے محبت رکھنے والوں پر، آپ ﷺ کی امت پر، اور ان کے ساتھ ہم سب پر بھی، اے ارحم الراحمین"۔

۸۲۔ (۵)...... حسن بن عَرَفہ اور نمیری نے حضرت حسن بصری کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اذان سنے اس کے جواب میں وہی اذان کے کلمات کہے، پھر جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے تو یہ دعا پڑھے:

(۸۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَاَبْلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ فِى الْجَنَّةِ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! جو مالک ہے اس سچی دعوت کا، اور قائم

ہونے والی نماز کا، رحمت نازل فرما اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر، اور پہنچا آپ کو مقام وسیلہ پر جنت میں۔"

اللہ تعالیٰ اس کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت میں داخل کریں گے

۸۳- (۶) نمیری نے طلحہ بن مصرف سے، جو اکابر تابعین میں سے تھے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کی ہے کہ وہ آخری تشہد کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

(٨٣) أَعْبُدُ اللهَ رَبِّيْ وَلَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، اَللهُ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُهُ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَدْعُو اللهَ وَأَدْعُو الرَّحْمٰنَ وَأَدْعُوْكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ، رَبِّ أَسْأَلُكَ رِضْوَانَكَ وَالْجَنَّةَ، رَبِّ ارْضَ عَنِّيْ وَأَرْضِنِيْ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَعَرِّفْهَا لِيْ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ جَمِيْعًا كُلَّهَا، وَتُبْ عَلَيَّ وَقِنِيْ عَذَابَ النَّارِ، رَبِّ ارْحَمْ وَالِدَيَّ كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ، إِنَّكَ تَعْلَمُ مُتَقَلَّبَهُمْ وَمَثْوَاهُمْ.

ترجمہ: ......"میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، اللہ تعالیٰ میرا رب ہے، میں اس کا بندہ ہوں، اے رب! مجھے شکر گزار بندوں میں شامل فرما، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو رب ہے تمام جہانوں کا، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں، میں رحمٰن سے دعا کرتا ہوں، اے اللہ! میں

آپ کے تمام اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کرتا ہوں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ پاک ہیں، کہ رحمت نازل فرمایئے حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں، اور سلام ہو آپ ﷺ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت، اے اللہ! میں آپ سے مانگتا ہوں آپ کی رضامندی اور جنت، اے میرے رب! تو مجھ سے راضی ہو جا اور مجھ کو راضی کر دے، اور مجھے جنت میں داخل کر دے، اور مجھے اس کی پہچان کرا دے، اے میرے رب! میرے تمام گناہ بخش دے، میری توبہ قبول فرما، اور مجھے دوزخ کے عذاب سے بچا، اے میرے رب! میرے والدین پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے میری پرورش کی میرے بچپن میں، اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور مومن مردوں اور عورتوں کی، جس دن قائم ہو گا حساب، بے شک آپ جانتے ہیں ان کے لوٹنے کی جگہ کو اور ان کے ٹھکانے کو۔"

۸۴- (۷) ...... ابن بشکوال نے ابن وضاح کے طریق سے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص جمعرات کو عصر کے بعد یہ درود شریف پڑھا کرے:

(٨٤) اَللّٰهُمَّ رَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ، اِقْرَأْ مُحَمَّدًا مِّنِّي السَّلَامَ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! جو رب ہے شہر حرام کا، مشعر حرام کا، رکن اور مقام کا اور رب ہے حل و حرم کا، حضرت محمد ﷺ کو میرا سلام پہنچا دے۔"

حق تعالیٰ شانہ ایک فرشتے کو مقرر فرما دیتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ! فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ کو سلام بھجوایا ہے۔

٨٥- (٨) ...... علامہ حلیمی شافعی اپنی کتاب "منہاج" میں کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ ؒ نے فرمایا کہ میں نے طویل مدت تک جو ستر سال سے زیادہ ہے، لوگوں کو یعنی تابعین کو بیت اللہ کے طواف میں یہ درود شریف پڑھتے ہوئے سنا:

(٨٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت فرما حضرت محمد ﷺ اور ہمارے باپ حضرت ابراہیم ؑ پر۔"

٨٥- الف۔ ...... حلیمی کہتے ہیں کہ یہ درود شریف اس شخص کو پڑھنا چاہئے جو ابراہیم ؑ کی اولاد سے ہو، لیکن جو شخص کہ ان کی اولاد سے نہ ہو اس کو یہ کہنا چاہئے:

(٨٥-أ) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے نبی حضرت محمد ﷺ پر اور اپنے خلیل حضرت ابراہیم ؑ پر۔"

حلیمی کہتے ہیں کہ یہ بہتر ہے، کیونکہ مناسک حج حضرت ابراہیم ؑ کی میراث ہیں، بیت اللہ شریف ان کا تعمیر کردہ ہے، اور تلبیہ کہنا ان کی دعا کی قبولیت کا ثمرہ ہے۔

٨٦- ...... حافظ سخاوی ؒ "قول بدیع" میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ وہ ملتزم میں، باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان نماز ادا فرماتے، پھر یہ دعا کرتے:

(٨٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آدَمَ بَدِيْعِ فِطْرَتِكَ، وَلِسَانِ قُدْرَتِكَ،

وَالْخَلِيْفَةِ فِيْ بَسِيْطَتِكَ، وَعَبْدٍ لَّكَ، وَمُسْتَعِيْذٍ بِذِمَّتِكَ مِنْ مَتِيْنِ عُقُوْبَتِكَ، وَسَاحِبِ شَعْرِ رَأْسِهِ تَذَلُّلًا فِيْ حَرَمِكَ لِعِزَّتِكَ، وَمُنْشَأٍ مِّنَ التُّرَابِ، فَنَطَقَ اِعْرَابًا بِوَحْدَانِيَّتِكَ، وَاَوَّلِ مُجْتَبًى (١) لِّلتَّوْبَةِ بِرَحْمَتِكَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى ابْنِهِ الْخَالِصِ مِنْ صَفْوَتِكَ الْعَابِدِ الْمَامُوْنِ عَلٰى مَكْنُوْنِ سَرِيْرَتِكَ، بِمَا اَوْلَيْتَهُ مِنْ نِّعْمَتِكَ وَمَعُوْنَتِكَ، وَعَلٰى مَنْ بَيْنَهُمَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالْمُكْرَمِيْنَ، وَاَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ لَا يَعْلَمُهَا اَحَدٌ دُوْنَكَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت آدم ؑ پر، جو آپ کی تخلیق کا عجیب نمونہ ہے، آپ کی قدرت کی زبان میں، آپ کی زمین پر خلیفہ ہیں، آپ کی بندگی بجا لانے والے ہیں، آپ کے ذمہ کی پناہ لینے والے ہیں آپ کے مضبوط عذاب سے بچنے کے لئے، آپ کی عزت کے سامنے آپ کے حرم میں تذلل اختیار کرتے ہوئے اپنے سر کے بالوں کو گھسیٹنے والے ہیں۔ اور مٹی سے پیدا کئے جانے والے ہیں، پس انہوں نے کلام فرمایا آپ کی وحدانیت کو بیان کرتے ہوئے، اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے آپ کی رحمت سے توبہ کے

---

(١) یہ لفظ ٹھیک سے سمجھ نہیں آیا، مصنفؒ نے مُجتبیٰ لکھا ھے، اور قول بدیع کے دو تین نسخے دیکھے ان میں مختمی لکھا ھے، مگر یہ دونوں یہاں جوڑ نہیں رکھتے، غالبًا لفظ کے نقل کرنے میں تصحیف ہوئی ھے، طویل غور وفکر کے بعد یوں سمجھ میں آیا کہ یا تو یہ لفظ مُجیرء ھے یا مُجتبیٰ، بہرحال اہل علم اگر صحیح لفظ سے آگاہ فرمائیں تو کرم ہوگا۔ مترجم

دامن میں پناہ لی، اور رحمت نازل فرما ان کے بیٹے (حضرت محمد ﷺ) پر، جو آپ کے برگزیدہ بندوں میں خاص چنے ہوئے بندے ہیں، آپ کی عبادت کرنے والے، آپ کے پوشیدہ رازوں کے امین ہیں، اس وجہ سے کہ آپ نے ان کو اپنی خاص نعمت ومدد سے نوازا، اور ان دونوں حضرات کے درمیان جو نبی، صدیق، شہداء اور بزرگ حضرات ہوئے ہیں ان سب پر اپنی رحمت نازل فرما، یا اللہ! میں آپ سے اپنی اس حاجت کا سوال کرتا ہوں، جو یا تو مجھے معلوم ہے یا آپ کو، آپ کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا، اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر اور سلام بھیجے خوب سلام۔"

۸۷۔ (۱۰) عتبی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک عزیز خاتون کے نکاح کا خطبہ پڑھا، پس اس کے شروع میں یہ الفاظ کہے:

(۸۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِی الْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ.

ترجمہ: ...... "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، جو عزت وکبریائی کا مالک ہے، اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے حضرت محمد خاتم الانبیاء ﷺ پر۔"

اس کے بعد باقی خطبہ نکاح پورا کیا۔

چوتھی فصل

درود شریف کے ان الفاظ وکیفیات کے بیان میں، جو صحابہ ؓ وتابعین ؒ کے علاوہ دیگر علمائے راسخین اور پہلے بزرگوں سے منقول ہیں، اور یہ کسی معین تعداد میں منحصر نہیں، لیکن اس رسالے میں بارہ کیفیات ذکر کی جاتی ہیں۔

۸۸۔ (۱) ابن بشکوال اور نمیری نے ابوالحسن کرخی سے، جو حضرت معروف کرخی کے مصاحب ہیں، نقل کیا ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ان الفاظ سے آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھا کرتے تھے:

(۸۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْآخِرَةِ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِّلْءَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ایسی رحمت نازل فرما جس سے دنیا بھر جائے اور جس سے آخرت بھر جائے، اور حضرت محمد ﷺ پر ایسی برکتیں نازل فرما جن سے دنیا بھر جائے اور جن سے آخرت بھر جائے، اور حضرت محمد ﷺ پر ایسا رحم فرما جس سے دنیا بھر جائے اور جس سے آخرت بھر جائے، اور سلام بھیج حضرت محمد ﷺ پر جس سے دنیا بھر جائے، اور جس سے آخرت بھر جائے۔"

۸۹۔ (۲) ...... نمیری نے حضرت ابو محمد عبداللہ موصلی سے، جو ابن مسہر کے نام سے معروف ہیں اور جو فاضل بزرگ تھے، نقل

کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہو کہ ایسے طریقہ سے اللہ تعالیٰ
کی حمد کرے جو اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین اور اہل آسمان و زمین
سے بہتر ہو، اور چاہتا ہو کہ ایسے طریقہ سے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے جو
تمام اہل ایمان کے درود شریف سے بہتر ہو، اور یہ چاہتا ہو کہ حق تعالیٰ
شانہ کی بارگاہ میں ایسے طریقہ سے سوال کرے جو تمام مخلوق کے سوال سے
بہتر ہو اس کو چاہئے کہ یہ کہا کرے:

(۸۹) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَنْتَ أَهْلُه، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا
أَنْتَ أَهْلُه، وَافْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُه، فَإِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ
الْمَغْفِرَةِ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! آپ کے لئے حمد ہے جیسا کہ آپ اس کے
اہل ہیں، پس آنحضرت ﷺ پر ایسی رحمت نازل فرمایئے جس کے
آپ اہل ہیں، اور ہمارے ساتھ وہ معاملہ فرمایئے جس کے آپ اہل
ہیں، کیونکہ آپ اس کے اہل ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے، اور
مغفرت کے اہل ہیں۔"

۹۰۔ (۳) ...... حافظ سخاوی ؒ فرماتے ہیں کہ درج ذیل درود
شریف امام شافعی ؒ سے منقول ہے، جس کو انہوں نے اپنے "رسالہ"
کے خطبہ میں ذکر فرمایا ہے:

(۹۰) صَلَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ،
وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ،
أَفْضَلَ وَأَكْثَرَ وَأَزْكٰى مَا صَلّٰى عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِه، وَزَكَّانَا بِالصَّلَاةِ
عَلَيْهِ أَفْضَلَ مَا زَكّٰى أَحَدًا مِّنْ أُمَّتِه، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ

اللهِ وَبَرَكَاتُه، وَجَزَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزٰى مُرْسَلًا عَمَّنْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ، فَإِنَّهُ أَنْقَذَنَا بِهِ مِنَ الْهَلَكَةِ، وَجَعَلَنَا فِيْ خَيْرِ أُمَّةٍ
أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، دَائِنِيْنَ بِدِيْنِهِ الَّذِي ارْتَضٰى، وَاصْطَفٰى لَهُ
مَلَائِكَتَه وَمَنْ أَنْعَمَ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِه، فَلَمْ تَمَسَّ بِنَا نِعْمَةٌ ظَهَرَتْ وَلَا
بَطَنَتْ فَلَنَا حَظٌّ بِهَا فِيْ دِيْنٍ وَّدُنْيَا وَدُفِعَ عَنَّا بِهَا مَكْرُوْهٌ فِيْهِمَا وَفِيْ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا إِلَّا وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبُهَا الْقَائِدُ
إِلٰى خَيْرِهَا، وَالْهَادِيْ إِلٰى رُشْدِهَا، الزَّائِدُ عَنِ الْهَلَكَةِ وَمَوَارِدِ
السُّوْءِ فِيْ خِلَافِ الرُّشْدِ، الْمُنَبِّهُ لِلْأَسْبَابِ الَّتِيْ تُوْرِدُ الْهَلَكَةَ،
الْقَائِمُ بِالنَّصِيْحَةِ فِي الْإِرْشَادِ وَالْإِنْذَارِ مِنْهَا، وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِه وَسَلَّمَ كَمَا صَلّٰى عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ
إِبْرَاهِيْمَ إِنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: ......"اللہ عزوجل رحمت نازل فرمائے ہمارے نبی حضرت محمد
ﷺ پر، جب کبھی آپ کا ذکر کریں ذکر کرنے والے، اور غافل ہوں
آپ ﷺ کے ذکر سے غافل لوگ، اور اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے آپ
ﷺ پر اولین میں اور آخرین میں، اس سے افضل اور اکثر جو اللہ تعالیٰ
نے نازل فرمائی ہو اپنی مخلوق میں سے کسی پر، اور ہمیں پاک فرمائے
درود شریف کی برکت سے، سب سے افضل جو پاک کیا ہو کسی کو آپ
ﷺ کی امت میں سے، آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام ہو، اور اللہ تعالیٰ کی
رحمتیں اور برکتیں ہوں، اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اس سے بہتر جزا
دے جو کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے دی گئی ہو، کیونکہ اللہ
تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ ہی کے طفیل ہلاکت سے نکالا، اور ہمیں

خیرامت میں سے بنایا، جو لوگوں کے (نفع) کے لئے نکالی گئی ہے، ہم
اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ دین کو اختیار کئے ہوئے ہیں جس کے لئے
اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنے فرشتوں کو اور ان بندوں کو جن پر انعام
فرمایا اپنی مخلوق میں سے، پس ہم کو کوئی ظاہری یا باطنی نعمت نہیں
پہنچتی کہ ہمارے لئے اس میں حصہ ہو دین میں یا دنیا میں، اور اس
نعمت کے ذریعہ کسی مکروہ کو دفع کیا جائے دین و دنیا دونوں میں یا ان
میں سے کسی ایک میں، مگر حضرت محمد ﷺ ہی اس کا سبب ہیں، جو
اس کے خیر کی طرف قائد ہیں، اور جو اس کے رشد اور بھلائی کی
طرف رہنمائی کرنے والے ہیں، اور جو ہلاکت سے اور خلاف رشد
برائی کے موقعوں سے ہٹانے والے ہیں، ان اسباب پر تنبیہ کرنے
والے ہیں جو ہلاکت میں ڈالتے ہیں، رہنمائی کرنے اور ڈرانے میں
نصیحت وخیر خواہی کا حق ادا کرنے والے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہمارے
آقا حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر صلوٰۃ وسلام نازل
فرمائے، جیسا کہ اس نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور
آل ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک وہ لائق حمد ہے، بزرگی والا ہے۔"

۹۱- (۴) ...... حافظ سخاوی علیہ الرحمۃ "قول بدیع" میں کہتے ہیں کہ
مروی ہے کہ جو شخص خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہو وہ
یہ درود شریف پڑھے:

(۹۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ
آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم آپ ﷺ پر درود شریف بھیجا کریں،

اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جس کے آپ ﷺ اہل
ہیں، اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ
محبوب رکھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں آنحضرت ﷺ کے لئے۔"

پس جو شخص اس درود شریف کو بعدد طاق پڑھے اسے خواب میں
زیارت نصیب ہو، اور مناسب ہے کہ اس کے ساتھ اس درود شریف کا
بھی اضافہ کرے:

(۹۱-أ) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما روح محمد ﷺ پر ارواح میں،
اور جسد محمد ﷺ پر اجساد میں، اور قبر محمد ﷺ پر قبور میں۔"
سخاوی کا کلام ختم ہوا۔

یہ ضعیف عرض کرتا ہے کہ یہ دوسرا درود شریف فصل اول کے نمبر
۲۵ پر گزر چکا ہے، اور وہاں پر یہ ذکر بھی آچکا ہے کہ یہ درود شریف
خواب میں زیارت نبوی ﷺ کے لئے مفید ہے۔

۹۲- (۵) ...... دینوری نے 'مجالسہ' میں اور نمیری نے یوسف بن
اسباط سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اقامت
سننے کے وقت آدمی کو یہ درود شریف پڑھنا چاہئے:

(۹۲) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْمُسْتَمِعَۃِ الْمُسْتَجَابِ لَھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَّزَوِّجْنَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! اے رب اس دعوت کے جو سنی گئی اور جس
کو قبول کیا گیا، رحمت نازل فرمایئے حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد

ﷺ پر، اور ہماری شادی کر دیجئے حور عین سے۔"

اور اگر کوئی شخص اس وقت یہ درود شریف نہ پڑھے تو حورانِ بہشتی کہتی ہیں کہ عجیب آدمی ہے جو ہم سے بے رغبت ہے۔

۹۳- (۶) ...... حافظ ابن نعیم نے "حلیہ" میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم قدس اللہ تعالیٰ سرہ ہر جمعہ کی صبح کو دعا کیا کرتے تھے، اور دعا کے دوران یہ الفاظ کہتے تھے:

(۹۳) وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِه وَسَلَّمَ كَثِيرًا خَاتَمَ كَلَامِي وَمِفْتَاحَه، وَعَلٰى أَنْبِيَائِه وَرُسُلِه أَجْمَعِينَ، آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَوْرِدْنَا حَوْضَهُ وَاسْقِنَا بِكَأْسِه مَشْرَبًا رَوِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِه غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِثِينَ وَلَا مُرْتَابِينَ وَلَا مَقْبُوحِينَ وَلَا مَغْضُوبًا عَلَيْنَا وَلَا ضَالِّينَ.

ترجمہ: ......"اور رحمت فرمائے اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر اور بکثرت سلام نازل فرمائے، یہی میرے کلام کا خاتمہ ہے، اور یہی اس کا آغاز ہے، اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اپنے تمام نبیوں اور رسولوں پر، آمین یا رب العالمین، اے اللہ! ہمیں آنحضرت ﷺ کے حوض کوثر پر لے جایئے، اور ہمیں آپ ﷺ کے جام سے ایسا مشروب پلایئے جو سیراب کرنے والا ہو، خوشگوار ہو، مزے دار ہو، جس کے بعد ہمیں کبھی پیاس نہ لگے، اور ہمیں آپ ﷺ کے گروہ میں اٹھایئے، درآنحالیکہ ہم نہ رسوا ہوں، نہ عہد شکنی کرنے والے، نہ شک میں پڑنے والے، نہ برائی سے یاد کئے گئے، نہ ہم پر غضب ہو، نہ گمراہ ہوں۔"

۹۴- (۷) ...... اسماعیل قاضی نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ وہ

نماز جنازہ میں آنحضرت ﷺ بلکہ تمام انبیاء اور ملائکہ مقربین پر ان الفاظ میں درود شریف پڑھتے تھے:

(۹۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَنْبِيَائِكَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ، وَأَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، مِنْ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت بھیج اپنے انبیاء مرسلین اور ملائکہ مقربین پر، خواہ وہ آسمان والے ہوں یا زمین والے، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔"

۹۵- (۸) ...... حافظ سخاوی کہتے ہیں کہ جب زیارت کرنے والا آنحضرت ﷺ کے روضہ مطہرہ کی زیارت کو آئے تو مواجہ شریفہ کے سامنے کھڑا ہو کر کہے:

(۹۵) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَصْحَابِكَ أَجْمَعِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَسَائِرِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، جَزَاكَ اللهُ

تَعَالٰی عَنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ، وَرَسُوْلًا عَنْ أُمَّتِہٖ، وَصَلّٰی عَلَیْکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ، وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ، وَصَلّٰی عَلَیْکَ فِی الأَوَّلِیْنَ، وَصَلّٰی عَلَیْکَ فِی الآخِرِیْنَ، أَفْضَلَ وَأَکْمَلَ وَأَطْیَبَ مَا صَلّٰی عَلٰی أَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِیْنَ، کَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِکَ مِنَ الضَّلَالَۃِ، وَبَصَّرَنَا بِکَ مِنَ الْعَمٰی وَالْجَهَالَۃِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، وَخِیَرَتُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ، وَأَدَّیْتَ الأَمَانَۃَ، وَنَصَحْتَ الأُمَّۃَ، وَجَاهَدْتَ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِہٖ، اَللّٰهُمَّ آتِہٖ نِہَایَۃَ مَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَأْمُلُہُ الآمِلُوْنَ.

ترجمہ :...... ”سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ ﷺ! سلام ہو آپ پر یا نبی اللہ ﷺ! سلام ہو آپ پر اے اللہ کے برگزیدہ! سلام ہو آپ پر اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر! سلام ہو آپ پر اے اللہ کے حبیب! سلام ہو آپ پر اے رسولوں کے سردار! سلام ہو آپ پر اے نبیوں کے ختم کرنے والے! سلام ہو آپ پر اے رسول رب العالمین! سلام ہو آپ پر اے روشن چہروں اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کے قائد! سلام ہو آپ پر اے خوشخبریاں دینے والے! سلام ہو آپ پر اے (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والے! سلام ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت طاہرین پر، سلام ہو آپ پر اور آپ کی ازواج مطہرات امہات المومنین پر، سلام ہو آپ پر اور آپ کے تمام اصحاب پر! سلام ہو آپ پر اور تمام انبیاء مرسلین اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے اس سے بہتر جزا عطا فرمائیں جو کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے

اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہو، اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت بھیجیں جب کبھی ذکر کریں آپ کا ذکر کرنے والے، اور جب کبھی غافل ہوں آپ کے ذکر سے غافل لوگ، اور اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت بھیجیں اولین میں، اور آپ پر رحمت بھیجیں آخرین میں، اس سے افضل اور اکمل اور اطیب جو رحمت بھیجی ہو اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر، جیسا کہ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نکالا گمراہی سے، اور آپ کے ذریعہ ہمیں بصیرت عطا فرمائی اندھے پن اور جہالت سے بچا کر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے، اور اس کے رسول اور اس کی مخلوق میں سب سے برگزیدہ ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے پیغام الٰہی ٹھیک ٹھیک پہنچایا، اور امانت کا حق ادا کر دیا، اور امت سے کمال درجہ کی خیر خواہی فرمائی، اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کا حق ادا کر دیا۔ اے اللہ! آپ ﷺ کو وہ کچھ عطا فرما جس کی امید کرنے والوں کو امید کرنی چاہئے۔“

بعد ازاں اپنے لئے اور اہل ایمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعا کرے، اس کے بعد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کرے، اور بارگاہ الٰہی میں دعا کرے اور جب زیارت کے بعد واپسی کا ارادہ کرے تو قبر شریف کو تسلیمات سابقہ کی مثل کے ساتھ وداع کرے، اور اس کے ساتھ یہ الفاظ بھی ملائے:

(٩٥-ألف) وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ مَا صَلّٰی عَلٰی أَحَدٍ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ، وَرَفَعَ دَرَجَتَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ، وَآتَاہُ الْوَسِیْلَۃَ، وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ، وَالشَّفَاعَۃَ الْعُظْمٰی، کَمَا جَعَلَہُ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَهَنَّأَہُ

بِمَا أَعْطَاهُ، وَزَادَهُ فِيمَا مَنَحَهُ وَأَوْلَاهُ، وَتَابَعَ لَدَيْهِ مَوَاهِبَهُ وَعَطَايَاهُ، وَأَسْعَدَنَا بِشَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَكَافَأَهُ عَنَّا وَجَازَاهُ، وَأَجْزَلَ مَثُوبَتَهُ، وَرَفَعَ دَرَجَتَهُ بِمَا أَدَّاهُ إِلَيْنَا مِنْ رِسَالَتِهِ، وَأَفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ نُصْحِهِ وَعَلَّمَنَاهُ، إِنَّهُ قَرِيبٌ مُجِيبٌ.

ترجمہ: ...... "اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائیں حضرت محمد ﷺ پر، اس سے افضل جو رحمت فرمائی ہو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی پر، اور بلند فرمائے آپ ﷺ کا درجہ اعلی علیین میں، اور آپ ﷺ کو مقام وسیلہ اور مقام محمود اور شفاعت عظمی عطا فرمائیں، جیسا کہ بنایا آپ ﷺ کو رحمت للعالمین، اور آپ ﷺ کو خوش وقت کریں اپنے عطیات کے ساتھ، اور زیادہ کریں ان عطیات کو جو آپ ﷺ کو عطا کئے اور مرحمت فرمائے، اور پے درپے رکھیں اپنے پاس آپ ﷺ کے مواہب وعطیات کو، اور ہمیں سعادت عطا فرمائیں آپ ﷺ کی شفاعت کریمہ سے قیامت کے دن، اور ہماری جانب سے آپ ﷺ کو بہترین صلہ اور جزائے خیر عطا فرمائیں۔ اور آپ کو گرانقدر ثواب عطا فرمائیں، اور آپ ﷺ کے درجہ کو بلند فرمائیں، اس بناء پر کہ آپ ﷺ نے پیغام الٰہی ہم تک پہنچایا، اور ہم پر اپنی خیر خواہی کا فیضان فرمایا، اور ہمیں تعلیم دی، بے شک وہ (حق تعالیٰ شانہ) قریب ہیں، دعا قبول کرنے والے ہیں۔"

سخاوی کا کلام ختم ہوا۔

۹۶- (۹) ...... ابن ابی حاتم اور نمیری نے عثمان بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار مرتبہ دیکھا کہ وہ مجلس سے اٹھتے وقت یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے:

(۹۶) صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

وَمَلَائِكَتِهِ.

ترجمہ: ...... "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجیں حضرت محمد ﷺ پر، اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور اس کے فرشتوں پر۔"

۹۷- (۱۰) ...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا گیا، اور ان سے پوچھا گیا کہ حق تعالیٰ شانہ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا؟ کہا، بخش دیا، عرض کیا گیا، کس سبب سے؟ فرمایا پانچ کلمات کی برکت سے، جن کے ساتھ میں آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھا کرتا تھا، عرض کیا گیا، کون سے کلمات؟ فرمایا، میں یہ کہا کرتا تھا:

(۹۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر بہ تعداد ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر درود بھیجیں، اور رحمت نازل فرما آنحضرت ﷺ پر بہ تعداد ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر درود نہ بھیجیں۔ اور رحمت نازل فرما آنحضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ نے حکم فرمایا ان پر درود بھیجنے کا، اور رحمت نازل فرما آنحضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ ﷺ محبوب رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ پر درود شریف بھیجا جائے، اور رحمت نازل فرما آنحضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ درود بھیجنا آپ ﷺ کے شایان شان ہے۔"

۹۸- (۱۱) ...... بعض صالحین رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص کہ سختی اور پریشانی میں مبتلا ہو اسے چاہئے کہ یہ درود

شریف پڑھے:

(۹۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ صَلٰوۃً تُحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِھَا الْکُرَبُ۔

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو نبی امی اور طاہر زکی ہیں، ایسی رحمت کہ اس کی برکت سے عقدے حل ہو جائیں، اور پریشانیاں دور ہو جائیں۔"

اس درود شریف کا مکرر ورد کرے، اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی زائل فرما دیں گے، اس کو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "جذب القلوب" میں نقل کر کے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

(۹۸-أ) صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: ...... "ایسی رحمت جو آپ کی پسندیدہ ہو، اور جس سے آنحضرت ﷺ کا حق ادا ہو جائے اور آپ ﷺ کی آل پر بھی، اور برکتیں اور سلام نازل فرما۔"

شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس درود شریف کا ورد دل کو روشن اور سینہ کو کشادہ کرتا ہے اور یہ درود شریف حضرت غوث الثقلین (شاہ عبد القادر جیلانی قدس سرہ) سے نقل کیا گیا ہے۔

۹۹- (۱۲) ...... ایک بزرگ سے منقول ہے کہ مجھ پر دس ہزار کا قرض تھا، اور میں اس کے کسی حصہ کو بھی ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا، پس نہایت متحیر ہوا، پس میں نے حضرت رسالت مآب ﷺ کی بارگاہ میں التجا کی، آنحضرت ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی، اور میں نے عرض حال کیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ابن طولون کے پاس جاؤ، ان کو ہمارا سلام

کہو، اور ان سے کہو کہ مجھے آنحضرت ﷺ نے تم سے دس ہزار دلائے ہیں، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کوئی نشانی عطا فرمایئے جس کے ذریعہ وہ میری بات کا یقین کرے، فرمایا، اس کو یہ نشانی بتاؤ کہ تم ہر شب کو سونے سے پہلے آنحضرت ﷺ پر دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے ہو، لیکن کل رات تم نے آٹھ ہزار مرتبہ پڑھا تھا کہ نیند غالب آگئی اور دو ہزار کا وظیفہ رہ گیا، وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں خواب سے بیدار ہوا تو ابن طولون کے پاس گیا، اور اس سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے تم سے دس ہزار دلائے ہیں، اور اس کی نشانی یہ ہے کہ تم ہر شب سونے سے پہلے دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے ہو، لیکن کل رات تم نے آٹھ ہزار مرتبہ پڑھا تھا کہ نیند غالب آگئی، اور دو ہزار مرتبہ کا وظیفہ رہ گیا، ابن طولون یہ خواب سن کر بہت خوش ہوئے، انہوں نے مجھے دس ہزار تو تعمیل حکم کے طور پر دیئے، اور دس ہزار مزید خواب کے شکرانہ کے طور پر دیئے، میں نے پوچھا کہ جو درود شریف آپ ہر شب میں پڑھا کرتے ہیں وہ کون سا درود شریف ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ہر شب کو دس مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتا ہوں، لیکن گزشتہ رات آٹھ مرتبہ پڑھا تھا کہ نیند آگئی، دو مرتبہ کا درود شریف رہ گیا، وہ درود شریف یہ ہے:

(۹۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّیِّدِ الْکَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ حَاءِ الرَّحْمَۃِ وَمِیْمِ الْمَمْلَکَۃِ وَدَالِ الدَّوَامِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ بَاقِیَۃً بِبَقَاءِ عِزِّکَ، لَا نَفَادَ لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ، عَدَدَ مَا کَانَ وَعَدَدَ مَا یَکُوْنُ وَعَدَدَ مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْ مُلْکِکَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، وَرَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الصَّحَابَۃِ اَجْمَعِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ :......"اے اللہ! رحمت نازل فرمایئے ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، جو سید کامل ہیں، فاتح وخاتم ہیں، حائے رحمت ہیں، میم مملکت ہیں، اور دالِ دوام ہیں، ایسی رحمت جو دائم رہے آپ کے ملک کے دوام کے ساتھ، باقی رہے آپ کی بقائے عزت کے ساتھ، جو آپ کے علم کے ورے ختم نہ ہو، بہ تعداد ان چیزوں کے جو ہو چکی ہیں، اور بہ تعداد ان چیزوں کے جو وجود میں آرہی ہیں، اور بہ تعداد ان چیزوں کے جو وجود میں آنے والی ہیں آپ کے ملک میں قیامت تک، اور راضی ہو اللہ تعالیٰ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے۔ والحمدللہ رب العالمین۔"

بعض علماء نے کہا ہے کہ مذکورہ بالا قصہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھنا ایک ہزار مرتبہ درود شریف کے برابر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

پانچویں فصل

اس بیان میں کہ سب سے افضل درود شریف کون سا ہے؟ اور اس میں اختلاف علماء کا بیان

جاننا چاہئے کہ اس میں علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اختلاف ہوا ہے کہ سب سے افضل درود شریف کون سا ہے؟ اور اس میں علماء کے بارہ اقوال ہیں:

(۱) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ "روضہ" میں کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ سب سے افضل درود ابراہیمی ہے جو نماز کے تشہد میں پڑھا جاتا ہے،

چنانچہ اگر کسی نے قسم کھائی ہو کہ وہ آنحضرت ﷺ پر سب سے افضل درود پڑھے گا، پس اس قسم کو پورا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تشہد والا درود پڑھے، امام نووی کا یہ قول سخاوی نے "قول بدیع" میں اور قسطلانی نے "مواہب" میں ذکر کیا ہے، اور علماء نے درود ابراہیمی کے افضل ہونے کی چار وجوہ ذکر کی ہیں:

پہلی وجہ: حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس درود شریف کے افضل ہونے پر اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان حضرات کو، جنہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا کہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ کیسے بھیجا کریں، یہی درود شریف تعلیم فرمایا، ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی ذات پاک کے لئے وہی چیز اختیار فرما سکتے تھے جو افضل واشرف ہو۔"

دوسری وجہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "جذب القلوب"

میں فرماتے ہیں کہ علماء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ نے تشہد والے درود شریف کی افضلیت پر اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ چونکہ بندہ کے حالات میں سب سے افضل نماز کی حالت ہے، پس جو درود شریف کہ نماز کے لئے مقرر کیا گیا لامحالہ وہ افضل واشرف ہوگا۔"

تیسری وجہ: یہ کہ آنحضرت ﷺ بنفس نفیس یہی درود شریف پڑھتے تھے، جیسا کہ اس کی تصریح اس حدیث میں آئی ہے جس کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام بیہقی نے "سنن کبریٰ" میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز میں یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے:

(۱۰۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ، وَ آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(ترجمہ نمبر ۳ پر دیکھئے)

یہ حدیث فصل اول کے نمبر ۳ پر گزر چکی ہے۔ "پڑھا کرتے تھے" کا لفظ اپنے ظاہر کے اعتبار سے یہ بتاتا ہے کہ یہ آپ ﷺ کا دائمی یا اکثری معمول تھا، کیونکہ جب تک کوئی دلیل یا قرینہ اس سے پھیرنے والا نہ ہو "کان" کے لفظ سے یہی مفہوم ہوتا ہے۔ پس جو درود شریف کہ آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے اکثر اوقات صادر ہوتا ہو وہ بلاشبہ افضل ہوگا۔

چوتھی وجہ: یہ کہ علامہ زاہدی نے "مجتبیٰ" اور "قنیہ" میں اور علامہ عینی نے "شرح ہدایہ" میں افادہ فرمایا ہے کہ درود تشہد کو حضرت

جبریل علیہ السلام حضرت رب العزت جل شانہ کے یہاں سے لے کر نازل ہوئے تھے، لہٰذا وہ باقی درودوں سے افضل ہوگا۔

اور علامہ تاج الدین سبکی نے "طبقات شافعیہ" میں اپنے والد ماجد (شیخ تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی) سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ سب سے احسن طریقہ درود شریف میں درود ابراہیمی ہے جو تشہد میں پڑھا جاتا ہے، جو شخص درود تشہد پڑھے اس نے آنحضرت ﷺ پر ایسے طریقے سے درود شریف بھیجا جو یقیناً مامور بہ ہے اور اس نے درود شریف کے ثواب موعود کو پالیا، شیخ تاج الدین لکھتے ہیں کہ "میرے والد ماجد کی زبان درود ابراہیمی کے پڑھنے سے سست نہیں ہوتی تھی۔"

اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "جذب القلوب" میں فرماتے ہیں کہ درود تشہد کی مختلف کیفیات والفاظ احادیث صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں، ان میں سے ہر ایک حصول مقصود میں کافی ووافی ہے، اور یہ زیادہ ظاہر اور زیادہ مشہور الفاظ ہیں:

(۱۰۰-أ) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ... (اس کا ترجمہ بھی مذکورہ بالا درود شریف کے مطابق ہے)

اور علامہ شمس الدین محمد بن محمد بن جزری نے "حصن

حصین“ میں درود شریف کے الفاظ کو ذکر کرتے ہوئے تشہد کے درود شریف کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

(۱۰۰-ب) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۱۰۰ ب..... (ترجمہ نمبر۱ پر)

اور اس پر ع کی علامت لکھی ہے، شیخ علی قاری ”شرح حصن حصین“ میں لکھتے ہیں کہ ”ع“ کی علامت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو روایت کیا ہے جماعت نے یعنی اصحاب صحاح ستہ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے، اور درود شریف کے یہی الفاظ صحیح سے صحیح تر ہیں، اور اکمل و افضل ہیں، پس چاہئے کہ نماز اور غیر نماز میں ان کی پابندی کی جائے۔“

۱۰۱- (۲) ...... دوسرا قول وہ ہے جو علامہ رافعی رحمہ اللہ نے ابراہیم مروزی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ جس نے افضل ترین درود بھیجنے کی قسم کھائی ہو درج ذیل درود شریف پڑھنے سے اس کی قسم پوری ہو جائے گی، کہ یہ سب سے افضل ہے:

(۱۰۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

(ترجمہ نمبر۱۷۲ پر)

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے درود

شریف کے ان الفاظ کو استعمال کیا وہ امام شافعی رحمہ اللہ تھے۔

۱۰۲- (۳) ...... قاضی حسین شافعی رحمہ اللہ اپنی ”تعلیق“ میں فرماتے ہیں کہ جس نے افضل درود شریف پڑھنے کی قسم کھا رکھی ہو اس کی قسم پوری ہونے کی صورت یہ ہے کہ یہ درود شریف پڑھے:

(۱۰۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ.

(ترجمہ نمبر۱۳۰ پر)

حافظ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی حسین کے علاوہ بعض دوسرے علماء بھی اس درود شریف کی افضلیت کے قائل ہوئے ہیں:

۱۰۳- (۴) ...... علامہ مازری فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس شخص کے اپنی قسم سے عہدہ برآ ہونے کی صورت یہ ہے کہ یہ درود شریف پڑھے:

(۱۰۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ.

ترجمہ ...” یا اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر اپنی سب سے افضل رحمتیں، بہ تعداد اپنی معلومات کے۔“

کیونکہ یہ الفاظ درود شریف کے تمام الفاظ سے زیادہ بلیغ ہیں، اس لئے یہ سب سے افضل ہوں گے۔

۱۰۴- (۵) ...... علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ نے بعض علماء رحمہم اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ جس شخص نے قسم کھائی ہو کہ وہ سب سے افضل درود شریف پڑھے گا اسے یہ پڑھنا چاہئے:

(۱۰٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ، وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَّمَلَكٍ وَّوَلِيٍّ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ.

(ترجمہ نمبر ۱۳۲ پر)

۱۰۵- (۶) ...... بعض علماء رحمہم اللہ تعالیٰ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس قسم سے عہدہ برآ ہونے کی صورت یہ ہے کہ یہ درود شریف پڑھے:

(۱۰۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ.

(ترجمہ نمبر ۱۳۳ پر)

حافظ سخاوی ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ؒ کا میلان اسی درود شریف کی طرف تھا کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ الفاظ بلیغ تر ہیں۔

۱۰۶- (۷) ...... علامہ مجد الدین فیروز آبادی فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے درود شریف کے الفاظ میں سے درج ذیل الفاظ کو ترجیح دی ہے:

(۱۰۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ.

(ترجمہ نمبر ۱۳۴ پر)

۱۰۷- (۸) ...... نیز علامہ فیروز آبادی فرماتے ہیں کہ بعض علماء

نے درج ذیل درود شریف کو اختیار کیا ہے:

(۱۰۷) اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ، وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهٗ.

(ترجمہ نمبر ۱۳۵ پر)

۱۰۸- (۹) ...... شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ دلیل جس چیز کی راہنمائی کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اس شخص کا اپنی قسم سے عہدہ برآ ہونا افضل ترین درود شریف کے ساتھ ہوگا، اور اس کی کیفیت وہ ہے جو حضرت ابوہریرہ ؓ کی حدیث میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اپنا اجر سب سے بڑے پیمانے کے ساتھ ناپے وہ یہ درود شریف پڑھے:

(۱۰۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(ترجمہ نمبر ۲۰ پر)

یہ درود شریف فصل اول کے نمبر بیس پر گزر چکا ہے۔

۱۰۹- (۱۰) ...... علامہ کمال الدین دمیری نے کتاب الدیات میں شرح منہاج سے ایک قصہ نقل کیا ہے جس سے مستفاد ہوتا ہے کہ افضل ترین درود شریف یہ ہے:

(۱۰۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَيْهِ مِنْ جَمَالِكَ، فَأَصْبَحَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا مُّؤَيَّدًا مَّنْصُوْرًا. (ترجمہ نمبر ۶۱ پر)

یہ درود شریف فصل دوم کے نمبر چار پر گزر چکا ہے۔

۱۱۰- (۱۱) ...... حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ محقق مدقق کمال الدین بن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درود کے افضل ترین الفاظ یہ ہیں، اور باقی کیفیات میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ اس میں موجود ہے:

(۱۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ أَبَدًا أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلَى سَيِّدِنَا عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، وَزِدْهُ شَرَفًا وَّتَكْرِيْمًا، وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(ترجمہ نمبر ۱۳۶ پر)

شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "جذب القلوب" میں فرماتے ہیں کہ بعض علماء سب سے افضل درود شریف کی تعیین نہیں کرتے، وہ فرماتے ہیں کہ جو درود شریف کمیت وکیفیت کے لحاظ سے مبالغہ وتاکید پر مشتمل ہوگا وہ دوسروں سے ابلغ واکمل ہوگا:

نفیس فائدہ:

جاننا چاہیے کہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے درود شریف کی افضل کیفیت میں علماء کا اختلاف نقل کرنے کے بعد اس کیفیت کو ذکر کیا ہے جو بہت سی کیفیات ماثورہ کی جامع ہے، اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر یہ درود شریف پڑھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں:

(۱۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَآلِهِ وَأَصْهَارِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيْهِ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَصَلِّ وَبَارِكْ وَتَرَحَّمْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَأَزْكَى بَرَكَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ، وَعَدَدَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ، وَعَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْكُبْرٰى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا، وَآتِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى، كَمَا آتَيْتَ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ، وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهُ، وَفِي الْأَعْلَيْنَ ذِكْرَهُ، وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ، وَاجْزِ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ خَيْرًا، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ، اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ وَارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامَ، وَأَتْبِعْهُ مِنْ أُمَّتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ مَا تَقَرُّبِهِ عَيْنُهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ ... "اے اللہ! رحمت فرما اور برکت نازل فرما اور شفقت فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جو آپ کے بندے اور آپ کے

رسول، نبی امی ہیں، رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں، خیر کے امام، خیر کے قائد اور رسول رحمت ہیں۔ اور آپ ﷺ کی ازواج امہات المومنین پر، اور آپ ﷺ کی ذریت، آپ ﷺ کے اہل بیت، آپ ﷺ کی آل، آپ ﷺ کے رشتہ داروں، آپ ﷺ کے پیروکاروں، آپ ﷺ کے گروہ، اور آپ ﷺ سے محبت رکھنے والوں پر، جیسا کہ آپ نے رحمت و برکت نازل فرمائی اور شفقت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، جہانوں میں، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔

اور رحمت و برکت اور شفقت فرما ہم پر بھی، اپنی افضل رحمتیں اور پاکیزہ برکتیں جب کبھی ذکر کریں آپ کا ذکر کرنے والے، اور غافل ہوں آپ کے ذکر سے غافل لوگ۔

بہ تعداد جفت اور طاق کے، اور بہ تعداد اپنے کامل بابرکت کلمات کے، اور بہ تعداد اپنی مخلوق کے، اور اپنی ذات کی رضامندی کے مطابق، اور اپنے عرش کے وزن کے برابر، اور اپنے کلمات کی روشنائی کی تعداد میں، ایسی رحمتیں جو دائم رہیں آپ کے دوام ہمیشہ ہمیشہ رہنے) کے ساتھ۔

اے اللہ! کھڑا کر آپ ﷺ کو قیامت کے دن مقام محمود میں، جس کی وجہ سے رشک کریں آپ ﷺ پر تمام پہلے اور پچھلے حضرات۔ اور اتار آپ ﷺ کو اپنے قرب کی نشست گاہ میں قیامت کے دن، اور قبول فرما آپ ﷺ کی شفاعت کبریٰ، اور بلند فرما آپ ﷺ کا بلند و بالا مرتبہ۔ اور عطا فرما آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی مانگی ہوئی چیز،

دنیا و آخرت میں، جیسا کہ آپ نے عطا فرمائی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کو۔

اے اللہ! ڈال دیجئے برگزیدہ لوگوں میں آپ ﷺ کی محبت اور مقرب حضرات میں آپ ﷺ کی دوستی، اور بلند مرتبہ حضرات میں آپ ﷺ کا ذکر، اور ہماری طرف سے، آپ ﷺ کو ایسی جزائے خیر عطا فرما، جو آپ ﷺ کے شایان شان ہو، سب سے بہتر جزائے خیر جو آپ نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمائی ہو، اور جزائے خیر عطا فرما تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو۔ اللہ تعالیٰ کی صلواتیں اور اہل ایمان کی صلواتیں ہوں حضرت محمد ﷺ نبی امی پر، سلام ہو آپ ﷺ پر اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت اور رضامندی۔

اے اللہ! ہمارا سلام آپ ﷺ کو پہنچا دیجئے، اور آپ ﷺ کی جانب سے ہمارے سلام کا جواب ہمیں لوٹائیے، اور آپ ﷺ کے پیروکار بنائیے آپ ﷺ کی امت اور آپ ﷺ کی ذریت سے اتنے لوگوں کی تعداد کو کہ جس سے آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، اے رب العالمین! ایسا ہی کیجئے"

ترجمہ ... " اے اللہ! رحمت و برکت اور سلام نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جیسا کہ آپ نے رحمت و برکت اور سلام نازل فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں"۔

سخاوی ؒ کے الفاظ ''کوئی مضائقہ نہیں'' دلالت کرتے ہیں کہ کیفیات کثیرہ کو ایک جگہ جمع کرنے کے بجائے ہر کیفیت ماثورہ کو جدا پڑھنا اولیٰ تر ہے، اور اس کے زیادہ بہتر ہونے کی تائید اس سے ہوتی ہے جو علامہ مسدی ؒ نے کہا ہے کہ میں جوانی کے ایام میں کیفیات صلاۃ کو جمع کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا:

(۱۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

۱۱۱ الف..... (اس کا ترجمہ بھی متفرق طور پر گزر چکا ہے)

پس مجھے خواب میں کہا گیا کہ کیا تو آنحضرت ﷺ سے زیادہ فصیح ہے؟، اور معانی کلمات وفصل خطاب کو زیادہ جاننے والا ہے؟ پس میں نے گزشتہ پر استغفار کیا، اور اجمال سے تفصیل کی طرف رجوع کیا ہے'' انتہی کلامہ، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

ایک اور نفیس فائدہ:

حافظ سخاوی ؒ ''قول بدیع'' میں فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ سے سوال کیا گیا کہ لفظ خبر کے ساتھ درود شریف پڑھنا افضل ہے، کہ "صلی اللہ علی محمد" کہا جائے یا لفظ طلب کے ساتھ کہ "اللھم صل علی محمد" کہا جائے؟

انہوں نے جواب میں فرمایا کہ افضل صیغہ طلب ہو سکتا ہے، کیونکہ ان احادیث میں، جن کی آنحضرت ﷺ نے تشہد اور غیر تشہد میں صحابہ کو

تعلیم فرمائی، یہی صیغہ وارد ہے، چنانچہ فرمایا کہ یہ کہا کرو: اللّٰھم صلّ علٰی محمد''، اور ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ ان کو تعلیم نہیں فرماتے تھے مگر افضل طریق کی۔

پھر ہمارے شیخ سے پوچھا گیا کہ پھر کیا وجہ ہے کہ متقدمین ومتاخرین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ جب وہ آنحضرت ﷺ کے اسم شریف پر درود شریف لکھتے ہیں تو اس کو صیغہ خبر کے ساتھ لکھتے ہیں یعنی ''صلی اللہ علیہ وسلم'' یا ''علیہ الصلاۃ و السلام'' اس کے سوا ان کی کتابوں میں کوئی دوسرا طریق نہیں پایا جاتا۔

آپ نے جواب دیا کہ سبب اس کا یہ ہے کہ ہمیں حکم ہے کہ علم کو پھیلائیں، اور لوگوں سے احادیث بیان کریں ایسے طریقہ سے کہ لوگ ان کو سمجھیں، اور کتب حدیث کی قرأت کے وقت خواص وعوام سب جمع ہوتے ہیں، بلکہ عوام کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، پس چونکہ اس بات کا اندیشہ تھا کہ مبادا لوگ صیغہ طلب سے یہ سمجھ لیں کہ شاید حق تعالیٰ کی جانب سے آنحضرت ﷺ پر رحمت وصلوٰۃ ابھی تک موجود نہیں ہوئی، اس لئے ہم لوگ اس کے حصول کی درخواست کر رہے ہیں، چونکہ عوام کو ایسا وہم ہو سکتا تھا اس لئے صیغہ خبر کو اختیار کیا گیا جس سے عوام کے فہم میں متبادر ہوتا ہے کہ صلوٰۃ ورحمت حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے حاصل ہو چکی ہے، اور یہ صیغہ خبر جہاں عوام کو اس قسم کے گرداب سے نکالتا ہے وہاں معنی طلب کو بھی متضمن ہے، جس کا ہمیں حدیث شریف میں حکم دیا گیا ہے۔''

حافظ سخاوی ﵀ نے اپنے شیخ ﵀ سے نقل کرتے ہوئے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ ختم ہوا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم، ولا حول ولاقوة إلا باللہ العلیّ العظیم، وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدّنا محمد وآلہ وصحبہ أجمعین، والحمدللہ رب العالمین۔

تمت الرسالة

ضمیمہ ۱

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ﵀ نے اپنے رسالہ جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں نقل کیا ہے کہ اکابر سلف وخلف نے درود شریف کے بلیغ الفاظ اور کلمات انشاء فرمائے ہیں، جن میں سے بعض کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

۱۱۲-(۱) ...... منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الأوَّلِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الآخِرِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلاِ الأعْلٰی إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. اَللّٰهُمَّ أعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا، اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ أرَه فَلا تَحْرِمْنِی فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَه، وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَه، وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِه، وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِه شَرَابًا مَّرِیْئًا سَائِغًا هَنِیْئًا لا أظْمَأ بَعْدَه أبَدًا، إِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِه مِنَّا تَحِیَّةً وَّسَلامًا، اَللّٰهُمَّ وَكَمَا آمَنْتُ بِه وَلَمْ أرَه فَلا تَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَه.

ترجمہ :......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اولین میں' اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر آخرین میں' اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر نبیوں میں' اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر رسولوں میں' اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ملأ اعلیٰ (فرشتوں) میں قیامت کے دن تک' اے اللہ! عطا فرما حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور شرف اور بلند درجہ' اور کھڑا کر آپ ﷺ کو مقام محمود میں' اے اللہ! میں ایمان لایا حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کو دیکھا نہیں' پس مجھے محروم نہ کیجئے آپ ﷺ کی زیارت سے جنت میں' اور مجھے نصیب فرمائیے آپ ﷺ کی محت' اور مجھے وفات دیجئے آپ ﷺ کی ملت پر' اور مجھے پلائیے آپ ﷺ کے حوض سے' ایسا پلانا جو لذیذ ہو' خوشگوار ہو' بابرکت ہو' کہ میں پیاسا نہ ہوں اس کے بعد کبھی بھی' بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں' اے اللہ! پہنچا دیجئے حضرت محمد ﷺ کی روح کو اور آپ ﷺ کی آل کو ہماری طرف سے دعا اور سلام' اے اللہ! جیسا کہ میں آپ ﷺ پر ایمان لایا ہوں اور آپ کو دیکھا نہیں پس مجھے محروم نہ کیجئے جنت میں آپ ﷺ کے دیدار سے۔"

تلمسانی نے نیسابوری سے نقل کیا ہے کہ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھا کرے تین بار صبح کو اور تین بار شام کو اس کے گناہوں کی عمارت منہدم ہو جائے گی' اس کی خطائیں محو ہو جائیں' اس کو ہمیشہ کا سرور نصیب ہو' اس کی دعائیں قبول ہوں' اس کی مرادیں پوری ہوں' دشمنوں کے مقابلے میں اس کی مدد کی جائے' اسباب خیر کی اس کو توفیق دی جائے' اور وہ بہشت بریں میں آنحضرت ﷺ کا رفیق ہو۔

۱۱۳۔ (۲) منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ.

ترجمہ :......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ آپ اس کے اہل ہیں۔"

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ درود شریف کا سب سے افضل صیغہ ہے۔

۱۱۴۔ (۳) اور منجملہ ان کے وہ ہے جو امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ نمازی کو چاہئے کہ احادیث صحیحہ میں درود شریف کے جتنے صیغے وارد ہوئے ہیں سب کو جمع کرکے پڑھے تاکہ تمام ماثور صیغوں کا ثواب پائے اور ان کا مجموعہ یہ ہے:

(١١٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَكَمَا يَلِيْقُ بِعِظَمِ شَرَفِهِ وَكَمَالِهِ، وَرِضَاكَ عَنْهُ، وَكَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهُ، عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ، وَرِضَا نَفْسِكَ، وَزِنَةَ عَرْشِكَ، أَفْضَلَ صَلَاةٍ، وَّأَكْمَلَهَا، وَأَتَمَّهَا، كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَذٰلِكَ، وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ نبی امی پر، اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، اور آپ ﷺ کی ازواج امہات المومنین پر اور آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت پر، جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر جہانوں میں، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں، اور جیسا کہ لائق ہو آپ کے عظیم شرف اور کمال کے اور آپ کی رضامندی کے آنحضرت ﷺ سے، اور جیسا کہ آپ پسند فرمائیں اور راضی ہوں آپ ﷺ کے لئے، بتعداد اپنی معلومات کے، اور اپنے کلمات کی روشنائی کے، اور اپنی ذات کی رضا کے، اور اپنے عرش کے وزن کے برابر، سب سے افضل، سب سے اکمل، اور سب سے اتم، جب کبھی ذکر کریں آپ کا ذکر کرنے والے، اور غافل ہوں آپ کے ذکر سے غافل لوگ، اور سلام نازل فرما خوب خوب سلام اسی طرح اور ہم پر بھی ان کے ساتھ۔"

۱۱۵- (۴) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۱۵) صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا هُوَ أَهْلُهَا.

ترجمہ: ..... "رحمت نازل فرمائیں اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر، اور آپ ﷺ کی آل پر، اور سلام بھیجیں، ایسی صلوٰۃ وسلام جس کے آپ ﷺ اہل ہیں۔"

اس درود شریف کو صبح کے وقت میں پڑھیں اس کا حکم واقع ہوا ہے۔

۱۱۶- (۵) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر ایسی صلوٰۃ جس کے آپ اہل ہیں اور برکت نازل فرما اور سلام نازل فرما۔"

یہ درود شریف حسن قبول وعزورود کے ساتھ مخصوص ہوا ہے اور موقع قبولیت میں پہنچا ہے، نقل کرتے ہیں کہ زائرین میں سے ایک صاحب جو کہ مقبول بارگاہ تھے، اقامت صلاۃ کے وقت اس درود شریف کا تحفہ بھیجنے کا معمول رکھتے تھے، خواص نے ان سے فرمایا کہ چند دن اور ٹھہریے کہ یہ درود شریف بہت پسند آیا ہے۔

۱۱۷- (۶) اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ، وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِكَمِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو جودوکرم کا معدن ہیں، اور علم وحکمت کا منبع ہیں، اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر، اور سلام نازل فرما۔"

یہ درود شریف، اس سلسلہ شریفہ (قادریہ) میں مشہور ومتعارف ہے۔

۱۱۸- (۷) اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ أَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَاصْطَفَيْتَهٗ عَلَى الْخَلَائِقِ أَجْمَعِيْنَ، عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ، وَمِلْأَ مَا فِيْ عِلْمِكَ، وَزِنَةَ مَا فِيْ عِلْمِكَ، وَعَدَدَ خَلْقِكَ، وَعَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً فِيْ ذٰلِكَ، أَلْفَ مَرَّةٍ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ وَّلَمْحَةٍ وَّلَحْظَةٍ وَّطَرْفَةٍ يَطْرُفُ بِهَا

أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر' اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر' جو نبی امی ہیں' جن کو آپ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا' اور جن کو آپ نے ساری مخلوقات میں سے چن لیا' اتنی تعداد میں (رحمت نازل فرما) جو آپ کے علم میں ہو' اور جس سے وہ تمام چیزیں بھر جائیں جو آپ کے علم میں ہیں' اور ان تمام چیزوں کے وزن کے برابر جو آپ کے علم میں ہیں۔ اور اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر' اور ہر ذرہ کی تعداد سے دوگنا چوگنا ہزار مرتبہ' اور ہر سانس اور ہر لحظہ' اور ہر لمحہ میں' اور ہر آنکھ جھپکنے میں جو آسمان والے اور زمین والے آنکھ جھپکتے ہیں' اور آپ ﷺ کی آل پر بھی اور آپ ﷺ کے اصحاب پر بھی' اور سلام نازل فرما۔"

۱۱۹- (۸) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے جو وہب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے:

(۱۱۹) اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا أَفْضَلَ مَا أَنْتَ مَسْؤُوْلٌ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کو اس سے افضل اور بہتر عطا فرما' جو آپ سے سوال کیا جائے قیامت کے دن تک۔"

۱۲۰- (۹) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۲۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ، وَتَكَرَّرَ الْجَدِيْدَانِ، وَاسْتَصْحَبَ الْفَرْقَدَانِ، وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَأَرْوَاحَ أَهْلِ بَيْتِهٖ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جب تک کہ رات اور دن بدلتے ہیں' اور ظہر و عصر بار بار آتی ہیں' اور رات اور دن بار بار آتے ہیں' اور فرقدین (ستارے) ایک دوسرے کے رفیق ہیں' اور آپ ﷺ کی روح پاک اور آپ ﷺ کے اہل بیت کی ارواح طیبہ کو ہمارا تحیہ وسلام پہنچا دیجئے۔"

۱۲۱- (۱۰) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ أَوْرَاقِ الْأَشْجَارِ، وَبِعَدَدِ أَقْطَارِ الْأَمْطَارِ، وَبِعَدَدِ دَوَابِّ الْبَرَارِيْ وَالْبِحَارِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! صلوٰۃ وسلام نازم فرما حضرت محمد ﷺ پر درختوں کے پتوں کی تعداد میں' اور بارش کے قطروں کی تعداد میں' اور خشکی اور دریا کے حیوانات کی تعداد میں' اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر بھی۔"

۱۲۲- (۱۱) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ أَلْفَ أَلْفِ مَرَّةٍ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! صلوٰۃ وسلام نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر' ہر ذرہ کی تعداد میں ہزار ہزار (یعنی دس لاکھ) مرتبہ۔"

اور اس درود شریف کی فضیلت اکابر سے منقول ہے۔

۱۲۳- (۱۲) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَذَرَأْتَ

وَبَرَأْتَ، وَعَدَدَ كُلِّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ سَمَائِكَ إِلٰى أَرْضِكَ، مِنْ حِيْنِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلْفَ مَرَّةٍ، وَّعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمْ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! صلوٰۃ وسلام نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر، ان تمام چیزوں کی تعداد میں جن کو آپ نے پیدا فرمایا، ان کو پھیلایا، اور ان کو وجود بخشا، اور ان تمام قطروں کی تعداد میں جو آسمان سے زمین پر برسے، جب سے آپ نے دنیا کو پیدا فرمایا اس وقت سے لے کر قیامت کے دن تک ہزار مرتبہ۔"

۱۲۴- (۱۳) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(١٢٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ أَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى، وَبِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمَاتِكَ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، اپنے اسمائے حسنٰی کی تعداد میں اور اپنے معلومات کی تعداد میں۔"

۱۲۵- (۱۴) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(١٢٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهِ أَدَاءً، وَّأَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا، وَاجْزِهِ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ، وَعَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ

وَالْمُتَّقِيْنَ، وَعَلٰى جَمِيْعِ مَلَائِكَتِكَ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِيْنَ، وَعَلٰى جَمِيْعِ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر، ایسی رحمت جو آپ کی پسندیدہ ہو، اور جس سے آپ ﷺ کا حق ادا ہو جائے، اور آپ ﷺ کو مقام وسیلہ اور فضیلت اور اعلیٰ وارفع درجہ عطا فرما، اور آپ ﷺ کو مقام محمود میں کھڑا کر، اور آپ ﷺ کو ہماری طرف سے ایسی جزاء عطا فرما جو افضل ہو اس جزاء سے جو آپ نے کسی نبی کو اس کی امت کی جانب سے عطا فرمائی، اور رحمت نازل فرما آپ ﷺ کے تمام بھائیوں یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین پر، اور تمام انبیاء اور متقی حضرات پر، اور اپنے تمام فرشتوں پر، خواہ آسمان والے ہوں یا زمین والے، اور اپنے تمام نیک بندوں پر، اور ہم پر بھی ان کے ساتھ، اے ارحم الراحمین۔

اس درود شریف کا صبح کی نماز کے بعد پڑھنا مشائخ کی کتابوں میں آیا ہے۔

۱۲۶- (۱۵) ...... اور ازاں جملہ ایک یہ صیغہ ہے:

(١٢٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيْعِ الْأُمَّةِ الَّذِيْ أَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَعَلٰى أَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَّأَزْكٰى سَلَامٍ وَّأَنْمٰى بَرَكَةٍ عَدَدَ مَا فِيْ

عِلْمِكَ، وَزِنَةَ مَا فِىْ عِلْمِكَ، وَمِلْءَ مَا فِىْ عِلْمِكَ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَمَبْلَغَ رِضَاكَ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ كَذٰلِكَ كُلِّهِ أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَأَزْكٰى سَلَامٍ وَأَنْمٰى بَرَكَاتٍ عَلٰى جَمِيْعِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَأَصْحَابِ كُلٍّ مِّنْهُمْ وَالتَّابِعِيْنَ، وَعَلٰى كُلِّ وَلِىِّ اللهِ فِى الْعَالَمِيْنَ، وَسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الأَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ، عَدَدَ مَا عَلِمَ اللهُ، وَزِنَةَ مَا عَلِمَ اللهُ، وَارْحَمْنَا إِلٰهَنَا بِحُرْمَتِهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَاشْفِنَا وَعَافِنَا مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَّعَاهَةٍ، وَاعْفُ عَنَّا، وَعَامِلْنَا بِلُطْفِكَ الْجَمِيْلِ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! صلوٰۃ وسلام اور برکتیں اور کرامتیں نازل فرما ہمارے آقا اور ہمارے نبی مکرم حضرت محمد ﷺ پر، جو آپ کے بندے اور رسول نبی امی ہیں، نبی رحمت ہیں، شفیع امت ہیں، جن کو آپ نے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا، اور آپ ﷺ کی آل واصحاب، اولاد وذریت اور آپ ﷺ کے اہل بیت طیبین وطاہرین پر، اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات امہات المومنین پر، (نازل فرما آپ ﷺ پر) سب سے افضل رحمت، سب سے پاکیزہ تر سلام، اور سب سے بڑی برکت، تعداد میں ان چیزوں کے جو آپ کے علم میں ہیں، وزن میں ان چیزوں کے جو آپ کے علم میں ہیں، اور ان چیزوں کی بھرتی کے مطابق جو آپ کے علم میں ہیں، آپ کے کلمات کی روشنائی اور آپ کی رضا کے منتہٰی کے مطابق، اسی طرح صلوٰۃ وسلام اور برکتیں اور کرامتیں نازل فرما افضل صلوٰۃ، پاکیزہ تر سلام اور سب سے بڑی برکتیں تمام انبیاء ومرسلین پر، اور ہر ایک کی آل وازواج

اور اصحاب واتباع پر، اور تمام اولیاء اللہ پر جہانوں میں، اور تمام اہل ایمان پر خواہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں، تعداد میں ان تمام چیزوں کے جو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں، اور وزن میں ان تمام چیزوں کے جو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں، اور ہم پر رحمت نازل فرما یا الٰہی! ان سب حضرات کی برکت سے، اور ہمیں شفا اور عافیت عطا فرما ہر آفت اور مصیبت سے، ہمیں معاف فرما، اور ہمارے ساتھ اپنے لطف جمیل کے مطابق معاملہ فرما، اور ہمارے گناہوں کی نحوست سے ایسے لوگوں کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں، اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے ان دعاؤں کو قبول فرما۔"

بعض صالحین رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص اس درود شریف کی پابندی کرے اللہ تعالیٰ اس کو ہر مصیبت سے نجات دیں گے، اور ہر حادثہ سے اس کی حفاظت فرمائیں گے، اور مجھے اس کے پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے بعض مشائخ محدثین نے۔

۱۲۷-(۱۶) ...... اور منجملہ ان کے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۲۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَا وَمَلَاذِنَا وَمَلْجَئِنَا، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَوْلَادِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ وَأَشْيَاعِهٖ، صَلَاةً نَاشِئَةً مِّنْ مَّعْدِنِ السِّرِّ الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ لَا يَعْلَمُهٗ أَحَدٌ إِلَّا أَنْتَ أَوْ هُوَ، وَبَارِكْ وَكَرِّمْ وَشَرِّفْ وَعَظِّمْ وَمَجِّدْ حَسَبَ قُرْبِهٖ وَدَرَجَتِهٖ عِنْدَكَ، وَمِقْدَارَ إِكْرَامِكَ وَمَحَبَّتِكَ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ عَدَدَ كُلِّ عِلْمٍ عَلَّمْتَهٗ إِيَّاهُ، وَكُلِّ فَضْلٍ خَصَصْتَهٗ بِهٖ، وَكُلِّ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَهَا عَلَيْهِ، صَلَاةً جَامِعَةً لِّجَمِيْعِ الْمَرَاتِبِ، وَشَامِلَةً لِّكُلِّ الدَّرَجَاتِ، وَعَامَّةً

لكل الخيرات، ما يمكن أن يتصور ومالا يتصور، وما يظهر على
أحد ومالا يظهر. اللهم صل وسلم على سيدنا محمد عبدك
ورسولك ونبيك وحبيبك وخليلك وصفيك ونجيك وذخيرتك
وخير خلقك الذي أرسلته رحمة للعالمين، وهاديا للضالين،
وشفيعا للمذنبين، ودليلا للمتحيرين، وطريقا للعارفين، وإماما
للمتقين، ونورا للمستبصرين، وراحما على المساكين، وبشيرا
للمطيعين، ونذيرا للعاصين، ورؤوفا ورحيما بالمؤمنين، الذي
نورت قلبه، وشرحت صدره، ورفعت ذكره، وعظمت قدره،
وأعليت كلمته، وأيدت دينه، وآتيت يقينه، ورحمت أمته،
وعممت بركته. اللهم صل وسلم عليه صلاة بها تنور القلوب،
وتغفر الذنوب، وتستر العيوب، وتكشف الكروب، وتفرج
الهموم، وتزيل الغموم، وتدفع البلاء، وتنزل الشفاء، وتسهل
الأمور، وتشرح الصدور، وتوسع القبور، وتيسر الحساب،
وتعلم الكتاب، وتثقل الميزان، وتهيئ الجنان، وتعد اللقاء،
وتتم النعماء، صلاة تصلح الأحوال، وتفرغ البال، وتصفي
الوقت، وتجنب المقت، صلاة تعم بركاتها، وتحيط كراماتها،
وتشيع أنوارها، وتظهر أسرارها، موجبة للسداد، وباعثة على
الرشاد، ومانعة عن الضلال، رافعة للاختلال، محصلة

للكمال، صلاة لا تدع خيرا من خيرات الدنيا والآخرة إلا
حصلتها، ولا تنزل كمالا من كمالات الظاهر والباطن إلا أتمتها
وأكملتها، صلاة دائمة متصلة باقية غير منقطعة واقعة بلسان
الحال والقال، مؤدية جميع الحقوق في جميع الأحوال، صلاة
راضية مرضية كاملة مكملة تامة متمة منمية مقبولة مشمولة جليلة
جزيلة نورا سرورا بهاء ضياء سناء شفاء غناء علما عملا حالا
ذوقا أولا آخرا ظاهرا باطنا برحمتك وفضلك وجودك وعنايتك
وولايتك وحمايتك يا إله العالمين، ويا خير الناصرين، ويا
أرحم الراحمين، ويا أكرم الأكرمين، ويا غياث المستغيثين، إلى
يوم الدين، من أزل الآزال إلى أبد الآبدين، وآخر دعواهم أن
الحمد لله رب العالمين.

ترجمہ : ......"اے اللہ! صلوٰۃ وسلام نازل فرما ہمارے آقا، ہمارے
مولیٰ، ہمارے شفیع، ہماری پناہ گاہ، ہمارے ماویٰ وملجا حضرت محمد ﷺ
پر، اور آپ ﷺ کی آل واصحاب، آپ ﷺ کی اولاد وذریت، آپ
ﷺ کی ازواج واہل بیت اور آپ ﷺ کے اتباع واشیاع (گروہ)
پر، ایسی صلوٰۃ جو ناشی ہو اس بھید کے معدن سے، جو آپ کے اور ان
ﷺ کے درمیان ہے، جس کو آپ کے اور ان ﷺ کے سوا کوئی
نہیں جانتا، اور آپ ﷺ کو برکتیں اور شرف اور عظمت اور بزرگی
عطا فرما بمطابق ان کے قرب اور درجہ کے آپ کے پاس، اور بہ
مقدار ان کے اکرام اور آپ کی محبت کے ان کے لئے، اے اللہ!
صلوٰۃ وسلام نازل فرما آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر، تعداد

میں ہر اس علم کے جو آپ نے ان ﷺ کو سکھایا، اور ہر فضل کے
جس کے ساتھ آپ نے ان ﷺ کو مخصوص فرمایا، اور ہر نعمت کے
جس کا آپ نے ان ﷺ پر انعام فرمایا، ایسی صلوٰۃ جو جامع ہو تمام
مراتب کو، اور شامل ہو تمام درجات کو، اور عام ہو تمام خیرات کو،
ان خیرات کو بھی جن کا تصور کیا جائے، اور ان خیرات کو بھی جن کا
تصور نہ کیا جائے، اور جو کسی پر ظاہر ہوں، اور جو کسی پر ظاہر نہ ہوں،
اے اللہ! صلوٰۃ وسلام نازل فرما، ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، جو
آپ کے بندے، آپ کے رسول، آپ کے نبی، آپ کے محبوب،
آپ کے خلیل، آپ کے صفی (برگزیدہ) آپ کے نجی (سرگوشی
کرنے والے) آپ کے ذخیرہ اور آپ کی مخلوق میں سب سے بہتر
ہیں، جن کو آپ نے بھیجا جہانوں کی رحمت بنا کر، گمراہوں کے ہادی،
گنہ گاروں کے شفیع، حیرت زدہ لوگوں کے لئے دلیل، عارفین کے
لئے طریق (معرفت)، متقیوں کے امام، بصیرت حاصل کرنے والوں
کے لئے نور، مسکینوں پر رحم کرنے والے، فرمانبرداروں کو خوشخبری
دینے والے، جہان والوں کو ڈرانے والے، اور اہل ایمان پر نہایت
شفیق اور مہربان، جن کے قلب کو آپ نے منور فرمایا، جن کے سینہ کو
آپ نے کھول دیا، جن کے ذکر کو آپ نے بلند فرمایا، جن کی
قدرو منزلت کو آپ نے عظمت بخشی، جن کی بات کو آپ نے اونچا
کیا، جن کے دین کی آپ نے تائید فرمائی، جن کو آپ نے یقین عطا
فرمایا، جن کی امت کو آپ نے امت مرحومہ بنایا، اور جن کی برکت کو
آپ نے عام کر دیا۔

یا اللہ! آپ ﷺ پر ایسی صلوٰۃ وسلام نازل فرما جس کے ذریعہ آپ
قلوب کو منور فرما دیں، گناہوں کو بخش دیں، عیوب کی پردہ پوشی
فرمائیں، بے چینیوں کو دور فرما دیں، افکار کو کافور بنا دیں، غموں کو
زائل فرما دیں، بلاؤں کو ٹال دیں، شفا نازل فرمائیں، تمام امور کو

آسان فرما دیں، سینوں کو کھول دیں، قبروں کو کشادہ کر دیں، حساب
کو آسان کر دیں، کتاب کا علم عطا فرمائیں، نیکیوں کی ترازو کو بھاری
کر دیں، جنتوں کو مہیا فرما دیں، اپنی ملاقات کی استعداد پیدا کر دیں،
اور اپنی نعمتیں پوری کر دیں۔

ایسی صلوٰۃ ورحمت (آپ ﷺ پر نازل فرما) کہ جو حالات کو درست
کر دے، دل کو فراغت واطمینان عطا کرے، وقت کو (اغیار کی
کدورتوں سے) صاف کر دے، اور تیری ناراضی سے بچا دے، ایسی
صلوٰۃ کہ جس کی برکتیں عام ہوں، جس کی کرامتیں محیط ہوں، جس
کے انوار (ہر چہار سو) چمکیں، جس کے اسرار ظاہر ہوں، جو درستگی کی
موجب ہو، ہدایت کی باعث ہو، ضلال سے مانع ہو، اختلال کی رافع
ہو، کمال کے پیدا کرنے والی ہو، ایسی صلوٰۃ کی جو دنیا و آخرت کی
بھلائیوں میں کسی خیر کو حاصل کئے بغیر نہ چھوڑے، اور ظاہر و باطن
کے کمالات میں سے کسی کمال کو پورا اور کامل کئے بغیر نہ رہنے دے،
ایسی صلوٰۃ کہ جو دائم ہو، مسلسل ہو، باقی رہنے والی ہو، کبھی ختم نہ ہو،
زبان حال و قال کے ساتھ واقع ہو، تمام حالات میں تمام حقوق کو ادا
کرنے والی ہو، ایسی صلوٰۃ کہ جو راضی ہو، پسندیدہ ہو، کامل ہو، کامل
کرنے والی ہو، پوری ہو، پورا کرنے والی ہو، بڑھنے والی ہو، مقبول
ہو، مشمول ہو، جلیل القدر ہو، جزیل ہو، نور ہو، سرور ہو، رونق ہو،
روشنی ہو، چمک ہو، شفا ہو، غنا ہو، علم ہو، عمل ہو، حال ہو، ذوق ہو،
اول ہو، آخر ہو، ظاہر ہو، باطن ہو، اپنی رحمت کے ساتھ، اپنے فضل
سے، اپنے جود سے، اپنی عنایت سے، اپنی ولایت سے، اپنی حمایت
سے، اے تمام جہانوں کے معبود! اے سب سے بہتر مدد کرنے
والے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے، اے سب سے زیادہ
عزت والے، اور اے فریادیوں کی فریاد کو پہنچنے والے، قیامت تک
آپ ﷺ پر یہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما، ازل الازال سے ابد الاباد تک

"اور ان کی آخری پکار یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں
جو تمام جہانوں کا رب ہے۔"

اس درود شریف کے غالب کلمات بلکہ سب کے سب حضرت سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰت و التسلیمات کی بعض زیارتوں کے موقع پر بعض غرباء نے تضرع اور انکسار کے عنوان سے آنحضرت ﷺ کی بارگاہ فائض الانوار میں ذوق وتواجد کے ساتھ تصنیف کرکے پیش کئے، امید ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سمع رضا کے ساتھ مسموع ہوئے ہوں گے۔

یہ تمام درود شریف شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کی کتاب "جذب القلوب الی دیار المحبوب" سے لئے گئے۔

ضمیمہ ۲

علامہ مخدوم عمر مؤیرہؒ کا رسالہ

اور علامہ مخدوم عمر مویرہ علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ میں جو صلوٰاتِ ماثورہ کی کیفیات کے جمع کرنے میں تالیف فرمایا، فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جان لو کہ درود شریف دو قسم کے ہیں، ایک وہ کہ ان کے الفاظ سرور کائنات ﷺ سے منقول ہیں، یعنی آنحضرت ﷺ نے ان کے الفاظ کو خود پڑھا ہے۔

اور دوسری قسم ہے جن کے الفاظ اور صیغوں کی تصنیف اہل کشف اور ارباب ولایت سے ہوئی ہے، اور ان کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک یہ کہ ان کے الفاظ حضرت رسالت پناہ ﷺ کی صحبت روحانی میں آنحضرت کے سمع شریف تک پہنچے ہیں، اور آں سرور ﷺ نے خوش ہوکر ان کو قبول فرمایا ہے، اور درود شریف کے ان الفاظ کی خاصیت کو ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ اہل علم پر روشن ہے کہ ان الفاظ والا درود شریف: محمدٌ السابق للخلق نورہ ۔ اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔

اور تیسری قسم: درود شریف کے وہ الفاظ ہیں جو علماء نے تصنیف فرمائے ہیں، لیکن آنحضرت ﷺ کے سمع مبارک تک نہیں پہنچے، اور یہ اخیر درجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی صحبت ان کو میسر نہیں آئی، لیکن وہ بھی اجر سے خالی نہیں۔

باب اول

ان صیغوں کے بیان میں جو آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں۔

چاہئے کہ مومن سوائے ان صیغوں کے جو منقول ہیں نہ پڑھے، کیونکہ منقول صیغوں کے چند فوائد ہیں:

اول یہ کہ ان کے پڑھنے سے سنت قولی کی تعمیل ہوتی ہے، دوم یہ کہ اس شخص نے اپنے لئے جو نفع افضل چاہا تھا، اب اس درود شریف کے واسطہ سے یہ نفع افضل علی حالہ آنحضرت ﷺ کے لئے جمع ہو جائے گا، اور وہ فضیلت دس گنی ہو کر اس شخص پر نازل ہوگی، سوم یہ کہ منقول صیغوں کی قبولیت کا وعدہ ہے۔

۱۲۸- (۱) ...... جاننا چاہئے کہ تشہد والا درود شریف تمام ماثور صیغوں سے افضل ہے، لیکن درود شریف کا جو صیغہ کہ امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مختار ہے، اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ وہ آنحضرت ﷺ پر افضل ترین درود شریف پڑھے گا، پس اس کو چاہئے کہ تشہد والا درود شریف پڑھے، اس کی قسم پوری ہو جائے گی۔ وہ درود شریف یہ ہے:

(۱۲۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ

إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(ترجمہ نمبر اوپر دیکھئے)

۱۲۹- (۲) ...... جو شخص ہر صبح کو نماز فجر کے بعد بطور وظیفہ سو بار یہ درود شریف پڑھ کر اپنے کاموں میں مشغول ہوا کرے اسے پورے دن میں خیر و برکت اور دینی و دنیوی دل جمعی نصیب ہوگی، اور اس کا کوئی کام ضائع نہیں ہوگا، درود شریف یہ ہے:

(۱۲۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا سَهَى عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جب کبھی آپ ﷺ کا ذکر کریں ذکر کرنے والے، اور جب کبھی آپ ﷺ کو بھول جائیں غفلت والے، اور برکتیں اور سلام نازل فرما۔"

۱۳۰- (۳) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۳۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ ﷺ اس کے اہل اور اس کے مستحق ہیں۔"

اگر کسی کو کوئی دشوار کام پیش آئے تو لوگوں کے سو جانے کے بعد تازہ وضو کر کے پاک جگہ بیٹھ جائے، اور مذکورہ بالا درود شریف ہزار مرتبہ بسم اللہ شریف کے ساتھ پڑھے، اس کے بعد ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ مع بسم اللہ شریف پڑھے، پھر حضور قلب کے ساتھ بارگاہ ارحم الراحمین سے اپنے مقصد کی دعا والتجا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ محروم نہیں رہے گا، مجرب ہے۔

۱۳۱- (۴) ......

(۱۳۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَذَالِكَ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، بتعداد اپنی معلومات کے، اور خوب خوب سلام نازل فرما اسی قدر۔"

اس درود شریف کے الفاظ میں: "بعدد" کے بجائے "عدد" بھی آیا ہے، جس عمل کے اول و آخر میں دس مرتبہ یہ درود شریف پڑھا جائے، وہ عمل بارگاہ خداوندی میں قبول ہوگا، انشاء اللہ۔

اور درود شریف کے یہ الفاظ کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰاتِكَ ان کے بارے میں منقول ہے کہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ہیں، اور جب عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ کہے تو شمار اور گنتی کی حد سے نکل جائے گا، کیونکہ ہزار دہ ہزار بھی عدد و شمار میں داخل ہیں۔

۱۳۲- (۵) ......

(۱۳۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی كُلِّ نَبِيٍّ وَّمَلَكٍ وَّوَلِيٍّ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ، وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ نبی امی پر، اور ہر نبی پر، ہر فرشتے پر اور ہر ولی پر، جفت اور طاق کی تعداد میں، اور ہمارے رب کے کامل اور بابرکت کلمات کی تعداد میں۔"

جو شخص ہر نماز کے بعد اس درود شریف کو تین بار پڑھے، ہر معاملہ

جو بندے کا فرشتے کے ساتھ ہوتا ہے اس کے لئے آسان ہو جائے گا، جیسا کہ نامہ اعمال کا لکھنا، روح کا قبض کرنا، اور قبر کا سوال وجواب وغیرہ، اور قیامت کے دن اگر اس شخص کو اپنے عمل کی بدولت خلاصی میسر آئے تو سبحان اللہ، ورنہ تمام نبی، ولی اور فرشتے اس کے حق میں شفاعت کرکے خلاصی دلائیں گے۔

۱۳۳- (۶) (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۳۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰی آلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ، عَدَدَ خَلْقِكَ، وَرِضَا نَفْسِكَ، وَزِنَةَ عَرْشِكَ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے، اپنے نبی، اپنے رسول نبی امی حضرت محمد ﷺ پر، اور آپ ﷺ کی آل وازواج اور ذریت پر، بتعداد اپنی مخلوق کے، اور بمقدار اپنی ذات کی رضا کے، اور اپنے عرش کے وزن کے مطابق، اور اپنے کلمات کی روشنائی کی مقدار میں۔"

اگر کوئی شخص اس کو روزانہ ظہر وعصر کی نماز کے بعد ۳- ۳ بار پڑھنے کی پابندی کرے، اور جمعہ کے دن ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھا کرے تو اس درود شریف کے ہر صیغہ پر اس کو اس قدر ثواب ہوگا کہ فرشتوں کے لئے میسر نہ ہوگا کہ اس شخص کے نامہ عمل میں اس کا ثواب لکھ سکیں، کہ گویا تمام صلوات اس کو عنایت فرماتے ہیں۔

۱۳۴- (۷) (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۳۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، ایسی رحمت جو ہمیشہ رہے آپ کے ہمیشہ رہنے کے ساتھ۔"

جو شخص پچاس مرتبہ رات میں اور پچاس مرتبہ دن میں اس کا ورد کرے اس کا نفس طاعت الٰہی اور توفیق میں کاہل نہیں ہوگا، اور زوال ایمان کے خطرے سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا، اور اگر کثرت کے ساتھ اس درود شریف کا ورد رکھے تو ان شاء اللہ کسی دن آنحضرت محمد ﷺ کا دیدار پاک اس کو نصیب ہوگا، چاہئے کہ پانچ سو مرتبہ ہر شب میں اور ہزار مرتبہ شب جمعہ میں اس کا ورد کیا جائے۔

۱۳۵-(۸) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۳۵) اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! اے محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے رب! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، اور جزا دے حضرت محمد ﷺ کو جس کے آپ ﷺ اہل ہیں۔"

۱۳۶-(۹) ...... شیخ محقق ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ صاحب "فتح القدیر شرح ہدایہ" جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں نویں صدی کے مجتہد تھے، فرماتے ہیں کہ درود شریف کی جتنی کیفیات اور الفاظ وارد ہیں وہ درج ذیل صیغہ میں موجود ہیں، جو تمام مضمونوں کا جامع ہے، وہ درود شریف یہ ہے:

(۱۳۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا، وَزِدْہُ تَشْرِیْفًا، وَّاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

ترجمہ : ......"یا اللہ! ہمیشہ افضل رحمتیں نازل فرمایئے اپنے بندۂ خاص اور اپنے نبی مکرم سیدنا محمد نبی امی ﷺ پر، اور خوب خوب سلام نازل فرمایئے، اور آپ ﷺ کے شرف ومنزلت میں اضافہ فرمایئے، اور آپ ﷺ کو قیامت کے دن اپنے نزدیک منزل مقرب میں اتاریئے۔"

فائدہ: اگر اس درود شریف کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا کرے تو حق تعالیٰ شانہ اس کا قرض ادا کر دیں گے، جیسا کہ جناب عیسیٰ وزیر کا طویل قصہ مذکور ہے کہ اس کی برکت سے مقروض کا قرض ادا ہوا۔

۱۳۷-(۱۰) (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۳۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً.

ترجمہ : ......"یا اللہ! حضرت محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما ایسی رحمت جو آپ کی رضا کی اور آنحضرت ﷺ کا حق ادا کرنے کی موجب ہو۔"

فائدہ: جو شخص اس درود شریف کو نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۳۳-۳۳ بار لازم پکڑے تو قبر مبارک کے درمیان اور اس شخص کی قبر کے درمیان ایک طاقچہ کھول دیا جائے گا، جس سے روضہ شریفہ کی راحت اس پڑھنے والے کو نصیب ہوگی۔

۱۳۸-(۱۱) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۳۸) صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ.

اور صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اگر بلفظ سیّدنا کہے تو بہتر ہے، اور سلّم کی لام پر زبر پڑھے، اور میم پر بھی زبر ہو جزم نہ پڑھے۔

فائدہ: یہ درود شریف پڑھنے میں چھوٹا اور ثواب میں سب سے

بڑھ کر ہے، اگر روزانہ اس کا پانچ سو مرتبہ ورد کرے، خواہ ہر نماز کے بعد
سو بار، یا ایک ہی مرتبہ پانچ سو بار پڑھے تو دونوں جہاں میں محتاج نہ ہو،
اور اگر شب جمعہ میں ہزار بار اس کا ورد کرے تو امید ہے کہ حضرت سرور
عالم ﷺ کی زیارت شریفہ سے مشرف ہو۔

باب دوم

ان صیغوں کے بیان میں، جن کو اکابر صحبت نے حضرت سرور
کائنات علیہ أفضل الصلوات وأکمل التحیات کی بارگاہ عالی میں پیش
کیا، اور وہ درجہ قبول سے مشرف ہوئے۔

۱۳۹-(۱) ...... ان میں سے ایک یہ صیغہ ہے:

(۱۳۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الأَوَّلِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
فِى الآخِرِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى النَّبِيِّيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
فِى الْمُرْسَلِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِى الْمَلَإِ الأَعْلٰى إِلٰى يَوْمِ
الدِّيْنِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ
وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ أَرَهٗ
فَلَا تَحْرِمْنِىْ فِى الْجِنَانِ رُؤْيَتَهٗ، وَارْزُقْنِىْ مَحَبَّتَهٗ، وَتَوَفَّنِىْ عَلٰى
مِلَّتِهٖ، وَاسْقِنِىْ مِنْ حَوْضِهٖ، شَرَابًا مَرِيْئًا سَائِغًا هَنِيْئًا لَا نَظْمَأُ فِيْهِ
بَعْدَهَا أَبَدًا، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنِّىْ
تَحِيَّةً وَسَلَامًا. اَللّٰهُمَّ وَكَمَا آمَنْتُ بِهٖ وَلَمْ أَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِىْ فِى
الْجِنَانِ رُؤْيَتَهٗ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ : ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اولین میں، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر آخرین میں، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر نبیوں میں، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر رسولوں میں، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ملاء اعلیٰ ہیں، اور آپ ﷺ کی تمام آل واصحاب پر بھی، یا اللہ! عطا فرما حضرت محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور فضیلت اور شرف اور بلند درجہ، یا اللہ! میں ایمان لایا حضرت محمد ﷺ پر، اور آپ ﷺ کو دیکھا نہیں، پس محروم نہ کیجئے مجھے جنت میں آپ ﷺ کی زیارت سے، اور مجھے نصیب کیجئے آپ ﷺ کی محبت، اور مجھے وفات دیجئے آپ ﷺ کی ملت پر، اور مجھے پلایئے آپ ﷺ کے حوض سے ایسا جام جو لذیذ ہو، خوشگوار ہو، سیراب کرنے والا ہو، کہ اس کے بعد ہمیں کبھی پیاس نہ لگے، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں، یا اللہ! پہنچا دیجئے حضرت محمد ﷺ کی روح پر فتوح پر میری طرف سے تحیہ اور سلام، یا اللہ! جیسا کہ میں ایمان لایا آپ ﷺ پر، اور آپ ﷺ کو دیکھا نہیں، پس جنت میں مجھے آپ ﷺ کے دیدار سے محروم نہ فرمایئے، اپنی رحمت کے ساتھ اے ارحم الراحمین۔"

فائدہ: اگر نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اس درود شریف کا تین تین بار ورد کیا کرے تو "حسن التوسل" میں اس کے سات فائدے ذکر کئے گئے ہیں: (۱) گناہ معاف ہوں (۲) درجات بلند ہوں (۳) غم واندوہ سے خلاصی نصیب ہو (۴) آنحضرت ﷺ کی محبت نصیب ہو (۵) ایمان والی موت نصیب ہو (۶) دشمنوں کے مقابلہ میں مدد ہو (۷) اور بہشت میں سرور عالم ﷺ کی رفاقت نصیب ہو، اور اگر شب جمعہ میں گیارہ مرتبہ ورد کرے تو بہت نفع ہو۔

۱۴۰-(۲) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۴۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ، وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ، عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِیَ، وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِیَ، صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ، صَلَاةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ، وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ، صَلَوَاتِكَ الَّتِیْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ، وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ كَذَالِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ.

ترجمہ : ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، کہ پہلے تھا مخلوق سے ان کا نور، رحمت ہے جہان والوں کے لئے ان کا ظہور، بہ تعداد ان کے جو گزر چکے آپ کی مخلوق میں سے اور جو باقی رہے، اور جو نیک بخت ہیں ان میں سے اور جو بد بخت ہیں، ایسی رحمت کہ جو ختم کر دے گنتی کو اور احاطہ کر لے حد کا، ایسی رحمت کہ نہ اس کی غایت ہو اور نہ انتہا، نہ حد ہو اور نہ ختم ہونا، آپ اپنی رحمتیں آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائیں وہ ایسی دائم ہوں کہ آپ کے دوام کے ساتھ ہمیشہ رہیں، اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر بھی اسی طرح ہمیشہ رہیں، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس پر۔"

فائدہ: اس درود شریف کا ایک بار پڑھنا دس ہزار کے برابر ہے، اور دس بار پڑھنا ایک لاکھ کے برابر ہے، اگر صبح شام تین تین بار ورد کرے تو قبر وحشر میں تمام معاملات آسان ہو جائیں، اور اگر ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے دونوں آنکھوں پر پھیرے تو نظر تیز ہو، اور درد چشم کے لئے جو کسی دوائی سے ٹھیک نہ ہو سات بار پڑھ کر آنکھ پر دم کرے تو اس درود شریف کی برکت سے ٹھیک ہو، اور اگر کوئی بیماری رکھتا ہو اس کی برکت سے صحت بلیغ نصیب ہو، اور اگر شب جمعہ میں ہزار بار

پڑھا کرے تو حضرت سرور دو عالم ﷺ کے جمال کی خواب میں زیارت کرے، اور چونکہ ایک درود شریف "سیدنا السابق" اور دوسرا "سید الاولین" کا صبح وشام تین بار پڑھنا لازم ہے اس لئے اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔

۱۴۱-(۳) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(١٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ، وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ، مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، ایسی رحمت کہ آپ اس کی برکت سے ہمیں تمام ہولناکیوں اور آفتوں سے نجات عطا فرمائیں اور اس کی برکت سے آپ ہماری تمام حاجتیں پوری فرما دیں، اور اس کی برکت سے آپ ہمیں تمام برائیوں اور گناہوں سے پاک کر دیں، اور اس کی برکت سے آپ ہمیں اپنے پاس اعلیٰ درجات میں بلند کر دیں، اور اس کی برکت سے آپ ہمیں تمام بھلائیوں کی آخری حدوں تک پہنچا دیں، دنیا کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔"

فائدہ: یہ درود شریف کشتی کے غرق ہونے سے خلاصی کا ذریعہ ہے، اور جو شخص کسی غم وفکر، کسی حادثہ ومصیبت میں اس کو ہزار بار پڑھے اس سے خلاصی پائے، اور ہر مقصود حاصل ہو، اور حصول مراد کے لئے نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ

مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، اور سلام پھیرنے کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت کا کوئی کام اس سے ضائع نہیں فرمائیں گے، اور تمام کام آسانی سے میسر ہوں گے جو اس بندہ کی کوشش سے ہرگز نہیں ہو سکتے، اور اس درود شریف کے پڑھنے والا ہرگز بدبخت نہیں ہوگا۔

۱۴۲-(۴) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(١٤٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، بہ تعداد ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر درود بھیجیں تیری مخلوق میں سے، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، بہ تعداد ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر درود نہ بھیجیں، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ نے ہمیں حکم فرمایا ہے آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ چاہتے ہیں اور پسند فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پر درود بھیجا جائے، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جیسا کہ آپ ﷺ پر درود بھیجنا آپ کے شایان شان ہو۔"

فائدہ: حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا، اس جہان کے حالات دریافت کئے، فرمایا، بخشش فرما دی گئی، پوچھا، کس سبب سے؟ فرمایا، درود شریف کے ان پانچ کلمات کی پابندی کی برکت سے، جیسا کہ نسخہ حسن التوسل میں مذکور ہے۔

ہر صبح وشام کو اس درود شریف کا چند بار پڑھنا اپنے اوپر لازم پکڑے۔

۱۴۳-(۵) .... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۴۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو آپ کے خاص بندے، آپ کے نبی ورسول اور نبی امی ہیں، اور آپ ﷺ کی آل پر بھی، اور خوب خوب سلام نازل فرما۔"

فائدہ: یہ درود شریف بھی اصحاب سے منقول ہے، جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد اسیّ مرتبہ پڑھے اس کے اسیّ سال کے گناہ معاف ہو جائیں، بلکہ پوری عمر کے گناہ معاف ہو جائیں، اور اگر جمعہ کی رات کو یا جمعہ کے دن کو سو بار ہمیشہ پڑھا کرے تو اگر بدبخت بھی ہو تب بھی اس درود شریف کی برکت سے نیکوں کے دفتر میں لکھ دیا جائے گا۔

۱۴۴-(۶) (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۴۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ، وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر بہ تعداد ہر بیماری اور دوا کے، اور برکتیں اور سلام نازل فرما۔"

فائدہ: ہر درد اور بیماری کے دفع کے لئے اول وآخر تین تین بار یہ درود شریف پڑھے، اور درمیان میں سورہ فاتحہ مع بسم اللہ شریف اس کے بعد سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھے، اور اس کا ثواب حضرت مخدوم کو بخش کر بیمار پر دم کرے، حق تعالیٰ شانہ شفائے کامل بخشیں، اور فاتحہ

شریف کا پڑھنا مختار ہے، خواہ سات بار پڑھے، یا پانچ بار، یا تین بار، یا ایک ہی بار پڑھے، البتہ اگر زیادہ پڑھے تو بہتر ہے، اور اگر دن رات میں سو بار ورد کیا کرے تو ہر خلاف شرع مذہب سے اور زحمت باطنی سے کہ بدعت وگمراہی ہے محفوظ رہے۔

۱۴۵(۷) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۴۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مُّعَطِّرِ الرُّوْحِ، وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، صَلَاةً تُعَطِّرُنَا بِهَا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو روح کو معطر کرنے والے ہیں، اور آپ ﷺ کی آل پاک پر، ایسی رحمت کہ آپ ﷺ اس کے ذریعہ ہمیں معطر کر دیں، اور برکت اور سلام نازل فرما۔"

فائدہ: اگر اس درود شریف کو پھولوں کی یا مشک وعنبر کی خوشبو پہنچنے پر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کریں گے جو تسبیح میں مشغول رہے گا، اور اس کا ثواب اس شخص کے نامہ عمل میں لکھا جائے گا۔

۱۴۶-(۸) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۴۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ، وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْأَجْسَادِ، وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ کی روح پاک پر ارواح میں، اور رحمت نازل فرما آنحضرت ﷺ کے جسد مبارک پر اجساد میں، اور رحمت نازل فرما آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک پر قبور میں۔"

فائدہ: جیسا کہ منتخب حسن التوسل میں مذکور ہے، جو شخص اس

درود شریف کے پڑھنے کی پابندی کرے اس کو حضرت سرور عالم ﷺ کی زیارت وملاقات نصیب ہو۔

۱۴۷-(۹) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۴۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر، اور برکت وسلام نازل فرما۔"

فائدہ: جو شخص نماز ظہر کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے حق تعالیٰ شانہ اس کو تین چیزیں عطا فرمائیں گے، اول یہ کہ کبھی مقروض نہ ہوگا، دوم یہ کہ اگر مقروض ہو تو اللہ تعالیٰ خزانہ غیب سے اس کے قرض کا انتظام فرمائیں گے، سوم یہ کہ قیامت کے دن اس سے کسی نعمت کا حساب اور کسی تقصیر پر عذاب نہیں ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۴۸-(۱۰) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۴۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ نبی امی پر، اور آپ ﷺ کی آل پر، اور سلام نازل فرما۔"

ف: جو شخص جمعہ کے دن ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے وہ خواب میں حضرت رسالت پناہ ﷺ کی زیارت کرے، یا بہشت میں اپنا گھر دیکھے، اور اگر ایک جمعہ میں اس دولت کے ساتھ مشرف نہ ہو تو پانچ یا سات جمعہ تک اس وظیفہ کی پابندی کرے کہ ان دو نعمتوں میں سے ایک کے ساتھ ضرور فائز المرام ہوگا، اور انصاف یہ ہے کہ ایسی دولت عظمیٰ کے لئے جمعوں کا شمار ذہن میں نہ رکھے، جب تک یہ دولت میسر نہ ہو برابر طلب میں لگا رہے، اور میرے مرشد سے منقول ہے کہ ایسی نعمت کے لئے

اگر روزانہ ورد کریں تو عین عنایت ہے۔

۱۴۹-(۱۱) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۴۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا وَاَوْسَطِہٖ وَآخِرِہٖ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ہمارے کلام کے اول میں، درمیان میں اور آخر میں۔"

ف: اگر مجلس میں بیٹھنے اور اٹھنے کے وقت تین بار یہ درود شریف پڑھا جائے تو بہت بہتر ہے، اور اگر ایک بار ہی پڑھ لیا کرے تب بھی رخصت ہے، اس مجلس میں جو لایعنی بات ہوئی ہو اس کی برکت سے معاف ہو جائے گی۔

۱۵۰-(۱۲) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۵۰) صَلَّی اللہُ سُبْحَانَہٗ وَبِحَمْدِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِہٖ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ.

ترجمہ: ......"رحمت نازل فرمائیں اللہ تعالیٰ، ہم اس کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں، حضرت محمد ﷺ پر، جو اس کے خاص بندے اور رسول نبی امی ہیں، اور آپ ﷺ کی آل پر، اور برکت اور سلام نازل فرمائیں، جیسا کہ آپ ﷺ کے شایان شان ہو۔"

ف: اگر ہر فرض نماز کے بعد اس درود شریف کا سات بار ورد کرے تو کوئی دشمن اس کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہو، مثلاً شیطان ونفس، جن وانس اور سانپ اور بچھو وغیرہ، اور ہر وہ عمل کہ اس کے شروع کرنے سے پہلے یہ درود شریف تین بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول فرمائیں گے، رد نہیں کریں گے۔

۱۵۱-(۱۳) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۵۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ، صَلَاةً اَنْتَ لَهَا أَهْلٌ، وَبَارِكْ وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ.

ترجمہ : ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما جہانوں کے سردار، اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ پر، اور ان کی آل پر، ایسی رحمت جو تیرے شایان شان ہو۔"

ف : اگر صبح و شام سات سات مرتبہ اس درود شریف کا ورد اپنے اوپر لازم کرلے تو اللہ اس کی برکت سے اس کی اولاد کو باعزت رکھے گا، محض اپنے فضل وکرم سے، اور اپنے سچے وعدے کے مطابق۔

۱۵۲- (۱۴) ...... (اور ایک درود شریف یہ ہے)

(۱۵۲) رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّيْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ أَجَلَّهَا، وَاقْضِ لِيْ بِجَاهِهٖ حَوَائِجِيْ كُلَّهَا، وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا أَنْتَ أَهْلُهَا، وَسَلِّمْ وَشَرِّفْ وَكَرِّمْ دَائِمًا.

ترجمہ : ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما میرے نبی حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر، سب سے جلیل القدر رحمت، اور پوری فرما آپ ﷺ کے طفیل میری تمام حاجتیں، اور رحمت نازل فرما آنحضرت ﷺ پر، جیسا کہ آپ کے شایان شان ہو، اور سلام بھیج، اور شرف وکرامت عطا فرما ہمیشہ۔"

ف : اگر کوئی شخص تین بار ہر نماز کے بعد یہ کلمہ پڑھے اس پر قبر میں منکر نکیر کا جواب آسان ہو جائے، اور عاجز نہ ہو، اور اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں، مگر یہاں مختصر لکھ دیا، واللہ بالصواب و إليه المرجع والمآب۔

مخدوم عمر مویرہ رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر رسالہ تمام ہوا۔

ضمیمہ ۳

چالیس درود شریف مع خواص وفوائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاننا چاہئے کہ درود شریف کے وہ متنوع الفاظ جن کے ساتھ علماء ومشائخ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا ہے ان کا شمار طاقت بشری سے خارج ہے، چنانچہ حضرت شیخ سعد الملتہ حموی قدس سرہ سے چار ہزار، اور ایک روایت میں بارہ ہزار انواع درود شریف کی نقل کی گئی ہیں، اور ان کے اوراد واذکار اور کتب ورسائل میں ان میں سے بعض درج ہوئی ہیں، اور مشائخ مغرب سے بھی بہت سی انواع درود شریف کی منقول ہیں، اور ہر بزرگ کو درود شریف کے ایسے الفاظ کا القاء والہام ہوا، جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کے رابطہ کے مناسب تھے، اور انہوں نے ان خواص اور منافع کی طرف اشارہ فرمایا جو اس درود شریف سے دریافت ہوئے، ان اوراق میں چالیس درود شریف، جو اخبار وآثار میں آئے ہیں، اور اکابر سے بنقل صحیح مروی ہیں ان کے خاص فوائد وخواص کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں، واللہ الموفق وولی الرشاد۔

۱۵۳- (۱) ...... قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے "شفاء" میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کو اجر وثواب کا پورا پیمانہ بھر کر دیں، یعنی اس کو کامل

مزدوری دی جائے، اور وہ ثواب کے حصہ وافر سے بہرہ ور ہو، اس کو چاہئے کہ جب درود شریف پڑھے تو یوں کہے:

(۱۵۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ نبی امی پر، اور آپ ﷺ کی ازواج امہات المومنین پر، اور آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت پر، جیسی کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک آپ لائق حمد ہیں، بزرگی والے ہیں۔"

امام ابوداؤد نے بھی اپنی سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور امام دارمی نے بھی اپنی حدیث صحیح میں اس کو ذکر کیا ہے، ان کی روایت میں "علی ابراھیم" کے بجائے "علی آل ابراھیم" کا لفظ ہے۔

۱۵۴- (۲) ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمائے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ جو شخص اسّی مرتبہ مجھ پر درود شریف بھیجے حق تعالیٰ شانہ اس کے اسّی سال کے گناہ معاف فرما دیں گے، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر کیسے درود شریف بھیجے، فرمایا، یوں کہے:

(۱۵۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو آپ کے بندۂ خاص، آپ کے نبی اور آپ کے رسول، نبی امی ہیں۔"
اور ان الفاظ کو ایک شمار کرے۔

۱۵۵- (۳) "شفا" میں زید بن حباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے

آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ان الفاظ سے درود شریف پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

(۱۵۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور آپ ﷺ کو اتار منزل مقرب میں اپنے پاس قیامت کے دن۔"

۱۵۶- (۴) ...... حصن حصین میں موطا اور معجم اوسط طبرانی سے نقل کیا ہے، اور مسند امام احمد رحمہ اللہ میں بروایت نافع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وارد ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجے وہ یہ الفاظ کہے:

(۱۵۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، اور قیامت کے دن آپ ﷺ کو ایسی نشست گاہ عطا فرمایئے جو آپ کے پاس مقرب ہو۔"

اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی (یہ انشاء اللہ حسن خاتمہ کی بشارت ہے)۔

۱۵۷- (۵) ...... "ریاض احادیث" میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے، اور موطا میں ابن وہب سے ان کی سند کے ساتھ لائے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مال نہ رکھتا ہو کہ صدقہ کرے، یعنی ایسا فقیر کہ ایسی چیز سے خالی ہاتھ ہو کہ جس سے صدقہ دینے والوں کا ثواب حاصل کرے اسے چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھے:

(۱۵۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول حضرت محمد ﷺ پر، اور رحمت نازل فرما مومن مردوں اور مومن عورتوں پر، اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر۔"
اس درود شریف کے پڑھنے سے اس کو صدقہ کرنے والوں کا ثواب ملے گا۔

۱۵۸- (۶) ...... "ازھار الاحادیث" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے سامنے سے گزرے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان صاحب کے اتنے اعمال روزانہ آسمان پر چڑھتے ہیں کہ میری امت میں سے کسی کے اتنے اعمال نہیں چڑھتے، صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! یہ شرف ان کو کس وجہ سے حاصل ہوا، ارشاد فرمایا کہ میں یہ خبر جبریل علیہ السلام کی زبانی نقل کر رہا ہوں، انہوں نے ایسا ہی بتایا ہے، اور میں نے اس کی وجہ نہیں پوچھی، دوسرے دن حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ میرے صحابہؓ میں سے اس شخص کی فضیلت کی موجب کیا چیز ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اس شخص کی فضیلت وکرامت کا سبب یہ ہے کہ یہ روزانہ دس مرتبہ ان الفاظ میں درود شریف پڑھتا ہے:

(۱۵۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ،

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ النبی ﷺ پر، جیسا کہ آپ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجیں، اور رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ النبی ﷺ پر، جیسا کہ لائق ہے کہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجی جائے، اور رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ النبی ﷺ پر بہ تعداد ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجیں، اور رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ النبی ﷺ پر بہ تعداد ان لوگوں کے جو آپ ﷺ پر صلوٰۃ نہ بھیجیں۔"
اور "ازھار" میں علاوہ دوسری کتابوں میں ایک جملہ اور بھی نقل کیا ہے:

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ.

"اور رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ النبی ﷺ پر، جیسا کہ آپ چاہتے ہیں اور پسند فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجی جائے۔"
ف: ان اوراق کا جامع (مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ ایک دفعہ کسی ضرورت کی بناء پر میں نے وطن مالوف سے سفر کیا، بعض اہل وعیال کے ساتھ کسی جانب جانے کا قصد تھا، احباب اور مددگاروں میں سے کوئی ہمراہ نہیں تھا، اچانک ایک بڑی جماعت سامنے آئی، ان کے حالات کے صفحات پر خوف واضطراب کا اثر ظاہر تھا، پوچھنے پر انہوں نے احوال ذکر کیا کہ اس راستہ میں ڈاکوؤں کا ایک گروہ پوری طرح مسلح ہے، اور ہم لوگ کثرت کے باوجود ہزار کلفت کے ساتھ ان سے چھوٹ کر آئے ہیں، آپ اس تنہائی وبے نوائی کے باوجود ان کے درپے ہونے اور ایذاء

رسائی سے کیسے محفوظ رہیں گے؟ العود احمد (یعنی لوٹ جانا بہتر ہے) کے مقولہ پر عمل کرتے ہوئے واپس لوٹ جائیے' چونکہ لوٹ جانا بھی مصلحت وقت کے خلاف تھا' اس لئے میں نے وہیں توقف کیا' اور حیرت عظیم کا سامنا ہوا کہ کیا کیجئے اور کیا نہ کیجئے' اسی حال میں نیند کا غلبہ ہوا' میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا کہہ رہا ہے کہ یہ درود شریف پڑھو' اور سلامتی کے ساتھ چلے جاؤ' چنانچہ درود شریف کے یہ پانچ کلمات جو مذکور ہوئے ہیں' ان صاحب نے تھوڑے سے تصرف اور تقدیم وتاخیر کے ساتھ تلقین فرمائے' میں نے کبھی یہ کلمات کسی کتاب میں نہیں پڑھے تھے' اور نہ کسی سے سنے تھے' بڑی فرحت کی حالت میں آنکھ کھلی' اور درود شریف کے یہ پانچ کلمات زبان پر جاری تھے' میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا' اور میرے ساتھ جو دو تین نفر تھے انہوں نے بھی ان کا ورد شروع کر دیا' تھوڑی دیر میں ہم ڈاکوؤں کے گروہ تک پہنچے' اور وہاں سے گزر گئے' ہم لوگ ان کو دیکھ رہے تھے' اور ان کی باتیں سن رہے تھے' لیکن انہوں نے ہمیں نہیں دیکھا' اور ہمارے گزرنے کی ان کو خبر تک نہ ہوئی' اور اس درود شریف کی برکت سے ہم نے ایسی ہلاکت کی جگہ سے' کہ قتل اور زخمی ہونے کا بھی خطرہ تھا' اور لٹ جانے اور قید ہو جانے کا بھی اندیشہ تھا' نجات پائی' اور بعافیت منزل مقصود تک پہنچ گئے' وہ دن اور آج کا دن الحمدللہ صبح وشام اس درود شریف کا پابندی سے ورد رکھتا ہوں' آنحضرت ﷺ پر درود ہولناکیوں اور پریشانیوں سے نجات دلاتا ہے' آفات دوران سے بھی' اور مخافات زمان سے بھی' اس درود شریف کا نام "حصن حصین" ہے' یعنی مضبوط قلعہ اور اس کا ورد دار الامان ہے۔

١٥٩- (٧) ...... روضة الاحباب میں نقل کیا ہے کہ دستور نہیں

تھا آنحضرت ﷺ کے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی بیٹھے' ایک دن ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت ﷺ نے اسکو اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھایا' صحابہ ؓ کو اس پر تعجب ہوا' جب وہ شخص مجلس سے اٹھ کر چلا گیا تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر ان کلمات کے ساتھ درود شریف بھیجتا ہے۔

(١٥٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' جیسا کہ آپ چاہتے ہیں اور پسند فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجی جائے' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' جیسا کہ آپ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجیں' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' جیسا کہ آپ ﷺ اس کے اہل ہیں۔"

١٦٠- (٨) ...... ازھار میں ہے کہ آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص مجھ پر ان الفاظ سے دورد شریف بھیجے:

(١٦٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ، وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ، وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ کی روح پر فتوح پر ارواح میں' اور رحمت نازل فرما آنحضرت ﷺ کے جسد مبارک پر اجساد میں' اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ کی قبر منور پر قبور میں۔"

میں اس کی شفاعت کروں گا اپنے پروردگار کے پاس' اور وہ مجھے

خواب میں دیکھے گا، اور میرے حوض کوثر سے پانی پیے گا، اور جو شخص میرے حوض کوثر سے پانی نوش کرے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔"

ف: اور بعض اکابر سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص جمعرات اور جمعہ کو یہ درود شریف بمع اس درود شریف کے جو روضة الاحباب سے نقل کیا گیا ہے، ستر بار پڑھے، اسے واقعہ میں آنحضرت کی زیارت نصیب ہوگی، مجرب ہے۔

۱۶۱- (۹) ...... حصن حصین میں ابو علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی چاہے کہ اس کا مال زیادہ ہو جائے اور روز افزوں ترقی کرے اسے چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھے:

(۱۶۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

ترجمہ: ...... "یا اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر اور رحمت بھیج مومن مردوں اور عورتوں پر، اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر۔"

۱۶۲- (۱۰) ...... شواہد النبوۃ میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ جو شخص اپنی خواب گاہ میں جائے، اور سورۃ الملک پڑھے، اس کے بعد چار مرتبہ یہ دورد شریف پڑھے:

(۱۶۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ، بِكُلِّ آيَةٍ أَنْزَلْتَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّيْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! اے مالک حل و حرام کے، اور اے مالک بلد حرام کے، اور اے مالک حرمت والے مہینے کے، ہر آیت کے بدلے میں، جو آپ نے ماہ رمضان میں نازل فرمائی، حضرت محمد ﷺ کی روح پاک کو میری جانب سے صلوٰۃ و سلام پہنچا دیجئے۔"

تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو حکم فرمائیں گے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سلام عرض کریں گے، اور آنحضرت ﷺ اس کے جواب میں فرمائیں گے کہ فلاں بن فلاں پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

۱۶۳- (۱۱) ...... ریاض الاحادیث میں نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہشت میں ایک درخت ہے جس کو محبوبہ کہتے ہیں، اس کے میوے انار سے چھوٹے اور سیب سے بڑے ہیں، اور اس میوہ کا پانی دودھ سے سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ نرم ہے، نہیں کھائے گا اس میوے سے مگر وہی شخص جو روزانہ اس درود شریف کی پابندی کرے:

(۱۶۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ...... "اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، اور برکت و سلام نازل فرما۔"

۱۶۴- (۱۲) ...... ازھار میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ بادیہ نشینوں کی ایک جماعت نے ایک شخص کو ایک اونٹ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی عدالت میں حاضر کر کے اس پر دعویٰ کیا کہ اس شخص نے یہ اونٹ چرایا ہے، اس شخص نے انکار کیا تو ان لوگوں نے گواہ پیش کر دیئے، آنحضرت ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرما دیا، جب لوگ

اس شخص کا ہاتھ کاٹنے کے لئے لے کر چلے تو وہ شخص زیر لب کچھ پڑھ رہا تھا، جو اونٹ کہ ان کا مدعا تھا (یعنی جس کے چرانے کا ان لوگوں نے دعویٰ کیا تھا) اس نے چلانا شروع کیا، اور بزبان فصیح عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! یہ شخص میرے چرانے کی تہمت سے بری ہے، ان لوگوں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے، اور گواہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے، مجھ کو فلاں شخص نے چرایا ہے، اور اس بے چارے پر تہمت لگا دی، آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کو واپس لانے کا حکم فرمایا، اور جس چور کا اونٹ نے نام لیا تھا، اسے حاضر کیا گیا، اس نے بغیر جبرواکراہ کے چوری کا اقرار کیا، آنحضرت ﷺ نے اس پر حد جاری کرنے کا حکم فرمایا، اور جس درویش پر تہمت لگائی گئی تھی اس کو طلب کر کے دریافت فرمایا کہ تم میرے پاس سے جانے کے بعد کیا کہہ رہے تھے؟ کیونکہ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ مدینہ کے محلات ان سے بھر گئے، اور نزدیک تھا کہ دیواریں پھٹ جائیں، اور وہ فرشتے ان میں پہنچ جائیں کہ تم میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گئے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ پر درود شریف ان الفاظ میں پڑھ رہا تھا۔

(١٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلَوَاتِكَ شَيْءٌ، وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ، وَارْحَمِ النَّبِيَّ مُحَمَّدًا حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ رَحْمَتِكَ شَيْءٌ.

(١٦٤-أ) وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ سَلَامِكَ

شَيْءٌ

ترجمہ: ......"یا اللہ! حضرت نبی محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما، یہاں تک کہ آپ کی صلوات میں سے کچھ باقی نہ رہے، اور حضرت نبی محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرما، یہاں تک کہ آپ کی برکتوں میں سے کچھ باقی نہ رہے، اور حضرت نبی محمد ﷺ پر رحمت فرما، یہاں تک کہ آپ کی رحمت میں سے کچھ باقی نہ رہے۔"

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو کل قیامت کے دن پل صراط پر اس حالت میں گزرے گا کہ تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمک رہا ہوگا۔

اور روضۃ الاحباب میں بھی اس قصہ کو نقل کیا ہے، اور اس میں ایک کلمہ کا اضافہ نقل کیا ہے: یعنی وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ (اور سلام بھیج حضرت محمد ﷺ پر، یہاں تک کہ آپ کے سلام میں سے کچھ باقی نہ رہے۔"

۱٦۵- (۱۳) ......شفا میں ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب آیت شریفہ تلاوت فرماتے ﴿إن الله وملائكة﴾ الخ تو ارشاد خداوندی کی تعمیل میں یوں کہتے:

(١٦٥) ﴿إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَه يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾، لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ وَسَعْدَيْكَ، صَلَوَاتُ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ، وَمَا سَبَّحَ لَكَ شَيْءٌ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ، الدَّاعِيْ إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ، وَعَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمہ : ......"میں حاضر ہوں اے اللہ اور آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے بار بار حاضر ہوں، احسان کرنے والے رحیم پروردگار کی صلواتیں ہوں اور مقرب فرشتوں کی، اور نبیوں اور صدیقوں کی، اور شہداء اور صالحین کی، اور ان تمام چیزوں کی، جو اے رب العالمین آپ کی تسبیح کہتی ہیں، حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ پر، جو خاتم النبیین ہیں، سید المرسلین ہیں، امام المتقین ہیں، اور رسول رب العالمین ہیں، گواہی دینے والے، ڈرانے والے ہیں، اور آپ کی طرف آپ کے حکم سے بلانے والے ہیں، روشن چراغ ہیں، اور آپ ﷺ پر سلام ہو۔"

ائمہ اہل بیت اس درود شریف کی پابندی فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ اس درود شریف کے دینی فوائد اور آخرت میں اس کا ثواب احاطہ حد سے باہر اور حد شمار سے زیادہ ہے۔

١٦٦- (١٤) ...... ریاض المذکورین میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص روزانہ تین بار اور جمعہ کے دن سو بار یہ درود شریف پڑھا کرے:

(١٦٦) صَلَوَاتُ اللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

ترجمہ : ......"اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں کی، اس کے نبیوں کی، اس کے رسولوں کی اور اس کی تمام مخلوق کی رحمتیں ہوں حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی تمام آل پر، اور آپ ﷺ پر اور ان سب پر سلام ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔"

بے شک اس شخص نے درود بھیجا آنحضرت ﷺ پر تمام مخلوق کے

درود کے ساتھ، اور قیامت کے دن یہ شخص آنحضرت ﷺ کے خواص کے زمرہ میں اٹھایا جائے گا، اور آنحضرت ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو جنت میں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

١٦٧- (١٥) ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے:

(١٦٧) صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَجَزَاهُ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ.

ترجمہ : ......"اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائیں حضرت محمد ﷺ پر، اور آپ ﷺ کو جزا دیں ہماری جانب سے جس کے آپ ﷺ اہل ہیں۔"

اس نے ہزار دن تک لکھنے والوں کو مشقت میں ڈال دیا۔

ف : لکھنے والوں سے مراد ثواب کے لکھنے والے فرشتے ہیں، مطلب یہ کہ ستر فرشتے ہزار دن تک ان کلمات کا ثواب لکھتے رہیں گے، اور زیادہ ثواب لکھنے کی وجہ سے مشقت میں پڑیں گے۔

١٦٨- (١٦) ...... "ازہار" میں نقل کیا ہے کہ جو شخص روزانہ تین بار یہ درود شریف پڑھے:

(١٦٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ وَسَلِّمْ وَاجْزِهِ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ.

ترجمہ : ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر، اور سلام نازل فرما، اور آپ ﷺ کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرما۔"

اس نے آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری (بعثت) کی نعمت کا شکر ادا کر دیا، اور آنحضرت ﷺ قیامت کے دن اس کے لئے عذر خواہی فرمائیں

گے ، اور حق تعالیٰ شانہ اس کو بلندی درجہ عطا فرمائیں گے ۔

۱۶۹۔ (۱۷) ...... حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ وہ یہ درود شریف پڑھتے تھے:

(۱۶۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْكُبْرٰى، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا، وَآتِهٖ سُؤْلَهٗ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى، كَمَا آتَيْتَ إِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى.

ترجمہ : ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ، اور آپ ﷺ کی شفاعت کبریٰ قبول فرما ، اور آپ ﷺ کے بلند درجہ کو اونچا کردے ، اور دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کی دعا و درخواست آپ ﷺ کو عطا فرما ، جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کو عطا فرمائی ۔"

اور فرماتے تھے کہ جو شخص اسی طرح درود شریف پڑھے آنحضرت ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے ، اور اس کو ، اور اس کے والدین ، عزیز و اقارب اور دوست احباب کو بھی رتبہ شفاعت عطا فرمائیں گے ۔

۱۷۰۔ (۱۸) ...... روضۃ العلماء میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھو تو خوب اچھی طرح درود شریف پڑھو کیونکہ وہ درود شریف آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے ، عرض کیا گیا کہ ہم کن الفاظ سے درود شریف پڑھا کریں ؟ فرمایا یوں کہا کرو:

(۱۷۰) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَرَأْفَتَكَ وَمَحَبَّتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ،

اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ : ......"اے اللہ! اپنی عنایتیں ، اپنی برکتیں ، اپنی رحمت ، اپنی شفقت اور محبت نبیوں کے سردار اور متقیوں کے امام حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائیے ، جو آپ کے بندے اور آپ کے رسول اور نبی ہیں ، خیر کے امام ہیں ، اور رسول رحمت ہیں ، اے اللہ! اور آپ ﷺ کو مقام محمود میں کھڑا کیجئے جس پر اولین و آخرین رشک کریں گے ، یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ، اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر ، جیسا کہ آپ نے رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر ، بے شک آپ لائق حمد ہیں ، بزرگی والے ہیں ، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر ، جیسا کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر ، بے شک آپ لائق حمد ہیں ، بزرگی والے ہیں ۔"

اس درود شریف کی برکت سے درود شریف پڑھنے والے کو آنحضرت ﷺ کے مقربین میں شامل کر دیں گے اور اس کو اتنا ثواب عطا فرمائیں گے کہ تمام جن و انس اس کو شمار کرنا چاہیں تو نہیں کر سکیں گے ، اور جب فرشتے اس درود شریف کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کریں گے تو آنحضرت ﷺ درود شریف پڑھنے والے کو سلام فرمائیں گے ، اور اس کو حق تعالیٰ سے چاہیں گے ۔

۱۷۱۔ (۱۹) ...... شفا میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

کہ آنحضرت ﷺ کے خواص میں سے جو شخص یہ چاہے کہ کامل ترین جام کے ساتھ شربت شریف نوش کرے اس کو چاہئے کہ ان الفاظ سے درود شریف پڑھا کرے:

(۱۷۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهٖ وَاُمَّتِهٖ، وَعَلَيْنَا اَجْمَعِيْنَ.

ترجمہ: ...... "یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر، آپ ﷺ کے اصحاب پر، آپ ﷺ کی اولاد پر، آپ ﷺ کی ازواج پر، آپ ﷺ کی ذریات پر، آپ ﷺ کے اہل بیت پر، آپ ﷺ کے سسرالی رشتہ داروں پر، آپ ﷺ کے انصار (مددگاروں) پر، آپ ﷺ کے پیروکاروں پر، آپ ﷺ سے محبت رکھنے والوں پر، آپ ﷺ کی امت پر، اور ہم سب پر بھی۔"

۱۷۲- (۲۰) ...... شفاء السقام میں ابوالحسن یحیٰ مطلبی ؒ سے روایت کی ہے اور (انہوں نے) بنان اصفہانی ؒ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے "واقعہ" میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی، اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! محمد بن ادریس شافعی ؒ آپ ﷺ کے ابن عم ہیں، آپ ﷺ نے ان کو کوئی نفع پہنچایا؟ فرمایا، ہاں! میں نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ ان سے حساب نہ لیا جائے، میں نے عرض کیا کہ اس عنایت کا کیا سبب ہوا؟ فرمایا، وہ مجھ پر ایسا درود پڑھتے تھے کہ ایسا کسی نے نہیں سنا، عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ درود کیا ہے؟ فرمایا، یہ الفاظ ہیں:

(۱۷۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا

غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

ترجمہ: ...... "یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جب کبھی ذکر کریں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے، اور جب کبھی غافل ہوں آپ ﷺ کے ذکر سے غافل لوگ۔"

اسی کے موافق ہے وہ قصہ جو ابراہیم بن اسماعیل مزنی ؒ سے منقول ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی ؒ کو خواب میں دیکھا، پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، فرمایا کہ مجھے بخش دیا، اور حکم دیا کہ مجھے تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں، جیسا کہ دولہا کو عزت کی سواری پر بٹھا کر لے جاتے ہیں، اور مجھ پر بکھیر کی گئی، یہ برکت اس درود شریف کے جو میں نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں لکھا تھا، اور اسی کے مطابق میں درود شریف پڑھا کرتا تھا، پوچھنے پر وہی درود شریف بتایا جو اوپر مذکور ہوا۔

۱۷۳- (۲۱) ...... شفاء السقام میں اقیس سے نقل کیا ہے کہ میں امام ابو موسیٰ الجاہد المصری ؒ، جو قاضیوں کے مقتدا اور اپنے دور کے عظیم المرتب بزرگ تھے، کے پاس بیٹھا تھا، کہ شیخ ابوبکر شبلی ؒ اس مجلس میں تشریف لائے، امام ابو موسیٰ ؒ کھڑے ہو گئے، ان سے معانقہ فرمایا، اور ان کی دونوں ابروؤں کے درمیان بوسہ دیا، میں نے کہا کہ آپ نے تو ان کے ساتھ ایسے اکرام کا معاملہ فرمایا، جب کہ تمام اہل بغداد خیال کرتے تھے کہ یہ شخص مجنون ہے، پس کیا سبب ہوا کہ آپ نے ان کا انتہائی اکرام فرمایا؟ امام نے فرمایا کہ میں نے ان کے ساتھ وہی کیا جس کا میں نے آنحضرت ﷺ سے مشاہدہ کیا تھا، میں نے عرض کیا کہ وہ کیسے؟ فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ ایک جگہ تشریف

فرماتے تھے' اور بہت سے اکابر حاضر خدمت تھے کہ اچانک حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ
اس محفل میں حاضر ہوئے' آنحضرت ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے تو آنحضرت
ﷺ اٹھے' ان کے ساتھ معانقہ کیا' اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان
بوسہ دیا' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے
ساتھ یہ عنایت فرماتے ہیں؟ فرمایا' ہاں! کیونکہ یہ صاحب ہر نماز کے بعد یہ
آیت شریفہ پڑھتے تھے: ﴿لقد جاءکم رسول من أنفسکم﴾ (آخر
سورہ تک) اس کے بعد مجھ پر درود شریف پڑھتے تھے' کہتے ہیں کہ ان کا
درود شریف ان الفاظ کے ساتھ تھا:

(۱۷۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِّلأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلأَ الْأَرْضِ وَمِلأَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' جس سے
آسمان بھر جائے' زمین بھر جائے' اور عرش عظیم بھر جائے۔"

ف: کہتے ہیں کہ اس درود شریف کے پڑھنے والے کو آسمان و زمین
کی بھرتی اور عرش عظیم کی مقدار کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۱۷۴- (۲۲) ...... ریاض المذکورین میں عبدالرحمن بصری رحمۃ اللہ علیہ
سے منقول ہے کہ جب حضرت خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو ان کے تکیہ
کے نیچے سے ایک رقعہ ملا' جس پر لکھا تھا: "ھذہ براءۃ من السعیر لخلاد
بن کثیر" (یہ دوزخ سے آزادی کا پروانہ ہے خلاد بن کثیر کے لئے)

ان کے اہل خانہ سے دریافت کیا گیا کہ ان کا کیا عمل تھا جس کی
بدولت ان کے بارے میں یہ پروانہ شرف جاری ہوا؟ ان کی اہلیہ نے کہا
کہ وہ جمعہ کے دن ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے' اور کہا کرتے
تھے کہ یہی درود شریف دوزخ سے میری رہائی کا سبب بنے گا' پوچھا گیا کہ

کون سا درود شریف پڑھتے تھے' بتایا کہ یہ پڑھتے تھے:

(۱۷۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍنِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد نبی امی ﷺ پر' اور
آپ ﷺ کی آل پر' اور سلام نازل فرما۔"

۱۷۵- (۲۳) ...... احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے
کہ جو شخص جمعہ کے دن ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

(۱۷۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً، وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، وَاجْزِہٖ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ أُمَّتِہٖ، وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ إِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ، یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' اور حضرت
محمد ﷺ کی آل پر' ایسی صلوٰۃ' جو آپ کی رضا (کی موجب) ہو' اور
جس سے آپ ﷺ کا حق ادا ہو جائے' اور عطا فرما آپ ﷺ کو وسیلہ
اور مقام محمود' جس کا آپ نے ان ﷺ سے وعدہ فرما رکھا ہے' اور
جزا دے آپ ﷺ کو ہماری طرف سے اس سے افضل اور بہتر جزا جو
آپ نے کسی نبی کو اس کی امت کی جانب سے عطا فرمائی ہو' اور
رحمت نازل فرما آپ ﷺ کے تمام بھائیوں' یعنی نبیوں اور نیک
لوگوں پر' اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔"

ایسا شخص آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہوگا' اور بلاشبہ آنحضرت
ﷺ اس کو شفاعت کے ذریعہ جہنم کے درکات سے رہائی دلا کر جنت کے
درجات میں پہنچائیں گے۔

۱۷۶- (۲۴) صلوٰۃ ثمانیہ: جو منسوب ہے نُجَباء (برگزیدہ
حضرات) کی طرف' کہ یہ حضرات ہر زمانے میں سات کی تعداد رہے ہیں'

کم اور زیادہ نہیں ہوتے' آٹھ نجباء نے حضرت ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمۃ کو اس درود شریف کے ایک ایک فقرہ کی تعلیم دی تھی:

(۱۷۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ مِلْاَ مَا خَلَقْتَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ مِلْاَ کُلِّ شَیْءٍ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ عَدَدَ مَا اَحْصَاہُ کِتَابُکَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ مِلْاَ مَا اَحْصَاہُ کِتَابُکَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ مِلْاَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر' بہ تعداد ان تمام چیزوں کے جو آپ نے پیدا فرمائیں' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر' ان تمام چیزوں کی بھرتی کے مطابق جو آپ نے پیدا فرمائیں' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر ہر شے کی تعداد میں' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر ہر شے کی بھرتی کے مطابق' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر' ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر جن کا شمار اور احاطہ کیا ہے آپ کی کتاب نے' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر' ان چیزوں کی تعداد میں جن کو آپ کا علم محیط ہے' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر' ان چیزوں کی بھرتی کے مطابق' جن کو آپ کا علم محیط ہے۔"

منقول ہے کہ حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم علیہ الرحمۃ نے بقیہ عمر میں اس درود شریف کے پڑھنے کی پابندی فرمائی' اور عمود الدین فقیہ علیہ الرحمۃ نے شیخ محمد خضروی مقرئی سے یہ درود شریف اسی طرح سماع فرمایا تھا' جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا

۱۷۷-(۲۵) ...... شیخ المشائخ سعد الدین حموی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ پر اس طرح درود شریف بھیجے:

(۱۷۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّطْلِقِ عِنَانِ الْاِیْمَانِ فِیْ مَیْدَانِ الْاِحْسَانِ، وَمُرْسِلِ رِیَاحِ الْکَرَمِ اِلٰی رَوْضِ الْجِنَانِ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' جو چھوڑنے والے ہیں ایمان کی لگام احسان کے میدان میں' اور جو بھیجنے والے ہیں کرم کی ہوائیں جنت کے باغیچوں کی طرف' اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر' اور سلام نازل فرما۔"

یہ شخص دنیا سے ایمان کے ساتھ جائے گا' اور قیامت کے دن اس کو ایمان کے ساتھ اٹھائیں گے۔

۱۷۸-(۲۶) ...... حضرت شیخ قدس سرہ سے یہ بھی نقل کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص وسوسۂ شیطان اور دغدغۂ نفس وہوا سے نقصان پاتا ہو اسے چاہئے کہ ہمیشہ یہ درود شریف پڑھا کرے:

(۱۷۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مُّفَرِّقِ فِرَقِ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ، وَمُشَتِّتِ بِغَایَةِ جُیُوْشِ الْقَرِیْنِ وَالشَّیْطَانِ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جو کفر وطغیان کے فرقوں کو پاش پاش کرنے والے ہیں، اور شیطان کے لشکر کو منتشر کرنے والے ہیں، اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی، اور برکت نازل فرما، اور سلام نازل فرما۔"

ایسا شخص شیطان کے شر اور اس کے چوکوں (وسوسوں) سے مامون ومحفوظ رہے گا۔

۱۷۹- (۲۷) ...... نیز حضرت شیخ سے (اللہ تعالیٰ ان کی برکت کو بڑھائیں) صحیح نقل کے ساتھ ثابت ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ پر اس طرح درود شریف بھیجے:

(۱۷۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْفَرْقِ وَالْفُرْقَانِ، وَجَامِعِ الْوَرَقِ وَمُنْزِلِهِ مِنْ سَمَاءِ الْقُرْآنِ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ.

ترجمہ: ......"اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، جو صحیح اور غلط کے درمیان فرق کرنے والے اور حق وباطل کے درمیان فیصلہ کرنے والے ہیں، اوراق مصحف کے جمع کرنے والے اور اس کو قرآن کے آسمان سے اتارنے والے ہیں، اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی، اور سلام نازل فرما۔"

ایسا شخص ہرگز کسی ظالم کے ہاتھ میں گرفتار نہیں ہوگا، اور حق تعالیٰ اس کو محتاجی وتنگدستی سے محفوظ رکھے گا، اور حضرت ﷺ کی اولاد کرام میں سے بعض حضرات سے سنا گیا کہ حضرت شیخ ؒ کو پے درپے یہ تین درود شریف جو اوپر ذکر کئے گئے ہیں کشف میں دکھائے گئے۔

۱۸۰- (۲۸)..... (حضرت مصنف ؒ نے یہاں ایک درود شریف شیخ رشید الدین کے حوالہ سے نقل کیا ہے، اور اس میں ایک قصہ بھی ذکر کیا

ہے، مگر عبارت دیمک خوردہ ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ ممکن نہیں تھا۔ البتہ درود شریف کے الفاظ محفوظ تھے، جو درج ذیل ہیں۔)

(۱۸۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حِيْنَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ الطَّامَّةُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً مُخَلِّصَةً عَنِ الْمَلَامَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً مُبَلِّغَةً إِلَى السَّلَامَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً فَائِضَةً عَلٰى أَهْلِ الْكَرَامَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ حِيْنٍ وَأَوَانٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ لِسَانٍ وَجَنَانٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عِنْدَ ظُهُوْرِ كُلِّ حِكْمَةٍ وَبَيَانٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْكِتَابِ الْعَزِيْزِ وَحَامِلِ الْفُرْقَانِ الْمَجِيْدِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً جَامِعَةً بَيْنَ سِرِّ كُنْ وَكَانَ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ، أَهْلِ الْقِبْلَةِ وَالْإِيْمَانِ، وَالْكِتَابِ وَالْمِيْزَانِ، يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ. وَاغْفِرْ لِأُمَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَأَسْكِنْهُمْ أَعْلَى الْجِنَانِ، وَأَحْسِنْ إِلَيْهِمْ يَا وَلِيَّ الْإِحْسَانِ، وَأَدْخِلْهُمْ بِرَحْمَتِكَ فِي الرِّضَا وَالرِّضْوَانِ، وَالرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ، وَأَعِذْهُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالنِّيْرَانِ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر قیامت کے میدانوں میں، یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جب وہ عام

مصیبت کی گھڑی (یعنی قیامت) قائم ہو' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' ایسی صلوٰۃ جو ملامت سے چھڑانے والی ہو' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' ایسی صلوٰۃ جو سلامتی تک پہنچانے والی ہو' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ایسی صلوٰۃ جس کا فیضان ہو اہل کرامت پر' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ہر وقت اور ہر زمانے میں' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' ہر زبان اور ہر دل سے' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ہر حکمت وبیان کے ظہور کے وقت' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جو صاحب ہیں کتاب عزیز کے اور حامل ہیں فرقان مجید کے' یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر' ایسی صلوٰۃ جو جامع ہو ﴿کن فیکون﴾ کے بھید کی' اور رحمت نازل فرما آپ ﷺ کے تمام بھائیوں پر' یعنی نبی' صدیق' شہید اور نیک بندے' جو اہل قبلہ ہیں' اہل ایمان ہیں' صاحب کتاب ہیں' اے حنان' اے منان اور مغفرت فرما اپنے نبی وحبیب حضرت محمد ﷺ کی امت کی' اور ان کو سکونت عطا فرما جنت میں' اور ان پر احسان فرما' اے احسان کے مالک' اور ان کو داخل فرما اپنی رحمت کے ساتھ اپنی رضا اور رضوان میں اور رحمت وغفران میں' اور ان کو پناہ دے شیطان سے اور دوزخ سے' اے سب سے بڑھ کو رحم کرنے والے۔"

ف: اس درود شریف کا عرض حاجات کے وقت پڑھنا قبولیت دعا کا موجب ہے' اور خوف کے موقع پر پڑھنا آفات سے نجات کا سبب ہے' بہت سے اکابر نے تجربہ کیا ہے' اور ان فوائد کا مشاہدہ فرمایا ہے۔

۱۸۱-(۲۹) ...... میرے استاذ و مخدوم سلطان المفسرین برہان المذکورین قدوۃ[1] والتقویٰ والدین[2] روح اللہ روحہ فرماتے تھے کہ

[1] الفاظ پڑھے نہیں جاتے' مترجم۔
[2] الفاظ پڑھے نہیں جاتے' مترجم۔

حضرت شیخ[1] ایک شب اسی کیفیت پر تھے جو مذکور ہوئی' آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی اور آنحضرت ﷺ نے درود شریف کے یہ چھ کلمات ان کو املاء کرائے' شیخ ان کلمات کو پڑھ رہے تھے[2] ذرا سی فرصت کی درخواست کی کہ ان کلمات کو یاد کر کے پڑھ سکیں' اچانک ایک پڑھنے والے نے پڑھنا شروع کر دیا' اور اسی درود شریف کو نغمہ دل آویز اور سخن سوز انگیز کے ساتھ پڑھا' حضرت شیخ کو حیرت ہوئی' اسی وقت موذن شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور کہا کہ حیرت و تعجب نہ کیجئے' جس وقت آنحضرت ﷺ یہ درود شریف آپ کو املا کرا رہے تھے میں نے سن کر یاد کر لیا' اور وہ درود شریف یہ ہے:

(۱۸۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً مَقْرُوْنَةً بِذِكْرِهٖ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً جَامِعَةً بَيْنَ فَرَحِهٖ وَسُرُوْرِهٖ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً مُحِيْطَةً بِطَوْرِهٖ وَصَوْرِهٖ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً مُنَوَّرَةً لِقُلُوْبِ أَصْحَابِ صُدُوْرِهٖ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَاةً شَارِحَةً لِمَنْفُوْحِهٖ فِيْ مَسْطُوْرِهٖ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ إِخْوَانِهٖ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ بِعَدَدِ عُبُوْرِهٖ وَمُرُوْرِهٖ، بَيْنَ الْمَاءِ وَطَهُوْرِهٖ، وَالنُّوْرِ وَظُهُوْرِهٖ، وَالْحَقِّ وَأُمُوْرِهٖ.

ترجمہ: ...... "یا اللہ! درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود شریف کہ جو آپ ﷺ کے ذکر کے ساتھ مقرون ہو' یا اللہ! درود شریف بھیج حضرت محمد ﷺ پر' ایسا درود شریف جو جامع ہو آپ ﷺ کی خوشی

[1] الفاظ پڑھے نہیں جاتے' مترجم۔
[2] الفاظ پڑھے نہیں جاتے' مترجم۔

اور سرور کو‘ یا اللہ! درود نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود شریف جو احاطہ کرے آپ ﷺ کے تمام حالات واطوار کا‘ یا اللہ! درود نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر‘ ایسا درود شریف جو منور کردے سننے والوں کے دلوں کو‘ یا اللہ! نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر‘ ایسا درود شریف جو شارح ہو آپ[1] ﷺ کے باطنی کمالات کی آپ ﷺ کے چہرہ انور کی تحریر میں‘ اور رحمت نازل فرما آپ ﷺ کے تمام بھائیوں پر‘ یعنی انبیاء واولیاء پر‘ بہ تعداد آپ ﷺ کے عبور کرنے اور گزرنے کے درمیان پانی کے اور اس کی طہارت کے‘ اور درمیان نور کے اور اس کے ظہور کے‘ اور درمیان حق کے اور اس کے امور کے۔“

ف: اور اس درود شریف کے خواص وفوائد بہت ہیں‘ خصوصاً قلوب کو کھینچنے‘ منافع کی کشش اور دلوں کے اندر قبولیت کو بڑھانے میں‘ اور سلاطین وامراء اور عظماء ووزراء اور اہل اختیار واقتدار سے ملاقات کے وقت اس کا تجربہ محقق ہو چکا ہے۔

۱۸۲- (۳۰) شیخ حاجی سکرت رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ کے خلیفہ تھے‘ ان سے منقول ہے کہ میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی‘ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر درود شریف کیسے بھیجا کروں؟ فرمایا‘ یہ کہا کرو:

(۱۸۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذِكْرِهٖ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ.

ترجمہ: ......”یا اللہ! رحمت نازل فرمایئے حضرت محمد ﷺ پر بعدد آپ ﷺ کے ہر ذکر کے‘ دس لاکھ مرتبہ۔“

یہ درود شریف پڑھو گے تو گویا مجھ پر سارے درود شریف بھیج دیئے۔

[1] اس لفظ کے مفہوم میں شرح صدر نہیں ہوا‘ حضرات اہل علم غور فرمالیں۔ مترجم

۱۸۳- (۳۱) ...... شیخ محقق زین الدین علی کلال قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ ساری مخلوق کے درود‘ آغاز دنیا سے اب تک اور اب سے لیکر اخیر تک‘ آنحضرت ﷺ پر بھیجے اسے چاہئے کہ ان الفاظ سے درود شریف پڑھے:

(۱۸۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ فِى الْاَوَّلِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ فِى الْاٰخِرِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ فِى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

ترجمہ: ......”یا اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اولین میں‘ اور رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر آخرین میں‘ اور رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر ملاء اعلیٰ میں قیامت تک۔“

۱۸۴- (۳۲) ...... شیخ الاسلام ابو العباس بونی روح اللہ روحہ نے فرمایا کہ جو شخص کہ دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درود بھیجے وہ گویا دن رات کے تمام اوقات میں درود بھیجتا رہا:

(۱۸۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِىْ اَوَّلِ كَلَامِنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِىْ اَوْسَطِ كَلَامِنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِىْ اٰخِرِ كَلَامِنَا.

ترجمہ: ......”یا اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ہمارے کلام کے اول میں اور رحمت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر ہمارے کلام کے آخر میں۔“

(آگے ۳۳ نمبر کی عبارت دیمک خوردہ ہے)۔

۱۸۵- (۳۴) ...... حافظ ابوالحسین علی بن محمود الشاذی رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا کہ میں شیخ المشائخ ابو عبد اللہ الحسین خوانی کی خدمت میں پہنچا، اور ان سے درخواست کی کہ مجھے ایسا درود شریف تلقین فرمایئے کہ صورت و معنی کے ساتھ فائدہ اٹھاؤں اور دنیا و آخرت میں اس کی برکتوں سے قوت حاصل کروں، فرمایا، قرآن مجید حفظ ہے؟ عرض کیا، جی ہاں! فرمایا جب اپنا وظیفہ پورا کرو تو اس درود شریف کے ساتھ اختتام کیا کرو:

(۱۸۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

ترجمہ: ......"یا اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر، اور سلام نازل فرما، قرآن کریم کے ایک ایک حرف کی تعداد میں اور ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار مرتبہ۔"

۱۸۶-(۳۵) ...... نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص غازی سلطان محمود غزنوی بن سبکتگین (اللہ تعالیٰ ان کی برہان کو روشن کرے) کی خدمت میں آیا، اور عرض کیا کہ ایک مدت گزر گئی، تمنا تھی کہ آنحضرت ﷺ کی خواب میں زیارت ہو، جو غم کہ دل میں رکھتا تھا اسی دل غم گسار کے ساتھ کہتا ہوں کہ ساری رات میں نے آنکھ نہیں کھولی، میں خواب میں تھا کہ دولت بیدار پہنچی، قضائے سعادت نے مدد کی، آدھی رات کو دولت زیارت میسر ہوئی، آنحضرت ﷺ کا رخسار جان فزا اور جمال جہاں آرا چودھویں رات کے چاند اور لیلۃ القدر کی روح کی طرح نظر آیا، جب آنحضرت ﷺ کو انبساط کی حالت میں پایا تو میں نے بھی قدم بساط انبساط پر رکھا، اور عرض کیا، ہزار درہم مجھ پر قرض ہے، اور اس کے ادا کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ اندیشہ ہے کہ وقت اجل آن پہنچے، جان کی امانت جان

آفرین کے سپرد کر دوں اور قرض کا بار میری گردن پر رہ جائے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ محمود سبکتگین کے پاس جاؤ، اور اتنی رقم اس سے لے لو، عرض کیا، یا سید البشر! ہو سکتا ہے کہ وہ میری بات کا اعتبار نہ کریں، اور مجھ سے نشانی مانگیں، فرمایا، ان کو یہ نشانی بتا دو کہ اول شب میں جب تم تکیہ پر سر رکھتے ہو تیس ہزار مرتبہ مجھ پر درود بھیجتے ہو، اور آخر شب میں جب بیدار ہوتے ہو تو تیس ہزار مرتبہ پھر درود بھیجتے ہو، میرا قرض ادا کر دو، جب آنحضرت ﷺ سید انام ﷺ کا پیغام سلطان کو پہنچا تو سلطان رونے لگے، اس شخص کی تصدیق کی، اس کا قرض ادا کر دیا، اور ہزار درہم اس کو مزید عنایت فرمایا، ارکان دولت متعجب ہوئے، کہنے لگے کہ اے سلطان! اس شخص نے ایک ناممکن بات کہی، اور آپ نے اس کو سچا سمجھ لیا، حالانکہ ہم اول شب اور آخر شب میں آپ کے ساتھ ہوتے ہیں، ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے درود شریف کا یہ وظیفہ پڑھا ہو، اور اگر کوئی شخص درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو جائے، اور اتنی جدوجہد کرے کہ اس سے زیادہ کسی کے تصور میں نہیں آسکتی تب بھی دن رات کے تمام اوقات میں ساٹھ ہزار سے زیادہ درود شریف نہیں پڑھ سکتا-----

(یہاں پر مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے نسخہ کا ص ۶۲ ختم ہوا، اگلے صفحات غائب ہیں، اس لئے چالیس کا عدد بھی پورا نہ ہوا اور نمبر ۳۵ کا قصہ بھی درمیان میں رہ گیا۔)

الحمد للہ کہ ۱۵/ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ کی شب میں ساڑھے دس بجے ترجمہ کی تسوید سے فراغت ہوئی، یا اللہ! محض اپنے لطف و عنایت سے اس کو قبول فرما، اور اس کو اپنی اور اپنے حبیب پاک ﷺ کی رضا کا ذریعہ بنا، یا اللہ! اپنے کمزور ترین اور روسیاہ بندے کو اپنے لطف و احسان سے

بطفیل شفیع عاصیاں ﷺ حسن خاتمہ، شفاعت نبوی ﷺ اور مغفرت من غیر حساب کی دولت سے سرفراز فرما۔ رب اغفرلی ولو الدیّ وللمومنین یوم یقوم الحساب، برحمتك یا أرحم الراحمین۔

سبحانك اللّهم وبحمدك أشهَد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك، سبحان ربك رب العزة عما يصفون، وسلام علَى المرسلين، والحمدلله رب العالمين۔

محمدؐ یوسف عفاللہ عنہ لدھیانوی

۱۵؍ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ

اگلے صفحات پر حضرت مصنفؒ کا اصل نسخہ پیش کیا جارہا ہے جسے مولانا محمد مصطفیٰ قاسمی نے آرٹس کونسل حیدر آباد کی جانب سے شائع کیا تھا۔ مصنفؒ کے ٹائیٹل کا عکس یہ ہے:

ہذہ الرسالۃ المسماۃ
بذریعۃ الوصول الی
جناب الرسول صلی اللہ
علیہ وسلم من تالیفات
الفقیر محمد ہاشم عفی
عنہ

ذریعۃ الوصول
الی
جناب الرسول ﷺ

علامہ مخدوم محمدؐ ہاشم سندھی رحمہ اللہ

۱۱۰۴ھ ـــــ ۱۱۷۴ھ

مکتبہ لدھیانوی

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العليم الحکيم . ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم الحمد لله رب العالمين . حمد الشاکرين . والصلوة والسلام علی رسوله محمد
سيد الاولين . والاخرين . وعلی آله واصحابه الطيبين الطاهرين . واهل بيته وازواجه
امهات المؤمنين . وعترته وانصاره واشياعه اجمعين اما بعد ميگويد بنده ضعيف اميدوار
برحمت حضرت ملک قوي . محمد هاشم بن مرحوم عبد الغفور سندي . رحمهما ربهما و
ستر عيوبهما انه الرحيم الغني . که اين رساله ايست مختصره که درج کرده مي آيد در وي
کيفيات صلوات ماثوره که وارد شده اند در احاديث مرفوعه نبوي جناب حضرت
رسول کريم عليه افضل الصلوة واشرف التسليم و در آثار صحابه و تابعين رضي الله
تعالی عنهم و رضوا عنه اجمعين وايراد نموده شده است در وي بعضي از آنچه وارد
شده است در احاديث ضعيفه از جهت آنکه عمل کرده شود بحديث ضعيف و مرسل و
منقطع و معضل در فضايل اعمال اتفاقا کما صرح به ابن الحجر المکي في فتاواه المسماة بالفتاوی
الحديثية وشروع کرده شد در اين رساله روز چهار شنبه دويم شهر رجب مرجب منظم
در سلک سنه الف ومائة وثلث وثلثين از هجرت نبويه علی صاحبها افضل الصلوة و
التحية و فراغ يافت بتاريخ هفدهم از شهر رجب با وجود تعويق بعضي عوايق و مدافعه
قدري از علايق وتسميه کرده شد او را به ذريعة الوصول الی جناب الرسول صلی الله عليه
و سلم و ذکر کرده شده است در وي بعضي از کيفيات صلوات که شامل اند مر
جميع حالات را و بعضي ديگر که مخصوص شده ببعضي اوقات و بنا کرده شده است او را
بر پنج فصل فصل اول در بيان کيفيات صلواتي که منقول شده اند از جناب شريف
حضرت سيد انام عليه وعلی آله وصحبه افضل الصلوة واشرف السلام خاتمه فصل
اول در بيان آنچه منقول شده است از کيفيات صلوات در احاديث که حکم کرده اند
بر آنها بعضي از علماء محدثين بوضع و عدم ثبوت فصل دويم در بيان کيفيات
صلواتي که منقول شده اند بطريق منام از آنحضرت عليه الصلوة والسلام
يا معروض گشته اند در منام بر وي فصل سيوم در بيان کيفيات صلواتي که منقول

شده

شده اند از کلام صحابه و تابعين رضي الله تعالی عنهم و رضوا عنه اجمعين فصل
چهارم در بيان کيفياتي که منقول شده اند از غير صحابه و تابعين از علماء
راسخين و قدماء صالحين رحمة الله تعالی عليهم اجمعين فصل پنجم در بيان آنکه
افضل در جميع کيفيات صلوات کدام کيفيت است و بيان اختلاف علماء در آن
بايد دانست که جمع کرده اند رسايل را در بيان احاديث ماثوره جماعة کثيره
از علماء سابقين رحمهم الله تعالی چنانکه علامه قاضي اسماعيل قاضي و علامه
ابو بکر بن ابي عاصم حنبلي و ابو عبد الله نميري مالکي که تسميه نموده است کتاب
خود را به کتاب الاعلام بفضل الصلوة علی النبي عليه الصلوة والسلام و حافظ
ابو القاسم بن بشکوال که جمع کرده است درين باب جزئي لطيف را و نام نهاده
است او را به کتاب القربة الی رب العالمين بالصلوة علی محمد سيد المرسلين صلی الله تعالی و
سلم عليه وعلی آله وصحبه اجمعين و حافظ ابو عبد الله ضياء مقدسي صاحب مختارة
و حافظ ابو موسی مديني و حافظ ابو الشيخ ابن حيان و علامه ابو الحسين بن فارس
لغوي و حافظ ابو احمد دمياطي نسابه که نام نهاده است رساله خود را به کشف
الغمة بالصلوة علی نبي الرحمة و حافظ ابو الفتح بن سيد الناس معروف به يعمري و حافظ
محب الدين طبري و علامه ابو محمد جبر بن محمد بن جبر بن هشام قرطبي تلميذ ابن بشکوال
و علامه ابن القيم حنبلي که تسميه کرده است رساله خود را به جلاء الافهام بفضل الصلوة
عليه الصلوة والسلام و علامه تاج الدين ابو حفص عمر بن علي فاکهاني مالکي که نام
نهاده است کتاب خود را به کتاب الفجر المنير في الصلوة علی البشير النذير و علامه
ابو القاسم بن احمد بن ابي القاسم تونسي مالکي که نام نهاده است رساله خود را به
فضل التسليم علی النبي الکريم صلی الله تعالی عليه وسلم و حافظ ابو العباس احمد بن سعد
بن عيسی اندلسي اقليشي که تسميه کرده است رساله خود را به انوار الآثار المختصة
بفضل الصلوة علی النبي المختار و علامه شهاب الدين بن ابي حجله حنفي که نام نهاده است
کتاب خود را به دفع النقمة في الصلوة علی نبي الرحمة و شيخ مجد الدين فيروزابادي
صاحب قاموس که نام نهاده است کتاب خود را به کتاب الصلوة والبشر في الصلوة
علی سيد البشر و شيخ ابو عبد الله محمد بن موسی بن نعمان که نام نهاده است رساله خود را به کتاب
الفوايد المدنية في الصلوة علی خير البرية و حافظ شمس الدين سخاوي استاد
قسطلاني صاحب مواهب لدنيه که نام نهاده است کتاب خود را به کتاب القول

البديع في الصلوة علي الحبيب الشفيع وغيرها از رسايل مؤلفه دريں باب ليكن انتخاب نموده
شده ست اين رساله را از اين كتب بطريق اختصار ونقل نموده شده ست از اكثر انها
بواسطه واز بعضي بغير واسطه و اكتفا نموده شده ست دريں رساله بر ذكر كيفيات
فقط و ترك داده شده ست در وي فضايل صلوات ومعاني انها را وساير فوايد را كه
متعلق اند بانها تيسيرا للطالبين وتسهيلا للراغبين والله تعالي هو الموفق والمعين وبه نستعين
فصل اول در بيان كيفيات صلواتي كه منقول شده اند از جناب شريف حضرت
سيد انام عليه وعلى آله وصحبه افضل الصلوة واشرف السلام وجمله اينها بيجاه و
عدد كيفيات اند كيفيت اول روايت كرد بخاري در صحيح خود از عبد الرحمن بن ابي ليلي
كه گفت ملاقي گشت با من كعب بن عجره رضي الله تعالي عنه پس گفت مرا كه آيا هديه كنم بتو
تو هديه را بدرستي كه بيرون آمد نزد ما حضرت پيغمبر خدا صلي الله عليه وسلم
پس گفتيم ما كه يا رسول الله بدرستي كه دانستيم ما كيفيت گفتن سلام را بر تو يعني بلفظ
السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته كه وارد شده ست در تشهد پس چگونه
١ فرستيم صلوة بر تو فرمود كه بگوييد اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على
ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد انتهي فايده بدانكه
شيخ علي قاري در شرح حصن حصين بعد نقل كيفيت مذكوره گفته كه همين كيفيت اصح
الفاظ صلوة وافضل آن و اكمل آن پس بايد كه محافظت نموده شود بران در نماز وغير آن
انتهي كيفيت دويم روايت كرد طبراني بسندي كه رواة او ثقاة اند از حضرت كعب بن
عجره رضي الله تعالي عنه نحو حديث سابق را ليكن ذكر كرد در وي صلوة را بدين كيفيت كه فرمود پيغمبر
٢ خدا صلي الله عليه وسلم كه بگوييد اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم
وصل علينا معهم اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وبارك علينا
معهم كيفيت سيوم روايت كرد امام شافعي در ام وبيهقي در سنن كبير بروايت عبد الرحمن بن ابي
ليلي از حضرت كعب بن عجره رضي الله تعالي عنه كه گفت بود پيغمبر خدا صلي الله عليه وسلم كه ميگفتي در
٣ نماز خود كه اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم و
بارك على محمد وآل محمد كما باركت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد
وعلامه ابن علان بكري در شرح اذكار نووي گفته كه روايت كرده ست اين حديث را ابو عوانه
نيز و زايد كرده ست دران كه ميگفتي پيغمبر خدا صلي الله عليه وسلم اين صلوة را در تشهد اخير
انتهي

انتهي كيفيت چهارم روايت كرد مسلم در صحيح خود از حضرت ابي مسعود انصاري بدري كه
اسم او عقبه بن عمرو ست رضي الله عنه كه گفت آمد بسوي ما پيغمبر خدا صلي الله عليه وسلم وحالا
آنكه بوديم ما در مجلس سعد بن عباده رضي الله تعالي عنه پس گفت بشير بن سعد كه يا رسول الله
بدرستي كه امر كرد ما را حضرت حق سبحانه وتعالي به فرستادن صلوة بر تو پس چگونه صلوة فرستيم
بر تو گفت ابو مسعود كه پس ساكت ماند پيغمبر خدا صلي الله عليه وسلم تا آنكه تمنا كرديم ما كاشكي
٤ نمي پرسيدي او وي را پس فرمود پيغمبر خدا صلي الله عليه وسلم كه بگوييد اللهم صل على محمد و
على آل محمد كما صليت على آل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت
على آل ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد انتهي وحافظ شمس الدين سخاوي كه استاذ
قسطلاني صاحب مواهب لدنيه ست در كتاب خود مسمي به كتاب القول البديع في الصلاة على
الحبيب الشفيع صلي الله عليه وسلم گفته كه روايت كرده ست حديث حضرت ابي مسعود را
رضي الله تعالي عنه غير مسلم نيز چنانكه امام مالك در موطا وابو داود وترمذي ونسائي و بيهقي
در دعوات خود بنحو اين الفاظ انتهي كيفيت پنجم روايت كرده اند امام احمد در مسند خود و
ابن حبان در صحيح خود از حضرت ابي مسعود مذكور رضي الله تعالي عنه كه گفت آمد مردي تا بنشست پيش
حضرت پيغمبر خدا صلي الله تعالي عليه وسلم تا آنكه بنشست در پيش او وحال آنكه ما حاضر بوديم نزد
او پس گفت كه يا رسول الله اما گفتن سلام بر تو پس بدرستي كه دانستيم ما او را پس چگونه
صلوة فرستيم بر تو در وقتي كه صلوة فرستيم بر تو در نماز خود گفت پيغمبر خدا صلي الله تعالي عليه وآله
٥ وصحبه وسلم كه چون فرستيد صلوة بر من پس بگوييد اللهم صل على محمد النبي الامي
وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وبارك على
محمد النبي الامي وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد انتهي وحافظ سخاوي در قول بديع گفته كه ذكر كرده اند اين حديث را دار
قطني وبيهقي در سنن خود نيز ودار قطني گفته كه اسناد او حسن ومتصل ست وبيهقي گفته
كه اسناد او صحيح ست ونيز تصحيح كرده ست او را ترمذي وابن خزيمه وحاكم انتهي بلكه حاكم در مستدرك
خود گفته كه اين حديث صحيح ست بر شرط شيخين ليكن تخريج نموده اند ايشان او را انتهي كيفيت
ششم روايت كرد بخاري واحمد ونسائي وابن ماجه وبيهقي از حضرت ابي سعيد خدري
كه اسم او سعد بن مالك بن سنان ست رضي الله تعالي عنه كه گفت گفتيم ما يا رسول الله صلي الله
تعالي عليه وسلم دانستيم ما گفتن سلام را بر تو پس چگونه گوييم ما صلوة را بر تو گفت بگوييد
٦ اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى

آل محمد كما باركت على ابراهيم ٥ كيفيت هفتم روايت كردند امام مالك واحمد وبخاري ومسلم وابو داود ونسائي وغير ايشان از حضرت ابو حميد ساعدي رضي الله تعالى عنه واختلاف ست در اسم او وبعضي گويند كه اسم او عبد الرحمن بن سعد بن منذر ست وبعضي گويند كه اسم او نيز منذر ست باسم جد او كه گفت گفتند صحابه كرام يا رسول الله صلى الله تعالى

٧ عليه وسلم چگونه صلوة فرستيم بر تو فرمود بگوييد اللهم صل على محمد وعلى ازواجه وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى ازواجه وذريته كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد ٥ كيفيت هشتم روايت كرد حاكم در مستدرك خود از حضرت عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه از پيغمبر خدا صلى الله

٨ تعالى عليه وسلم كه گفت چون تشهد بگويد يكي از شما در نماز خود پس گو بگويد كه اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك على محمد وعلى آل محمد وارحم محمدا وآل محمد كما صليت وباركت وترحمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ٥ كيفيت نهم روايت كرده اند دار قطني وابو حفص بن شاهين بسندي كه در وي عبد الوهاب بن مجاهد كه او ضعيف ست از حضرت عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه كه گفت تعليم كرد مرا پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم تشهد نماز چنانكه تعليم مي نمودي مارا سوره

٩ قرآن پس گفت بعد از تمام تشهد اللهم صل على محمد وعلى اهل بيته كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم صل علينا معهم اللهم بارك على محمد وعلى اهل بيته كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك علينا معهم صلوات الله وصلوات المؤمنين على محمد النبي الامي السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ٥ كيفيت دهم روايت كرد نميري در كتاب الاعلام بفضل الصلوة على النبي عليه الصلوة والسلام از حضرت عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما كه گفت گفتند صحابه كرام

تسليما

١٠ يا رسول الله چگونه فرستيم صلوة را بر تو فرمود كه بگوييد اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك على محمد وعلى آل محمد كما صليت وباركت على ابراهيم انك حميد مجيد كيفيت يازدهم روايت كردند بخاري در ادب مفرد وابو جعفر طبري در تهذيب الآثار وعقيلي از حضرت ابو هريرة رضي الله تعالى عنه كه گفت فرمود پيغمبر خدا صلى الله تعالى عليه وسلم

١١ هر كه بگويد اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وآل ابراهيم وترحم على محمد وعلى آل محمد كما ترحمت على ابراهيم وآل ابراهيم گواهي دهم من در روز قيامت براي او

شهادت

بشهادت وشفاعت كنم من براي او وحافظ سخاوي بعد نقل اين حديث گفته كه اين حديث حسن ست ورجال او رجال صحيح اند مگر سعيد بن عبد الرحمن كه معلوم نيست مارا حال او وجرح وتعديل كسي ذكر كرده ست او را ابن حبان در ثقات بنا بر قاعده خود انتهى كيفيت دوازدهم روايت كرد ابن ابي عاصم بطريق ضعيف از حضرت ابو هريرة رضي الله تعالى عنه كه گفت گفته شد وقتي مر پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم كه بدرستي امر كرد حق سبحانه وتعالى مارا بگفتن صلوة بر تو پس چگونه ست صلوة بر تو

١٢ فرمود كه بگوييد اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم وارحم محمدا وآل محمد كما رحمت ابراهيم وآل ابراهيم ٥ كيفيت سيزدهم روايت كردند امام احمد وطبري از موسى بن طلحة بن عبيد الله از پدر خود رضي الله تعالى عنه كه گفت بدرستي آمد مردي بخدمت حضرت پيغمبر خدا صلى الله تعالى عليه وسلم پس گفت

١٣ كه چگونه بگوييم صلوة را بر تو يا نبي الله فرمود كه بگوييد اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد ٥ كيفيت چهاردهم روايت كردند ابن ابي شيبه در مصنف خود وسعيد بن منصور واسمعيل قاضي از حسن بصري رحمه الله تعالى بطريق مرسل كه گفت چون نازل شد اين آيه كريمه ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما گفتند صحابه كه يا رسول الله صلى الله عليه وسلم پس چگونه امر ميفرمائي

١٤ مارا تا صلوة فرستيم بر تو فرمود كه ميگوييد اللهم اجعل صلواتك وبركاتك على محمد كما جعلتها على ابراهيم انك حميد مجيد ٥ كيفيت پانزدهم روايت كرد اسمعيل قاضي بطرق متعدده از عبد الرحمن بن بشير بن مسعود رحمه الله تعالى بطريق مرسل كه گفت گفته شد مر پيغمبر خدا صلى الله تعالى عليه وسلم كه يا رسول الله امر كردي تو مارا بآنكه سلام گوييم بر تو وصلوة فرستيم بر تو وبدرستي كه بدانستيم كيفيت سلام را بر تو پس چگونه بگوييم صلوة را بر تو

١٥ فرمود كه ميگوييد اللهم صل على محمد كما صليت على آل ابراهيم اللهم بارك على محمد كما باركت على آل ابراهيم كيفيت شانزدهم روايت كرد امام شافعي بسندي ضعيف از حضرت ابو هريرة رضي الله تعالى عنه كه گفت گفتم من يا رسول الله چگونه فرستيم ما

١٦ صلوة را بر تو يعني در نماز فرمود ميگوييد اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم حافظ سخاوي گفته كه روايت كرده ست اين حديث را غير شافعي نيز چنانكه بزار وابو العباس سراج وسند بزار وسراج صحيح ست بر شرط شيخين انتهى كيفيت هفدهم روايت كرد طبري از وجهي ديگر از حضرت ابي هريرة رضي الله تعالى عنه كه گفت بدرستي كه

پرسیدند صحابه مر پیغمبر خدا را صلی الله تعالی علیه وسلم که چگونه فرستیم

١٧ صلوة را بر تو فرمود که بگوئید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کیفیت هژدهم روایت کرد ابن جوزی از حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما که گفت گفتیم ما یا رسول الله دانستیم

١٨ ما گفتن سلام را بر تو پس چگونه است صلوة بر تو فرمود که بگوئید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وحافظ سخاوی گفته که سند این حدیث ضعیف است بسبب ضعف بعضی رواة او انتهی کیفیت نوزدهم روایت کرد اسماعیل قاضی از ابراهیم نخعی رحمه الله تعالی بطریق مرسل که گفت بدرستی که گفتند اصحاب رضی الله تعالی عنهم

١٩ یا رسول الله چگونه است صلوة بر تو فرمود بگوئید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کیفیت بیستم روایت کرد ابو داود از نعیم بن عبد الله مجمر از حضرت ابو هریره رضی الله تعالی عنه که گفت فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم هر کسی که خوش آید او را که بکیلد ثواب خود را به پیمانه بزرگتر در وقتی که صلوة فرستد

٢٠ بر ما اهل بیت پس گو بگوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ه حافظ سخاوی بعد نقل این حدیث گفته که روایت کرده اند او غیر ابو داود نیز چنانکه عبد بن حمید در مسند خود و ابو نعیم و طبرانی همه ایشان از طریق نعیم مجمر از ابی هریرة رضی الله تعالی عنه انتهی کیفیت بیست و یکم روایت کردند نسائی در مسند علی و ابن عدی در کامل و ابن عبد البر همه ایشان از حضرت مرتضی علی رضی الله تعالی عنه که گفت فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم که هر کسی که خوش آید او را که بکیلد ثواب خود را به پیمانه

٢١ بزرگتر در وقتی که صلوة بگوید بر ما اهل بیت پس گو بگوید اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ

وذریته

وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ه کیفیت بیست و دویم روایت کردند احمد بن حنبل و احمد بن منیع و عبد بن حمید در مسانید خود و ابو العباس سراج و یعمری و اسمعیل قاضی جمیع ایشان از حضرت بریدة بن حصیب اسلمی رضی الله تعالی عنه که گفت گفتیم ما یا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم

٢٢ چگونه فرستیم ما صلوة را بر تو فرمود که بگوئید اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط و نیز ذکر کرده است شیخ عبد الحق دهلوی این صلوة را در جذب القلوب الی دیار المحبوب کیفیت بیست و سیوم گفت شیخ عبد الحق دهلوی در جذب القلوب الی دیار المحبوب که افاده نموده است تلمسانی در مطالع خود که روایت

٢٣ کرد قاسم رحمه الله یعنی بطریق مرسل این صلوة را که اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ انتهی ما ذکره الشیخ عبد الحق و جدا شمرده است شیخ مذکور این کیفیت را از کیفیت سابقه پس ما نیز رعایت کرده ایم متابعت او را با وجود امکان اندراج کیفیت سابقه در این کیفیت فلینبه بر کیفیت بیست و چهارم روایت کرد ابن بشکوال در کتاب القربة الی رب العالمین بالصلوة علی محمد سید المرسلین صلی الله تعالی علیه وسلم وعلی آله وصحبه اجمعین از حضرت زید بن امام زین العابدین بن علی بن حسین از پدر شریف او امام زین العابدین از پدر شریف او حضرت امام حسین از پدر بزرگوار او حضرت مرتضی علی رضی الله تعالی عنهم که گفت عدّ کرد یعنی شمار کرد پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم این کلمات را در دست من و فرمود او صلی الله علیه وسلم که عد کرد آنها را جبرئیل علیه السلام در دست من و گفت جبرئیل علیه السلام که همچنین نازل کرده شد آنها را

٢٤ از نزد رب العزة جل شانه و الهاین الله اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

وسلّمت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انک حمید مجید و حافظ سخاوی در
قول بدیع خود بعد ذکر این حدیث گفته که روایت کرده اند حدیث مذکور را غیر ابن بشکوال
از علماء دیگر نیز چنانچه ابن مسدی در مسلسلات خود و حاکم در علوم الحدیث از
طریق حرب بن حسن طحان از عمرو بن خالد واسطی از حضرت زید از امام زین العابدین
از حضرت امام حسین از حضرت علی ابن ابیطالب رضی الله تعالی عنهم و نیز روایت
کرده اند حدیث مذکور را ابو القاسم تیمی در مسلسلات خود و قاضی عیاض در شفاء خود
و هناد نسفی و نمیری و غیر ایشان لیکن واقع شده اند در سند او بعضی از رجال که
متهم اند بکذب و وضع و لهذا نمیری گفته که محفوظ نشده است این حدیث از حضرت علی رضی
الله عنه مگر از همین طریق و عمرو که درین سند واقع شده است مجهول است پس ثابت نگشت
بودن او صلوة ماثوره انتهی ما افاده السخاوی و این ضعیف میگوید که ذکر کرده است
این حدیث مذکور را از حضرت علی رضی الله تعالی عنه علامه زاهدی در کتب ثلاثه خود یعنی
فتاوی قنیه و فتاوی حاوی و مجتبی شرح قدوری لیکن ذکر نموده است او را در کتب
ثلاثه و نیز ذکر کرده است او را علامه عینی در شرح هدایه از حضرت علی رضی الله تعالی عنه
بغیر ذکر سند پس درج کرده شد این صلوة را درین مقام بواسطه حسن ظن بسوی زاهدی
و عینی چه شاید که ایشان را رسیده باشد حدیث مذکور بسندی دیگر که خالی باشد از
وضع و بر تقدیر تسلیم پس وضع مخصوص باشد بالفاظ عدد و اما نفس الفاظ صلوة پس وارد
شده اند در احادیث دیگر نیز چنانکه بیشتر می آید و لهذا درج کرده است حافظ سیوطی این
صلوة را بتمامها در اذکار خود و نقل نموده است او را از شعب الایمان تصنیف حافظ بیهقی و
فردوس اعلی تالیف علامه دیلمی فلیتدبر والله تعالی اعلم کیفیت بیست و پنجم حافظ سخاوی
گفته که روایت کرد ابو عمر بن فضاله از حدیث حکم بن عبد الله از قاسم بن محمد از عائشه رضی الله
تعالی عنها که گفت گفتند اصحاب رسول خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که یا رسول الله امر کردی
تو ما را بآنکه بسیار بگوئیم صلوة را بر تو در شب و روز و بدرستی که محبوب ترین صلوة
نزد ما آنست که صلوة گوئیم بر تو چنانکه تو دوست داری آنرا پس فرمود صلی الله علیه و سلم
۲۵ که بگوئید اللّٰهمّ صلّ علی محمّدٍ و علی آلِ محمّدٍ کما صلّیت علی ابراهیم و آلِ ابراهیم
وارحم محمّدًا و آلَ محمّدٍ کما رحمت ابراهیم و آلَ ابراهیم و بارک علی محمّدٍ
و علی آلِ محمّدٍ کما بارکت علی ابراهیم و آلِ ابراهیم انّک حمیدٌ مجیدٌ
کیفیت بیست و ششم علامه ابن مسدی گفته که روایت کرد ابو کبشه از

عبد الله

عبد الله بن عمرو بن عاص رضی الله تعالی عنه که گفت بدرستی که مردی نزد حضرت پیغمبر خدا
صلی الله تعالی علیه و سلم پس گفت یا رسول الله صلی الله علیه و سلم امر کرده ما را حق سبحانه و تعالی بآنکه صلوة
۲۶ و سلام گوئیم بر تو پس سلام گفتیم بر تو و چگونه صلوة فرستیم بر تو گفت بگوئید اللّٰهمّ صلّ علی
محمّدٍ و علی آلِ محمّدٍ کما صلّیت علی ابراهیم و بارک علی محمّدٍ و علی آلِ محمّدٍ کما
بارکت علی ابراهیم و سلّم علی محمّدٍ و علی آلِ محمّدٍ کما سلّمت علی ابراهیم
و تحنّن علی محمّدٍ و علی آلِ محمّدٍ کما تحنّنت علی ابراهیم انّک حمیدٌ مجیدٌ
کیفیت بیست و هفتم روایت کرد امام احمد بن حنبل و بزار و ابن ابی عاصم و طبرانی در
معجم کبیر و معجم اوسط خود و بعضی از اسانید ایشان حسن اند از حضرت رویفع بن
ثابت انصاری رضی الله تعالی عنه که گفت فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم هر که بگوید
۲۷ اللّٰهمّ صلّ علی محمّدٍ و انزله المقعد المقرّب عندک یوم القیمة واجب گردد برای او شفاعت
من فائده حافظ سخاوی رحمه الله تعالی در قول بدیع خود بعد ذکر این حدیث گفته که دیدم من این
حدیث را در نسخهای متعدده از شفاء قاضی عیاض که نسبت کرده شده است او را بسوی زید بن
حباب که او گفت شنیدم پیغمبر خدا را صلی الله تعالی علیه و سلم که فرمود الی آخر الحدیث و لیکن این
غلط است و زید بن حباب را صحبتی نیست بلکه نیست او از تابعین و نه از اتباع تابعین و مروی
شده است این حدیث مگر از ابن لهیعه از بکر بن سواده از زیاد بن نعیم از وفاء بن شریح حضرمی
از رویفع بن ثابت رضی الله تعالی عنه پس دوست داشتم آنرا که تنبیه نمایم بر وی تا فریب نخورد
بآن کسی انتهی کلام السخاوی رحمه الله تعالی کیفیت بیست و هشتم روایت کرده اند ابو نعیم در حلیه
و ابن شاهین در ترغیب و طبرانی در معجم کبیر و اوسط بسندی که در وی است هانی بن متوکل
از حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما از حضرت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم که فرمود هر که
۲۸ بگوید جزی الله تعالی عنّا محمّدًا صلّی الله علیه و سلّم ما هو اهله آزرده شوند
برای او هفتاد ملائکه در هزار صباح و حافظ سخاوی رحمه الله تعالی گفته که هانی بن متوکل
ضعیف است انتهی لیکن یقینی است که حدیث ضعیف حجت است در فضائل اعمال باتفاق چنانکه در
اوائل رساله گذشت کیفیت بیست و نهم ذکر کرده است شیخ عبد الحق دهلوی رحمه الله تعالی
در جذب القلوب خود این صلوة را از الفاظی که وارد شده اند در اخبار نبویه صلی الله علیه
۲۹ و سلم که اللّٰهمّ صلّ علی محمّدٍ عبدک و رسولک الرسول النبیّ الامیّ الذی آمنّا به
و بکتابه و اعطه افضل رحمتک و آته الشرف علی خلقک یوم القیمة و
[illegible] خیر الجزاء و السّلام علیه و رحمة الله و برکاته کیفیت سی ام روایت

کرد دیلمی در فردوس خود از حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه که گفت فرمود پیغمبر خدا
صلی الله تعالی علیه وسلم مر اصحاب خود را که چون صلوة گوئید بر من پس بطریق نیکو و خوب گوئید
چه بدرستی که شما نمی‌دانید و امید هست که عرض کرده شود آن صلوة را بر من گفتند صحابه رضی الله
٣٠ تعالی عنهم که پس تعلیم کن آن را بما فرمود او صلی الله علیه وسلم که بگوئید اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ
رَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا
يَغْبِطُهُ فِيْهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ و حافظ سخاوی رحمه الله تعالی در قول بدیع خود
گفته که روایت کرده است همین صلوة را احمد بن منیع در مسند خود و بغوی در فوائد
خود و نمیری و غیر ایشان از حضرت عبدالله بن عمرو ابن ابی عاصم از حضرت عبدالله بن
مسعود رضی الله تعالی عنهما جمیع ایشان بطریق مرفوع و زاید کرده است ابن ابی عاصم
در روایت خود در اخراو و بعد از لفظ الآخرون این الفاظ را اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
اَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ
مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهُ وَفِي الْأَعْلَيْنَ ذِكْرَهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ
إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ انتهی کلام السخاوی و نیز سخاوی
گفته که اگرچه نقل کرده اند این صلوة مذکوره را دیلمی و ابن ابی عاصم و غیر ایشان
بطریق مرفوع لیکن معروف آنست که او موقوف است بر ابن مسعود رضی الله تعالی عنه و اخراج
نموده اند او را بطریق موقوف بسیاری از محدثین چنانکه ابن ماجه در سنن خود و طبری
در تهذیب خود و عبد بن حمید در مسند خود و بیهقی در دعوات و در شعب الایمان و معمری
در عمل الیوم و اللیلة و دارقطنی در افراد و تمام در فواید خود و ابن بشکوال در کتاب القربة
الی رب العالمین بالصلوة علی محمد سید المرسلین صلی الله تعالی وسلم علیه و علی آله وصحبه اجمعین
و ذکر نموده اند جمیع ایشان بعد از لفظ والآخرون این الفاظ را که اللهم صل علی محمد و علی
آل محمد کما صلیت الی آخره و ذکر نکرده اند اللهم صل علی محمد و ابلغه الوسیلة تا انقضاء برکاته
و حافظ منذری گفته که اسناد موقوف این حدیث حسن است بلکه شیخ علاء الدین مغلطائی
گفته که صحیح است انتهی کلام السخاوی و لفظ ابن ماجه این است که گفت ابن مسعود رضی الله
تعالی عنه چون بگوئید صلوة را بر پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم بگوئید او را بطریق نیکو و خوب

چه امید است که عرض کرده شود آن را بروی علیه الصلوة والسلام پس گفتند او را ابن مسعود را که
پس تعلیم کن ما را گفت بگوئید اللهم اجعل صلواتک و رحمتک الی آخره کیفیت سی و یکم روایت
کرد حافظ ابوسعید نیساپوری در کتاب خود مسمی به شرف المصطفی صلی الله تعالی علیه وسلم
که روایت کرده شده است از پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم که فرمود صلوة مگوئید بر من
صلوة بترا گفتند صحابه کرام که چیست آن صلوة بترا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود
٣١ که صلوة بترا آنست که میگوئید اللهم صل علی محمد پس باز خاموش می مانید بلکه بگوئید اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ و ظاهر است که این کیفیت مندرج است در کیفیات سابقه الا
آنکه جدا ذکر کرده شده است او را از انها به تبعیت شیخ عبدالحق دهلوی در جذب القلوب
کیفیت سی و دویم نیز روایت کرد ابوسعید نیساپوری در شرف المصطفی صلی الله تعالی
علیه و علی آله وصحبه وسلم از بزرگی که او گفت دیدم من دینار نوبی را در مسجد جامع [illegible]
آنکه او میگفت که پرسیدم من از حضرت انس بن مالک را رضی الله تعالی عنه که آیا پرسیدی
تو در زمان حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و علی آله وصحبه وسلم که چگونه است
٣٢ صلوة مومن که آن صلوة تامه باشد انس رضی الله تعالی عنه گفت که آری اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ کیفیت
سی و سیوم حافظ سخاوی رحمه الله تعالی در قول بدیع خود گفته که روایت
کرده شده است از حضرت زید بن ثابت رضی الله تعالی عنه که گفت بیرون آمدیم
با پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و علی آله وصحبه وسلم تا آنکه بایستادیم در موضعی
که مجمع طرق بود پس پیدا گشت یکی اعرابی پس گفت السلام علیک یا رسول الله و رحمة
الله و برکاته پس فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم که و علیک السلام و نیز پرسید
٣٣ مر اعرابی را که چه چیز گفتی در وقتی که تحیت کردی مر اعرابی گفت گفتم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى صَلٰوةٌ اَللّٰهُمَّ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى بَرَكَةٌ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى سَلَامٌ اَللّٰهُمَّ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰى لَا يَبْقٰى رَحْمَةٌ پس فرمود
پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم که بدرستی می‌بینم من ملائکه را که به بسته اند کناره
آسمان را انتهی کلام الحافظ السخاوی کیفیت سی و چهارم ذکر کرده است حافظ سخاوی نیز
در موضع دیگر که روایت کرده اند دیلمی در فردوس و طبرانی در کتاب الدعوات از
حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما که گفت بدرستی که آورده اند بعضی از مردمان مردی را
بسوی پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم پس گواهی دادند بروی که بدرستی او سرقه کرده

ناقهٔ اینها را پس امر فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم بفصح ید و پس بازگشت آن
۳۴ مرد و حال آنکه میگفت اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَاتِکَ شَیْءٌ وَّ بَارِکْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ وَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِکَ
شَیْءٌ پس آن ناقه در سخن آمد و گفت که یا محمد بدرستی که این مرد بیزار است از سرقت
من پس باز خواند پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم آن مرد را و پرسید وی را که ای فلان چه
چیز میگفتی در حالی که پشت دادی از ما گفت که این الفاظ میگفتم پس فرمود پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم که از این سبب دیدم من ملایکه را که پر کرده بودند بازارهای مدینه
را تا آنکه حایل گشتند میان من و تو پس باز فرمود او صلی الله علیه وسلم مر آن مرد را
که هر آینه وارد شوی تو در روز قیامت بر صراط و حال آنکه روی تو روشن تر
باشد از ماه شب چهاردهم انتهی کلام السخاوی کیفیت سی و پنجم ذکر کرده است
علامه ابو القاسم بستی رحمه الله تعالی در کتاب خود که تسمیه کرده است او را به کتاب
الدر المنظم فی المولد المعظم که روایت کرده شده است از پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و
۳۵ سلم که بدرستی او فرمود هر که بگوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ
وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ به بیند آن شخص
مرا در خواب خود و هر که دید مرا در خواب خود او به بیند مرا در روز قیامت و هر که به بیند
مرا در روز قیامت شفاعت کنم من برای او و هر کسی که شفاعت کنم من برای او بیاشامد
از حوض من و حرام کند حق سبحانه و تعالی جسد او را بر آتش دوزخ انتهی کلام البستی
رحمه الله تعالی و شیخ عبدالحق دهلوی در جذب القلوب گفته که این کیفیت در حرمین شریفین
بسیار مستعمل است و بروی زیاده می کنند این الفاظ را که وَصَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی
الْاَسْمَاءِ انتهی کیفیت سی و ششم حافظ سخاوی در قول بدیع خود در تحت
کیفیات صلوة ماثوره گفته که روایت کرد دیلمی در فردوس خود از حضرت ابن
۳۶ عباس رضی الله تعالی عنهما که گفت حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا اَمَانَ
الْخَائِفِیْنَ یَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ یَا ذُخْرَ مَنْ لَّا
ذُخْرَ لَهٗ یَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَاءِ یَا عَظِیْمَ الرَّجَاءِ یَا مُنْقِذَ
الْهَلْکٰی یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ یَا عَزِیْزُ یَا
جَبَّارُ یَا مُنِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ سَجَدَ لَکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ
وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِیْفُ الشَّجَرِ وَدَوِیُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ یَا اَللّٰهُ

اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِیْکَ لَکَ اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ انتهی کلام السخاوی و نیز او گفته که این حدیث ضعیف است انتهی و بتحقیق
مکرر گذشته که ضعف حدیث منع نمی کند از عمل کردن بآن در فضایل اعمال اتفاقا و علامه
ابو الفتح مقدسی در کتاب الادعیة المستجابات گفته که گفت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما
که فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم که دعا نخواهد باین دعا هیچ مکروبی مگر که زایل کند حق سبحانه
و تعالی آن کرب را از وی انتهی و لهذا ذکر کرده است حافظ جلال سیوطی در اذکار خود این دعا را
در اذکار دفع کرب والله تعالی اعلم کیفیت سی و هفتم روایت کرد دیلمی در فردوس خود از حضرت
واثله بن اسقع رضی الله تعالی عنه که گفت وقتی که جمع کرد پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم مر فاطمه
۳۷ و علی و حسن و حسین را رضی الله تعالی عنهم در زیر جامه خود در آن وقت گفت که اَللّٰهُمَّ قَدْ جَعَلْتَ
صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَمَغْفِرَتَکَ وَرِضْوَانَکَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اَللّٰهُمَّ
فَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَمَغْفِرَتَکَ وَرِضْوَانَکَ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ گفت واثله رضی الله
تعالی عنه که من بودم در این وقت ایستاده بر دروازه پس گفتم و علیّ یا رسول الله صلی الله تعالی
علیه وسلم گفت اللهم و علی واثله حافظ سخاوی رحمه الله تعالی بعد نقل این حدیث گفته که این حدیث
ضعیف است انتهی و مخفی نماند که حدیث ضعیف حجت است در فضایل اعمال باتفاق لیکن هر که
خواهد قراءت این صلوة را برای تبرک باید بگوید در آخر آن در عوض لفظ علیّ و علیهم
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ والله تعالی اعلم کیفیت سی و هشتم روایت کرد ابن سبع در
شفاء ابو سعید در شرف المصطفی صلی الله علیه وسلم که بدرستی بود پیغمبر خدا صلی الله
علیه وسلم که نمی نشستی میان او و میان حضرت صدیق اکبر هیچ یکی پس بیامد مردی در
روزی پس نشانید او صلی الله علیه وسلم وی را در میان خود و میان حضرت صدیق اکبر
رضی الله تعالی عنه پس متعجب گشتند صحابه از آن پس چون آمد بیرون رفت پیغمبر خدا
۳۸ صلی الله تعالی علیه وسلم که این مرد میگفتی در صلوة بر من که اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰی که حافظ سخاوی رحمه الله تعالی بعد نقل این روایت گفته که واقف
نشدم من بر سند او و بر تقدیر ثبوت او پس لازم نیاید از وی بودن غیر ابی بکر رضی
الله تعالی عنه قریب تر از او بسوی آنحضرت صلی الله علیه وسلم و یا محبوب تر بسوی او چه
امید است که او صلی الله تعالی علیه وسلم اراده نموده باشد تالیف قلب آن مرد را و استمرار
او را بر اسلام و استقامت امر او را یا اراده داشته باشد ترغیب حاضران را در گفتن صلوة
بر وی بدین کیفیت یا اراده داشته باشد امری دیگر را از اموری که مستلزم نباشند

اجبتنا او - از ابی بکر رضی الله تعالی عنه انتهی کلام السخاوی کیفیت سی و دوم حافظ
سخاوی رحمه الله تعالی در قول بدیع خود گفته که روایت کرد ابن ابی عاصم در بعض تصانیف
خود در حدیث مرفوع که فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم هر که بگوید این دعا را
۳۹ در هفت جمعه در هر جمعه هفت بار واجب گردد برای او شفاعت من اللهم صل علی محمد و علی
آل محمد صلوة تكون لك رضى و لحقه اداء و اعطه الوسيلة و المقام الذی
وعدته و اجزه عنا ما هو اهله و اجزه عنا افضل ما جزيت نبيا عن امته
و صل علی جميع اخوانه من النبيين و الصالحين يا ارحم الراحمين. کیفیت چهلم
روایت کرد ابن حبان در صحیح خود و ابو یعلی موصلی در مسند خود و بیهقی در ادب خود
و غیر ایشان از حضرت ابو سعید خدری رضی الله تعالی عنه که گفت فرمود پیغمبر خدا صلی
الله تعالی علیه و سلم که هر کدام مردی مسلم که ندارد نزد خود صدقه که صرف کند آن را در راه
۴۰ خدای تعالی پس گو بگوید که اللهم صل علی محمد عبدك و رسولك و صل علی
المؤمنين و المؤمنات و المسلمين و المسلمات که بدرستی این صلوة زکوة است
مر او را کیفیت چهل و یکم روایت کرد طبرانی در معجم کبیر خود از حضرت ابی امامه رضی الله
تعالی عنه که گفت فرمود حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که هر که دعا خواهد باین دعوات
۴۱ در عقب هر نماز فریضه حلال گردد برای او شفاعت من در روز قیامت اللهم اعط محمدا ال
وسيلة و اجعل فی المصطفين محبته و فی العالين درجته و فی المقربين
داره حافظ سخاوی بعد ذکر این حدیث گفته که در سند این حدیث مطرح بن یزید که
او ضعیف است انتهی و ظاهر است که حدیث ضعیف حجت است در فضائل اعمال کما مر کیفیت
چهل و دوم روایت کرد ابن وهب در جامع خود از حضرت جابر رضی الله تعالی عنه که گفت فرمود
۴۲ حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که هر که بگوید در وقتی که بشنود اذان را اللهم رب
هذه الدعوة التامة و الصلوة القائمة صل علی محمد عبدك و رسولك
و اعطه الوسيلة و الشفاعة يوم القيمة حلال گردد برای او شفاعت من فائده
حافظ سخاوی گفته که مراد بحلال در اینجا وجوب است و معنی آنست که واجب گردد برای او شفاعت
من همچنین واقع شده است تصریح بآن در روایات متعدده و نیز ظاهر لفظ جابر رضی الله تعالی
عنه آنست که بگوید این صلوة را در وقت اذان لیکن مراد آنست که بگوید او را بعد از فراغ
اذان بقرینه تصریح بآن در احادیث دیگر انتهی کیفیت چهل و سوم روایت کرد امام احمد
در مسند خود و ابن السنی در عمل الیوم و اللیلة از حضرت جابر رضی الله تعالی عنه که گفت بدرستی

نسخه
الصدیقین
الشهداء
ذکر کرده است
الفاظ الشیخ
محقق در جذب
القلوب به نوع

۴۳ که فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که هر که بگوید در وقت اذان مؤذن که اللهم رب
هذه الدعوة التامة و الصلوة القائمة صل علی محمد و ارض عنه رضى لا
سخط بعده استجابت نماید حق سبحانه و تعالی دعاء او را کیفیت چهل و چهارم روایت کرد
طبرانی در معجم کبیر خود از حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما که گفت فرمود حضرت پیغمبر
۴۴ خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که هر که بشنود اذان را پس بگوید که اشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له و ان محمدا عبده و رسوله اللهم صل علی محمد و بلغه درجة
الوسيلة عندك و اجعلنا فی شفاعته يوم القيمة واجب گردد برای او شفاعت من
کیفیت چهل و پنجم روایت کرد طبرانی در کتاب الدعاء و ابن ابی عاصم از حضرت ابو الدرداء
رضی الله تعالی عنه که گفت بدرستی که بود حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که چون می
۴۵ شنیدی اذان مؤذن را میگفتی اللهم رب هذه الدعوة التامة و الصلوة القائمة
صل علی محمد و آته سؤله يوم القيامة و می شنوانیدی او صلی الله تعالی علیه و سلم
این الفاظ مر کسانی را که بود نزدیک او در وقت داشتی آن را که بگویند مردم مثل آن
در وقت سماع مؤذن و فرمودی که هر که بگوید مثل این الفاظ را در وقت سماع مؤذن واجب
گردد برای او شفاعت من در روز قیامت کیفیت چهل و ششم روایت کرده است نسائی
در سنن خود از حضرت امام حسن بن علی رضی الله تعالی عنهما که گفت تعلیم کرد مرا حضرت پیغمبر
خدا صلی الله تعالی علیه و سلم این کلمات را تا بگویم آنها را در وتر خود اللهم اهدنی فیمن هدیت
الی قوله تبارکت ربنا و تعالیت و علامه رویانی از شافعیه در حلیه خود از سنن نسائی نقل
نموده که زاید کرد امام حسن رضی الله تعالی عنه بعد از لفظ و تعالیت صلوة را بدین لفظ
۴۶ و صلی الله علی النبی محمد و سلم و همچنین زاید کرده است علامه محب الدین طبری
در آخر قنوت و تر صلوة مذکوره را و گفته که نقل نموده است آن را نسائی از حضرت امام حسن
رضی الله تعالی عنه الا آنکه ترک کرده است طبری لفظ و سلم را کیفیت چهل و هفتم روایت
کرده است ابن السنی در عمل الیوم و اللیلة از حضرت انس رضی الله تعالی عنه که گفت بود پیغمبر
۴۷ خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که چون داخل می شدی در مسجد میگفتی بسم الله اللهم صل
علی محمد و چون بیرون می آمدی از آن نیز میگفتی بسم الله اللهم صل علی محمد کیفیت
چهل و هشتم روایت کرد خطیب از حضرت انس رضی الله تعالی عنه از حضرت پیغمبر خدا صلی
الله تعالی علیه و سلم که فرمود هر که صلوة فرستد بر من در روز جمعه هشتاد بار بیامرزد
خدای تعالی مر او را گناهان هشتاد ساله پس گفته شد مر او را که یا رسول الله چگونه است

۴۸ صلوة بر نو در هود بکوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
و بشمارد این را یکصد بار از هشتاد. و حافظ سخاوی گفته که ذکر کرده ست ابن الجوزی
این را در احادیث واهیه لیکن ذکر کرده ست دارقطنی او را بطریق مرفوع و تصریح
کرده اند ابن عبد الله بن نعمان و حافظ زین الدین عراقی بآنکه حدیث دارقطنی حسن ست
انتهی و شیخ عبد الحق دهلوی نقل کرده ست در جذب القلوب که خود این صلوة را از
شرح منهاج و زاید کرده ست در آخر وی این الفاظ را که وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا
انتهی کیفیت چهل و نهم روایت کرد ابو یوسف جصاص در فواید خود از حضرت
علی ابن ابیطالب و از حضرت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنهما که گفتند ایشان
هر دو که ذکر کرد پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم دعائی را که خوانده شود در حالت
وقوف بعرفه و ذکر کرد در ابتدای آن این کیفیت صلوة را که صَلَّی اللّٰهُ در اینجا
لفظ تعالی نیز باید گفت اگرچه در اصل روایت به ثبوت نه پیوسته وَمَلٰٓئِکَتُهٗ
۴۹ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ کیفیت پنجاهم روایت
کرد ابو الشیخ دیلمی در مسند فردوس از حضرت ابی قرصافه که اسم او جندرة بن
هیسنه ست و از صحابه کرام بوده رضی الله تعالی عنه و عنهم که گفت شنیدم من پیغمبر
خدا را صلی الله تعالی علیه و سلم که فرمود هر شخصی که بیاید بسوی فراش خود یعنی
۵۰ برای خواب او بخواند سوره تبارک الذی بیده الملک پس بگوید چهار بار که اَللّٰهُمَّ رَبَّ
الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ بِحَقِّ کُلِّ اٰیَةٍ اَنْزَلْتَهَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّةً وَّ
سَلَامًا فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم موکل سازد حق سبحانه و تعالی بر وی دو
فرشته را تا آنکه بیایند آن هر دو بسوی من پس بگویند مر ا بدرستی فلان بن فلان میگوید
برای تو السلام علیک و رحمة الله پس بگویم من علی فلان بن فلان منی السلام و رحمة الله
و برکاته و گفته ست حافظ ضیاء الدین در مختاره خود که در بعضی روات این حدیث
مقال ست کیفیت پنجاه و یکم روایت کرد حافظ ابن بشکوال از حدیث حضرت ابن عباس رضی
الله تعالی عنهما که گفت فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که هر شخصی که عطسه دهد
۵۱ پس بگوید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَهْلِ بَیْتِهٖ بیافریند حق
سبحانه و تعالی پرنده را که می جنباند بالهای خود را در زیر عرش و میگوید که خداوندا بیامرز
مر گوینده این الفاظ را و علامه مجد الدین فیروز آبادی بعد ذکر این حدیث گفته که

سند او لا باس به ست الا آنکه در روی یزید بن زیاد ست که تضعیف نموده اند او را
بسیاری از علما لیکن روایت کرده ست از وی مسلم بطریق متابعت و حافظ سخاوی
گفته که روایت نموده ست نحو این حدیث را دیلمی در فردوس خود بسندی ضعیف از
حضرت ابی سعید خدری رضی الله تعالی عنه از حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و
سلم و لیکن اختلاف کرده اند علما رحمهم الله تعالی در استحباب گفتن صلوة بر آنحضرت
صلی الله تعالی علیه و سلم در حالت عطسه پس رفته ست ابو موسی مدینی و جماعه
دیگر بسوی استحباب آن و بعضی دیگر قایل اند بعدم استحباب و اما حدیثی که روایت
کرده اند آنرا بیهقی و دیلمی از حضرت انس بن مالک رضی الله تعالی عنه که گفت فرمود
پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که سه موضع اند که ذکر کرده نشود مرا در آنها نزد عطسه
و نزد ذبیحه و نزد تعجب آن غیر صحیح ست بلکه واقع ست در سند او کسی که متهم ست
بوضع انتهی کلام السخاوی کیفیت پنجاه و دویم روایت کرده شده ست از فقیه صالح
عمر بن سعید بغیر سند که گفت گفت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که هر شخصی که بگوید
۵۲ در هر روز سی و سه بار که اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّ
لِحَقِّهٖ اَدَآءً گشاید حق سبحانه برای او میان قبر او و قبر پیغمبر او صلی الله تعالی علیه
و سلم و مخفی نماند که این کیفیت بحسب ظاهر مندرج ست در کیفیت سی و هفتم لیکن ذکر
کرده شده ست او را در اینمقام علیحده از کیفیت مذکوره بسبب کمی و زیادتی در الفاظ
آنها فلیتنبه کیفیت پنجاه و سیوم روایت کرد ابو موسی مدینی از حضرت ابن عباس
رضی الله تعالی عنهما که گفت فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم که هر مومنی که نماز
گذارد در شب جمعه دو رکعت را و بخواند در هر رکعتی بعد از فاتحه بیست و پنج بار قل
۵۳ هو الله احد پس از آن بگوید یکهزار بار صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پس بدرستی
که هنوز تمام نشده باشد جمعه آینده که ببیند او مرا در خواب و هر که زیارت کند مرا
بیامرزد خدای تبارک و تعالی گناهان او را و حافظ سخاوی بعد ذکر این حدیث گفته که
این حدیث صحیح نباشد انتهی اگر گفته شود که چون تصریح کرد سخاوی بعدم صحت این حدیث
پس چگونه درج کرده شده ست او را در این رساله جواب گوییم که عدم صحت حدیث مستلزم
وضع نباشد چه شاید که در وی ضعفی بود و ضعف حدیث مانع نباشد از استحباب عمل
در فضایل اعمال اتفاقا کما مر مکررا و الله تعالی اعلم خاتمه فصل اول در بیان آنچه
منقول شده ست از کیفیات صلوات در احادیث که حکم کرده اند بر آنها بعضی از

علماء محدثین بوضع و عدم ثبوت و آنها سه عدد کیفیات اند کیفیت اول روایت کرد ابوموسی مدینی از حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما که گفت فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی

۵۵ علیه وسلم هرکه بگوید در شب جمعه ده بار که یَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ ط یَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ ط یَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ ط صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرَى بِالسَّجِيَّةِ وَاغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْعُلَى فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ ط بنویساند خدای تبارک و تعالی برای او صد هزار نیکی و محو کند از وی صد هزار بدی و بلند نماید برای او صد هزار درجه پس چون شود روز قیامت یکجا باشد او با ابراهیم خلیل علی نبینا و علیه السلام در قبه او حافظ سخاوی بعد نقل این روایت گفته که ابوموسی مدینی اخراج نموده است این حدیث را بسندی که در وی مردی مکذوب است انتهی کیفیت دویم نیز روایت کرد ابوموسی مدینی از حضرت مرتضی علی رضی الله تعالی عنه که گفت هر که صلوة فرستد بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم باین کیفیت در هر روزی سه بار و در روز جمعه صد بار پس بدرستی که صلوة گفته باشد بر وی بصلوة جمیع خلایق و حشر کرده شود او را به روز قیامت در زمره آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم و بگیرد او صلی الله تعالی علیه وسلم دست او را تا آنکه داخل سازد

۵۶ او را در بهشت و کیفیت این است که صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهِ وَ أَنْبِيَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَ جَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ حافظ سخاوی نزد ذکر این روایت گفته که اخراج نموده است او را ابوموسی مدینی از حضرت علی رضی الله تعالی عنه لیکن بسندی باطل کیفیت سیوم روایت کرده است علامه ابوالفتح در کتاب المطرب از ابی الحسن بکری و از عمارة بن زید مدنی و از محمد بن اسحق که گفتند میان آنکه بود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم نشسته در میان مسجد که در آمد مردی اعرابی و گفت السلام علیکم پس نشاند پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم او را در میان خود و میان صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه پس گفت آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم که خبر داد مرا جبرئیل علیه السلام از این اعرابی که او صلوة میفرستد بر من چنان صلواتی که نفرستاده است از اصحاب هیچ یکی پیش از او پس گفت صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه که یا رسول الله چه گونه میگوید او صلوة را بگو تا من نیز بگویم مثل آن صلوة را بگو تا من نیز بگویم

۵۷ مثل آن صلوة را پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم که یا ابابکر او میگوید که اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَ فِي الْآخِرِينَ وَ فِي الْمَلَاءِ الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ حافظ سخاوی رحمه الله تعالی بعد از ذکر این حدیث گفته که این حدیث منکر بلکه موضوع است

فصل دویم در بیان کیفیات صلواتی که منقول شده اند بطریق منام از آنحضرت علیه الصلوة و السلام یا معروض گشته اند در منام بر وی و آنها هشت عدد کیفیات اند چنانکه می آید و ذکر کرده می شود درین فصل مسئله را که مناسبت دارد باین مقام فائده حسنه سوال ذکر گفته شود که تصریح کرده اند علما رحمهم الله تعالی بآنکه آنچه رائی دیده از آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم بشنود بآن عمل نه کند نه از برای شک در رؤیت بلکه بسبب انکار اهتمام و رویاء در منام از غیر انبیاء کرام علیهم الصلوة والسلام نیستند از اسباب معرفت به امور شرعیه جواب گوئیم که علامه فهامه میر جمال الدین محدث رحمه الله تعالی در روضة الاحباب گفته که آنچه رائی در خواب از آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم بشنود از احکام بآن عمل نکند انتهی و تقیید به احکام دلالت میکند بر جواز عمل بآن در غیر احکام چنانکه فضائل اعمال از جهت آنکه قید در روایت دلالت میکند بر نفی حکم از ماعداه و نیز تشدید کرده اند علماء رحمهم الله تعالی در اثبات احکام شرعیه تا آنکه قبول نمی کنند در آنها حدیث ضعیف را بخلاف فضائل که در آنها تسامح می نمایند و حدیث ضعیف را در آنها حجت می شمارند و لهذا درج نموده اند منام از آنحضرت علیه الصلوة والسلام علماء رحمهم الله تعالی در رسایل خود این کیفیات را که منقول شده اند در منام از آنحضرت علیه الصلوة والسلام چنانکه بهشتر می آید کیفیت اول حافظ سخاوی در قول بدیع خود گفته که روایت کرد طبرانی در کتاب خود مسمی به کتاب الدعاء که گفت دیدم من در حضرت پیغمبر خدا را صلی الله تعالی علیه وسلم در منام بصفتی که رسیده است بما از صفات او صلی الله تعالی علیه وسلم پس گفتم من که السلام علیک ایها النبی و رحمة الله و برکاته پس گفتم که یا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بدرستی که الهام نموده است مرا حق سبحانه و تعالی کلماتی را که میگویم

۵۸ من آنها را فرمود چیست آن کلمات گفتم اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ حَمِدَكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يَحْمَدْكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تُحِبُّ أَنْ تُحْمَدَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ پس تبسم فرمود حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم تا آنکه ظاهر گشتند ثنایا شریف او و دیدم من نوری را که بیرون می آمد از میان فرجه هائی که بودند در میان ثنایا شریف او و قصه این منام طویله است اقتصار نموده شد درین مقام بر مقصود از آن انتهی کلام السخاوی و ثنایا چهار دندان پیشین را گویند کیفیت دویم علامه فاکهانی مالکی رحمه الله تعالی گفته که الهام کرده شد مرا این کیفیت از کیفیات صلوة

پس نوشتند آنرا از من جماعتی از اهل علم و یاد گرفتند آنرا پس خبر داده شد مرا بعد از آن
بآنکه بعضی طلبه از اصحاب مالکیه دید در منام که او صلوة می فرستد بر منبر پیغمبر خدا
صلی الله تعالی علیه وسلم بدین کیفیت والحمد لله تعالی وکیفیت مذکوره این ست اَللّٰهُمَّ
۵۹ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِنُوْرِهِ الظُّلَمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّكُلِّ الْاُمَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ
لِلسِّیَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ
الْمَوْصُوْفِ بِاَفْضَلِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَخْصُوْصِ
بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمِ الْحِكَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ كَانَ لَا تُنْتَهَكُ
فِیْ مَجْلِسِهِ الْحُرَمُ وَلَا یَقْضِیْ عَمَّنْ ظَلَمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ
كَانَ اِذَا مَشٰی تُظَلِّلُهُ الْغَمَامَةُ حَیْثُ مَا یَمَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ
الَّذِیْ انْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ وَكَلَّمَهُ الْحَجَرُ وَاَقَرَّ بِرِسَالَتِهِ وَحَمْحَمَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَیْهِ رَبُّ الْعِزَّةِ نَصًّا فِیْ سَائِرِ الْقِدَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ صَلّٰی رَبُّنَا فِیْ مُحْكَمِ كِتَابِهِ وَاَمَرَنَا
اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَنُسَلِّمَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
مَا اَهْطَلَتِ الدِّیَمُ وَمَا جَرَتْ عَلَى الْمُذْنِبِیْنَ اَذْیَالُ الْكَرَمِ وَسَلِّمْ
تَسْلِیْمًا وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ انتهی کلام الفاکهانی رحمه الله تعالی کیفیت سیوم حافظ
سخاوی در قول بدیع خود گفته که پستر واقف شدم بر کیفیتی دیگر کما افاده بعض
از معتمدان که مرا این کیفیت را قصد ایست که اقتضا میکند که هر یک مرتبه از این کیفیت مساوی
بده هزار صلوة الا انکه بعض مذکور بیان نکرده ست قصه مذکوره را و آن کیفیت این ست
۶۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهُ وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُهُوْرُهُ
عَدَدَ مَنْ مَّضٰی مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ
الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَا غَایَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ
صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ
انتهی کلام السخاوی و شیخ ابن حجر رحمه الله تعالی بیان نموده ست آن قصه را و گفته که بدرستی
بعضی از اولیاء کرام رحمهم الله تعالی که راتبه میکردی در هر شبی ده هزار صلوة را بر پیغمبر خدا صلی الله
تعالی علیه وسلم پس در بعضی سالها مریض گشت و عاجز گشت از اتمام راتبه قدیم خود یعنی ده هزار صلوة
مذکوره پس این سخن بر وی بغایت دشوار آمد و سخت غمگین گشت پس دید پیغمبر خدا را صلی الله تعالی

علیه وسلم در خواب خود و حال آنکه میفرمود آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم او را که
ای فلان بگو این صلوة را یکمرتبه در هر شبی که اغنا کند ترا از ده هزار صلوة پس بیدار گشت
و حال آنکه یاد مانده آن صلوة مر او را و آن صلوة این ست که اللهم صل علی محمد ن السابق
للخلق نوره الی آخرها انتهی ما ذکره ابن حجر کیفیت چهارم حکایت کرده ست علامه کمال الدین
دمیری در شرح منهاج از شیخ ابو عبد الله بن نعمان که گفت دیدم من پیغمبر خدا را صلی الله تعالی
علیه وسلم در منام خود صد مرتبه پس پرسیدم او را در مرتبه اخیره که یا رسول الله صلی الله
۶۱ تعالی علیه وسلم کدام صلوة بر تو افضل ست پس فرمود که بگو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَاْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَیْنَیْهِ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا
مُؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا کیفیت پنجم حکایت کرده ست علامه ابو عبد الله قسطلانی که گفت
بدرستی که دیدم من پیغمبر خدا را صلی الله تعالی علیه وسلم در خواب و شکایت کردیم بسوی
۶۲ او فقر را پس فرمود مرا که بگو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّهَبْ لَنَا اَللّٰهُمَّ مِنْ
رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ مَا تَصُوْنُ بِهٖ وُجُوْهَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی
اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَاجْعَلْ لَّنَا اَللّٰهُمَّ اِلَیْهِ طَرِیْقًا سَهْلًا مِّنْ غَیْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ
وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَا تَبِعَةٍ وَّجَنِّبْنَا اَللّٰهُمَّ الْحَرَامَ حَیْثُ كَانَ وَاَیْنَ كَانَ وَعِنْدَ مَنْ كَانَ
وَحُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اَهْلِهٖ وَاقْبِضْ عَنَّا اَیْدِیَهُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَهُمْ حَتّٰی لَا
نَتَقَلَّبَ اِلَّا فِیْمَا یُرْضِیْكَ وَلَا نَسْتَعِیْنَ بِنِعْمَتِكَ اِلَّا عَلٰی مَا تُحِبُّ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ کیفیت ششم گفت علامه شیخ ویه که شنیدم من از عبد الله بن مکی که گفت
شنیدم من از ابو الفضل بن زیرک قومسانی رحمه الله تعالی که گفت آمد بسوی من مردی
از خراسان پس گفت مرا که بدرستی دیدم من پیغمبر خدا را صلی الله تعالی علیه وسلم در خواب
و حال آنکه بودم من در مسجد مدینه مطهره پس فرمود او صلی الله تعالی علیه وسلم مرا که چون
برسی تو در همدان پس سلام بگوئی از ما بر ابی الفضل بن زیرک گفت ابو الفضل که گفتم
من او را که ای فرستاده حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم آیا واقف یافتی بر
آنکه سبب چندین رضاء و احسان جناب شریف او صلی الله تعالی علیه وسلم چه چیز
بود گفت فرمود مرا پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم که بسبب آنکه می فرستد او مرا صلوة
در هر روزی صد بار یا زیاده از آن پس باز پرسید مرا آن مرد که بیان کن بر من آن کیفیت
۶۳ صلوة شریفه که تو میگوئی آن را در هر روزی گفتم که من میگویم آنرا بدین کیفیت که اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰهُ تَعَالٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عنا ما هو اهله پس گفت آن مرد این صلوة را از من و سوگند خورد با من برانکه من
نمی دانستم ترا و نه نام ترا قبل از پیغام حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم گفت
ابو الفضل که پس عرض کردم من بر او خورد نقدی را از دنیا پس قبول ننمود از آن چیزی را و غایب
گشت از من پس باز ندیدم من او را هرگز کیفیت هفتم ذکر کرده است علامه فاکهانی رحمه
الله تعالی در کتاب خود مسمی بفجر منیر که گفت خبر داد مرا شیخ صالح موسی ضریر رحمه الله
تعالی که بدرستی سوار شدم وقتی در کشتی در دریای شور پس پدید آمد بر ما بادی
مخالف که نجاة کم یابد کسی بسبب او از غرق پس من در خواب رفتم پس دیدم پیغمبر خدا
را صلی الله تعالی علیه و سلم در خواب و حال آنکه می فرمود او صلی الله تعالی علیه و سلم مرا که بگو
٦٤ تو مر اهل کشتی را تا بگویند هر یکی از ایشان هزار مرتبه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّیْنَا
بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا
بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا
اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ گفت که پس بیدار
گشتم من و خبر دادم مر اهل کشتی را بدان خواب پس شروع نمودیم ما در گفتن صلوة و گفتیم
پس نگفتیم صلوة مذکوره را مقدار سیصد بار که آسان نمود حق سبحانه و تعالی مشکل
ما را و ساکن ساخت آن باد را به برکت گفتن صلوة بر حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه
و سلم و نقل کرده است علامه مجد الدین فیروزآبادی رحمه الله تعالی این صلوة را
در کتاب خود مسمی به کتاب الصلوة و البشر فی الصلوة علی سید البشر و نقل نموده است
او در عقب صلوة مذکوره از حسن بن علی اسوانی رحمه الله تعالی که گفت هر که بگوید
این صلوة را در هر مهمی و نازله و بلیه هزار بار گشاده نماید حق سبحانه و تعالی کار
او را و دفع کند بلیه او را کیفیت هشتم ذکر کرده است شیخ شهاب الدین بن ابی
حجله حنفی رحمه الله تعالی که بدرستی گفت یکی از صالحان در وقتی که واقع گشت
طاعون در محله او که بدرستی دیدم من پیغمبر خدا را صلی الله تعالی علیه و سلم در خواب
و شکایت حال کردم به پیش او پس امر نمود او صلی الله تعالی علیه و سلم مرا به این دعا
٦٥ که اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنَ الطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَ عَظِیْمِ الْبَلَاءِ فِی النَّفْسِ
وَ الْمَالِ وَ الْاَهْلِ وَ الْوَلَدِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ مِمَّا نَخَافُ وَ نَحْذَرُ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَدَدَ ذُنُوْبِنَا حَتّٰی تُغْفَرَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ
اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ

اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ کَمَا شَفَّعْتَ نَبِیَّکَ فِیْنَا فَامْهِلْنَا وَ عَمَّرْتَ بِنَا مَنَازِلَ لَنَا فَلَا تُهْلِکْنَا
بِذُنُوْبِنَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ فصل سیوم در بیان کیفیات صلواتی
که منقول شده اند از کلام صحابه و تابعین رضی الله تعالی عنهم و رضوا
عنه اجمعین و این فصل مشتمل است بر دو قسم قسم اول در بیان کیفیاتی
که منقول شده اند از صحابه رضی الله عنهم و آنها سیزده عدد کیفیات اند
کیفیت اول روایت کرد طبرانی در معجم خود از سلامه کندی رحمه الله تعالی
که گفت بود علی ابن ابیطالب رضی الله تعالی عنه که تعلیم میکردی مردم را صلوة
٦٦ بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه و سلم و میگفتی که اَللّٰهُمَّ دَاحِیَ الْمَدْحُوَّاتِ
وَ بَارِئَ الْمَسْمُوْکَاتِ وَ جَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطْرَتِهَا شَقِیِّهَا وَ سَعِیْدِهَا
اِجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِکَ وَ نَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ وَ رَأْفَةَ تَحَنُّنِکَ عَلٰی
مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَ الْمُعْلِنِ
الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَ الدَّامِغِ لِجَیْشَاتِ الْاَبَاطِیْلِ کَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِکَ
بِطَاعَتِکَ مُسْتَوْفِزًا فِیْ مَرْضَاتِکَ بِغَیْرِ نَکَلٍ عَنْ قَدَمٍ وَ لَا وَهْنٍ فِیْ
عَزْمٍ وَاعِیًا لِوَحْیِکَ حَافِظًا لِعَهْدِکَ مَاضِیًا عَلٰی نَفَاذِ اَمْرِکَ حَتّٰی
اَوْرٰی قَبَسًا لِقَابِسٍ اٰلَاءَ اللّٰهِ تَصِلُ بِاَهْلِهٖ اَسْبَابُهٗ بِهٖ هُدِیَتِ
الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَ الْاِثْمِ وَ اَبْهَجَ مُوْضِحَاتِ الْاَعْلَامِ وَ
مُنِیْرَاتِ الْاِسْلَامِ وَ نَائِرَاتِ الْاَحْکَامِ فَهُوَ اَمِیْنُکَ الْمَاْمُوْنُ وَ خَازِنُ
عِلْمِکَ الْمَخْزُوْنِ وَ شَهِیْدُکَ یَوْمَ الدِّیْنِ وَ بَعِیْثُکَ نِعْمَةً وَ رَسُوْلُکَ
بِالْحَقِّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ مُفْسَحًا فِیْ عَدْنِکَ وَ اجْزِهٖ مُضَاعَفَاتِ
الْخَیْرِ مِنْ فَضْلِکَ مُهَنَّیَاتٍ لَهٗ غَیْرَ مُکَدَّرَاتٍ مِنْ فَوْزِ ثَوَابِکَ الْمَحْلُوْلِ
وَ جَزِیْلِ عَطَائِکَ الْمَعْلُوْلِ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ عَلٰی بِنَاءِ الْبَانِیْنَ بِنَاءَهٗ وَ اَکْرِمْ
مَثْوَاهُ لَدَیْکَ وَ نُزُلَهٗ وَ اَتْمِمْ لَهٗ نُوْرَهٗ وَ اجْزِهٖ مِنِ ابْتِعَاثِکَ لَهٗ
مَقْبُوْلَ الشَّهَادَةِ مَرْضِیَّ الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَ خُطَّةٍ فَصْلٍ وَ حُجَّةٍ
وَ بُرْهَانٍ عَظِیْمٍ انتهی همچنین ذکر کرده است این صلوة را بتمامها حافظ سخاوی
در قول بدیع خود و علامه قسطلانی در مواهب خود و حافظ سیوطی در
اذکار خود الا آنکه لفظ بغیر نکل عن قدم و لا وهن فی عزم در مواهب واقع

نیست فایده حافظ سخاوی در قول بدیع کفته که اخراج کرده ست این حدیث را
غیر طبرانی نیز چنانکه ابن ابی عاصم و سعید بن منصور و طبری در مسند علی و
از کتاب خود مسمی به تهذیب الآثار و ابو جعفر احمد بن سنان قطان و
و یعقوب بن شیبه در اخبار علی رضی الله تعالی عنه و ابن فارس و ابن بشکوال
و کفته ست علامه هیثمی رحمه الله تعالی که رجال او رجال صحیح اند الا آنکه روایت
سلامه از حضرت علی رضی الله تعالی عنه مرسله ست چه دانسته نمی شود مر سلامه را
سماعی از حضرت علی رضی الله تعالی عنه و نیز اخراج کرد مثل این حدیث را ابن عبد
البر بسندی دیکر از طریق ابی بکر بن ابی شیبه و زیاد کرد در آخر صلوة مذکوره
بعد از قوله و بر دعان عظیم این الفاظ را که اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِيْنَ مُطِيْعِيْنَ
وَ اَوْلِيَاءَ مُخْلِصِيْنَ وَ رُفَقَاءَ مُصَاحِبِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ
وَ ارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامَ انتهی ما ذکره السخاوی فی القول البدیع کیفیت
دویم حافظ سخاوی رحمه الله تعالی در قول بدیع خود کفته که روایت کرده
صاحب شفاء از حضرت مرتضی علی رضی الله تعالی عنه که در وقتی که می خواندی
او این آیه را که ان الله وملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه
وسلموا تسلیما میکفتی که لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَ سَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ الْبَرِّ
الرَّحِيْمِ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ
وَ الصَّالِحِيْنَ وَ مَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ رَسُوْلِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ اَلدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ
الْمُنِيْرِ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ کیفیت سیوم روایت کرده شده ست از حضرت
ابن عباس رضی الله تعالی عنهما که بدرستی چون او میفرستادی صلوة را بر
پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم میکفتی که اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ
الْكُبْرٰى وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَ اَعْطِهِ سُؤْلَهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى
كَمَا اٰتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰى حافظ سخاوی در قول بدیع خود کفته که روایت
کرده ست این حدیث را عبد بن حمید در مسند خود و عبد الرزاق و اسمعیل
قاضی و اسناد او جید و قوی و صحیح ست انتهی کیفیت چهارم روایت کرد

۶۷ ۱ وروی ان [illegible] صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم [illegible] ده الجنازه [illegible] الناس ما یصلون [illegible] مسعود رضی الله عنه [illegible] ان رحم [illegible] النبی [illegible] فقال [illegible] ان الله وملائکته یصلون علی النبی [illegible] لبیک اللهم ربنا [illegible] علیه السلام ذکره الشیخ زین الدین [illegible] النفوس [illegible] وفاته صلی الله علیه وسلم ۶۸

ابن ماجه در سنن خود بطریق موقوف از حضرت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی
عنه صلواتی را که بیشتر در کیفیت سیوم از فصل اول کذشته بود و بیشتر در آنجا کذشته
بود که اختلاف کرده اند علما رحمهم الله تعالی در رفع و وقف این حدیث و معروف در
اسناد او وقف ست و قدم مفصلا کیفیت پنجم روایت کرد عبد الرزاق در جامع خود
از طریق ابن طاوس از ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم از مردی از اصحاب رضی الله تعالی عنه و عنهم
۶۹ اجمعین که بدرستی بود آن مرد که میکفتی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهِ وَ عَلٰى اَزْوَاجِهِ
وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهِ وَ عَلٰى اَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ و کفت ابن طاوس بعد نقل این صلوة که بود پدر من که میکفتی
او این صلوة را نیز کیفیت ششم روایت کرده ست اسمعیل از زید بن عبد الله که کفت بودند
۷۰ مردم یعنی از صحابه و تابعین که دوست می داشتندی که بکویند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ و روایت کرد نمیری در ترغیب خود از حضرت ابن مسعود رضی
الله تعالی عنه که کفت او مر زید بن وهب را که ای زید مکذار در روز جمعه که صلوة فرستی
بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم هزار مرتبه پس بکوی که اللهم صل علی محمد النبی الامی
حافظ سخاوی کفته که در سند این حدیث لین ست و لیکن تائید میکند او را آنچه روایت
کرده اند او را ابن شاهین و ابو موسی مدینی و ابن النعمان و غیر ایشان از حضرت انس
رضی الله تعالی عنه که کفت فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم که هر شخصی که صلوة فرستد
بر من در روز جمعه هزار بار او نمیرد تا آنکه نه بیند مقعد خود را در جنت و روایت کرده
شده ست از ابی عبد الرحمن مقری که کفت رسیده ست مرا که بدرستی خلاد بن کثیر رحمه
الله تعالی وقتی که بود در نزع روح پس یافته شد در زیر سر او رقعه که نوشته بود در وی
که هذه براءة من النار لخلاد بن کثیر یعنی این رقعه بیزاری ست از آتش مر خلاد
بن کثیر را پس پرسیده شد مردمان از اهل او که چکونه بود عمل او پس کفتند اهل خلاد
که بود عادت او آنکه میکفتی صلوة را بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم در هر روز
جمعه هزار بار بدین لفظ که اللهم صل علی محمد النبی الامی انتهی ما ذکره السخاوی والله
تعالی اعلم کیفیت هفتم روایت کرده ست قاضی عیاض در شفاء خود از حضرت علی
۷۱ رضی الله تعالی عنه که میکفتی او در تشهد خود بدین طریق که اَلسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ

عبد الله السلام علينا وعلى المؤمنين والمؤمنات من غاب منهم ومن شهد
اللهم اغفر لمحمد وتقبل شفاعته واغفر لأهل بيته واغفر لي ولوالدي
وما ولدا وارحمهما السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته قاضی
عیاض بعد نقل این روایت گفته که نظر کرده شود اسناد او را یعنی که ثابت ست یا نه وحافظ
سخاوی در قول بدیع خود گفته که اما لفظ ولوالدی پس نگفته ست او را حضرت علی کرم الله
تعالی وجهه مگر بطریق تعلیم کردن مر تشهد را نه بطریق دعا برای والدین خود چه بدرستی
که صحیح شده ست در احادیث موت پدر او بکفر انتهی کلام السخاوی کیفیت هشتم روایت
کرده حافظ ابن بشکوال بسندی ضعیف از حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما که او گفتی در
۷۲ تشهد خود کما السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته من الله وعلينا
أن نصلي على نبينا ونسلم عليه تسليما صلى الله تعالى عليه وسلم کیفیت
حافظ سخاوی گفته که روایت کرده شده ست از حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما که
بدرستی چون او فارغ می گشتی از نماز همچند حمد کردی مر خدای تعالی را وثنا گفتی وی پستر صلوة
۷۳ گفتی بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم پس بگفتی که اللهم إني أسألك بأفضل مسألتك
وبأحب أسمائك إليك وأكرمها عليك وبما مننت به علينا بمحمد نبينا صلى الله
تعالى عليه وسلم واستنقذتنا به من الضلالة وأمرتنا بالصلاة عليه وجعلت
صلاتنا عليه درجة وكفارة ولطفا ومنا من عطائك فأدعوك تعظيما لأمرك
واتباعا لوصيتك وتنجيزا لموعودك لما يجب لنبينا صلى الله عليه وسلم علينا
في أداء حقه قبلنا إذ أمرت العباد بالصلاة عليه [۱] ... فنسألك بجلال
وجهك ونور عظمتك أن تصلي أنت وملائكتك على محمد عبدك ورسولك و
نبيك وصفيك أفضل ما صليت به على أحد من خلقك إنك حميد مجيد اللهم
ارفع درجته وأكرم مقامه وثقل ميزانه وأجزل ثوابه وأفلج حجته
وأظهر ملته وأضئ نوره وأدم من ذريته وأهل بيته ما تقر به عينه
وعظمه في النبيين الذين خلوا قبله اللهم اجعل محمدا أكثر النبيين تبعا
وأكثرهم أزرا وأفضلهم كرامة ونورا وأعلاهم درجة وأفسحهم
في الجنة منزلا وأفضلهم ثوابا وأقربهم مجلسا وأثبتهم مقاما وأصوبهم
كلاما وأنجحهم مسألة وأفضلهم لديك نصيبا وأعظمهم فيما عندك رغبة
وأنزله في غرفات الفردوس من الدرجات العلى اللهم اجعل محمدا أصدق

… صلی … وسلم … [illegible]

[۱] دراصل کرم خورده است. قاسمی

قائل وأنجح سائل وأول شافع وأفضل مشفع وشفعه في أمته شفاعة
يغبط بها الأولون والآخرون وإذا ميزت عبادك بفصل القضاء
فاجعل محمدا في الأصدقين قيلا وفي الأحسنين عملا وفي المهديين سبيلا اللهم
اجعل نبينا لنا فرطا واجعل حوضه لنا موعدا اللهم احشرنا في زمرته واستعملنا
بسنته وتوفنا على ملته وعرفنا وجهه واجعلنا في زمرته وحزبه اللهم اجمع بيننا وبينه كما
آمنا به ولم نره ولا تفرق بيننا وبينه حتى تدخلنا مدخله وتجعلنا من
رفقائه مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك
رفيقا اللهم صل على محمد نور الهدى والقائد إلى الخير والداعي إلى
الرشد نبي الرحمة وإمام المتقين ورسول رب العالمين كما بلغ رسالاتك وتلا
آياتك ونصح لعبادك وأقام حدودك ووفى بعهدك وأنفذ حكمك وأمر
بطاعتك ونهى عن معاصيك ووالى وليك الذي تحب أن توالیه وعادى
عدوك الذي تحب أن تعاديه وصلى الله على محمد اللهم صل على جسده في
الأجساد وعلى روحه في الأرواح وعلى موقفه في المواقف وعلى مشهده
في المشاهد وعلى ذكره إذا ذكر صلاة منا على نبينا اللهم أبلغه منا
السلام كما ذكر والسلام على النبي ورحمة الله وبركاته اللهم صل على
ملائكتك المقربين وعلى أنبيائك المطهرين وعلى رسلك المرسلين
وعلى حملة عرشك أجمعين وعلى جبرئيل وميكائيل وإسرافيل وعلى
ملك الموت ورضوان ومالك وصل على الكرام الكاتبين وعلى أهل
بيت نبيك صلى الله عليه وسلم وآتهم أفضل ما آتيت أحدا من أهل
بيوتات المرسلين واجز أصحاب نبيك صلى الله عليه وسلم أفضل ما
جزيت أحدا من أصحاب المرسلين اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات
الأحياء منهم والأموات ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل
في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا إنك رؤوف رحيم کیفیت دهم
روایت کرد محمد بن نصر مروزی رحمه الله تعالی در کتاب الوتر بسندی صحیح
از وهب بن خالد که گفت بود حضرت ایوب بن بشیر رضی الله تعالی عنه که از
صغار صحابه بوده که می گفتی بعد از قنوت وتر در ایام عشر یعنی عشره اخیره از
۷۴ رمضان این صلوة را که اللهم صل على محمد كما صليت على آل إبراهيم

اللهم بارك على محمد كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد
اللهم صل على محمد عبدك ورسولك والسلام عليه ورحمة الله
وبركاته كيفيت يازدهم روايت كرد زهري از محمد بن سيرين رضي الله
تعالى عنه كه گفت بود زندي مردم يعني اصحاب كرام كه ميگفتندي در وقتي كه
۷۵ داخل مي شدندي در مسجد كه صلى الله تعالى وملائكته على محمد السلام
عليك ايها النبي ورحمة الله كيفيت دوازدهم روايت كرد حافظ ابن
بشكوال از حضرت ابهريره رضي الله تعالى عنه كه گفت هر شخصي كه گزارد
نماز عصر را از روز جمعه پس بگويد قبل از قيام از مكان خود هشتاد بار كه
۷۶ اللهم صل على محمد النبي وعلى آله وسلم تسليما آمرزيده شود
مراورا گناهان هشتاد ساله ونوشته شود براي او عبادت هشتاد ساله
وروايت كرد ابن بشكوال از سهل بن عبد الله نحو اين حديث را الا آنكه واقع نشده
در وي لفظ تسليما كيفيت سيزدهم روايت كرد ابو بكر بن حفص از حضرت
۷۷ عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما كه او ميگفتي در اوايل خطبه نكاح كه الحمد لله و
الصلوة على رسول الله وصلى الله على محمد بعد از ان مي خواندي بقيه خطبه
نكاح را قسم ثاني در بيان كيفياتي كه منقول شده اند از تابعين رضي الله
تعالى عنهم و آحاده عدد كيفيات الذ كيفيت اول روايت كرده شده است از حضرت
امام زين العابدين علي بن حسين رضي الله تعالى عنهما كه بدرستي او چون فرستادي
صلوة را بر حضرت جد كريم خود صلى الله تعالى عليه وسلم ميگفتي و حال آنكه مي شنيدندي از او مردم
۷۸ اللهم صل على محمد في الاولين وصل على محمد في الآخرين وصل على محمد الى
يوم الدين اللهم صل على محمد شابا فتيا وصل على محمد كهلا مرضيا
وصل على محمد رسولا نبيا اللهم صل على محمد حتى ترضى وصل على
محمد بعد الرضى وصل على محمد ابدا ابدا اللهم صل على محمد كما امرت
بالصلوة عليه وصل على محمد كما تحب ان يصلى عليه وصل على محمد
كما اردت ان يصلى عليه اللهم صل على محمد عدد خلقك وصل على محمد
رضى نفسك وصل على محمد زنة عرشك وصل على محمد مداد كلماتك
التي لا تنفد اللهم واعط محمدا الوسيلة والفضل والفضيلة
والدرجة الرفيعة اللهم عظم برهانه وافلح حجته وابلغه مأموله

يعواه

في اهل بيته وامته اللهم اجعل صلواتك وبركاتك ورأفتك ورحمتك على محمد
حبيبك وصفيك وعلى اهل بيته الطيبين الطاهرين اللهم صل على محمد
بافضل ما صليت على احد من خلقك وبارك على محمد مثل ذلك وارحم محمدا
مثل ذلك اللهم صل على محمد في الليل اذا يغشى وصل على محمد في النهار اذا تجلى
وصل على محمد في الآخرة والاولى اللهم صل على محمد الصلوة التامة و
سلم على محمد السلام التام اللهم صل على محمد امام الخير وقائد الخير و
رسول الرحمة اللهم صل على محمد ابد الآبدين ودهر الداهرين اللهم صل
على محمد النبي الامي العربي القرشي الهاشمي الابطحي التهامي المكي صاحب
التاج والهراوة والجهاد والمغنم صاحب الخير والمير صاحب السرايا و
العطايا والآيات المعجزات والعلامات الباهرات والمقام المشهود والحوض
المورود والشفاعة والسجود للرب المحمود اللهم صل على محمد بعدد من صلى
عليه وعدد من لم يصل عليه كيفيت دويم روايت كرده است زهري رحمه الله تعالى
از حضرت حسن بصري رضي الله تعالى عنه كه از اكابر تابعين بود كه بدرستي او چون
۷۹ صلوة مي فرستادي بر پيغمبر خدا صلى الله تعالى عليه وسلم ميگفتي كه اللهم اجعل صلواتك
وبركاتك على احمد ودر روايتي على محمد كما جعلتها على ابراهيم انك حميد مجيد
السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته ومغفرة الله ورضوانه اللهم
اجعل محمدا من اكرم عبادك عليك ومن ارفعهم عندك درجة واعظمهم
خطرا وامكنهم عندك شفاعة اللهم اتبعه من امته وذريته ما تقر به
عينه واجزه عنا خير ما جزيت نبيا عن امته واجز الانبياء كلهم خيرا وسلام
على المرسلين والحمد لله رب العالمين ه كيفيت سيوم روايت كرد زهري رحمه الله تعالى
نيز از حسن بصري رضي الله تعالى عنه كه بدرستي چون اراده صلوة مي فرستادي بر پيغمبر
۸۰ خدا صلى الله تعالى عليه ميگفتي كه اللهم صل على محمد وعلى آل محمد واصحابه واولاده
واهل بيته وذرياته ومحبيه واتباعه واشياعه وعلينا معهم اجمعين يا ارحم
الراحمين ه كيفيت چهارم روايت كرد قاضي عياض رحمه الله تعالى در شفاء خود
نيز از حسن بصري رضي الله تعالى عنه كه گفت هر كه خواهد كه بياشامد آب را به كاس
۸۱ اوفى از حوض مصطفى صلى الله عليه وسلم پس بگويد اللهم صل على محمد وعلى آله
واصحابه واولاده وازواجه وذريته واهل بيته واصهاره وانصاره

وَأَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيهِ وَأُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ٥ كيفيت پنجم
روايت كرد حسن بن عرفه و نيري از حضرت حسن بصري رضي الله تعالى عنه كه گفت هر
شخصي كه بگويد در وقت سماع اذان مثل آنچه ميگويد مؤذن پس چون اقامت كرد

۸۲ مؤذن و گفت قد قامت الصلوة او بگويد كه اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ
وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَبْلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ
فِي الْجَنَّةِ داخل كرددا او در شفاعت حضرت محمد صلى الله تعالى عليه وسلم كيفيت ششم
روايت كرد نيري از حضرت طلحه بن مصرف كوفي كه از فاضل تابعين بود رضي الله تعالى عنه

۸۳ وعنهم كه بدرستي بود او كه ميگفتي بعد از تشهد يعني تشهد آنچه كه اَعْبُدُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَلَا
اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ رَبِّيْ وَاِيَّاهُ اَعْبُدُ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى
كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ رَبِّ اَسْاَلُكَ رِضْوَانَكَ وَ
الْجَنَّةَ رَبِّ ارْضَ عَنِّيْ وَارْضِنِيْ وَاَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ وَعَرِّفْهَا لِيْ رَبِّ اغْفِرْ
لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا كُلَّهَا وَتُبْ عَلَيَّ وَقِنِيْ عَذَابَ النَّارِ رَبِّ ارْحَمْهُمَا وَالِدَيَّ كَمَا
رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ
اِنَّكَ تَعْلَمُ مُتَقَلَّبَهُمْ وَمَثْوَاهُمْ كيفيت هفتم روايت كرد ابن بشكوال از طريق
ابن وضاح از عمر بن عبد العزيز رضي الله تعالى عنه كه گفت رسيده است مرا كه بدرستي

۸۴ هر شخصي كه بگويد در آخر روز خميس بعد از عصر كه اَللّٰهُمَّ رَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ اَقْرِئْ مُحَمَّدًا مِنِّي السَّلَامَ بفرستد
حضرت حق سبحانه وتعالى فرشته را كه برساند سلام او بخدمت حضرت پيغمبر خدا صلى
الله تعالى عليه وسلم و بگويد او را كه يا رسول الله بدرستي كه فلان بن فلان رسانيده است
ترا سلام كيفيت هشتم گفته است علامه حليمي از شافعيه در منهاج خود كه گفت سفيان
بن عيينه رحمه الله تعالى كه شنيدم من مردم را يعني از تابعين در مدت بسيار از

۸۵ هفتاد سال كه ميگفتندي ايشان در حين طواف بيت شريف كه اللّٰهم صل على محمد و على
ابينا ابراهيم حليمي رحمه الله تعالى گفته كه اينچنين كسي گويد كه از اولاد ابراهيم عليه
السلام باشد و اما كسي كه نباشد از اولاد او پس گو بگويد كه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ
وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ و گفت حليمي كه اين حسن است چه مناسبت از حضرت ابراهيم

عليه السلام و بيت شريف از بناء او است و گفتن تلبيه اجابت دعاء او است انتهى كيفيت
نهم حافظ سخاوي در قول بديع خود گفته كه روايت كرده شده است از حضرت امام
زين العابدين علي بن حسين بن علي رضي الله تعالى عنهم كه بدرستي او نماز كرد از

۸۶ در ملتزم در ميان باب شريف و حجر اسود پس دعا خواست پس گفت كه اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى اٰدَمَ بَدِيْعِ فِطْرَتِكَ وَلِسَانِ قُدْرَتِكَ وَالْخَلِيْفَةِ فِيْ بَسِيْطَتِكَ وَعَبْدِ
كَلِمَتِكَ وَمُسْتَعِيْذٍ بِكَ مِنْكَ مِنْ مَتْنِ عُقُوْبَتِكَ وَسَاحِبِ شَعْرِ رَاْسِهِ تَذَلُّلًا
فِيْ حَرَمِكَ لِعِزَّتِكَ وَمُنْشِئِيْ مِنَ التُّرَابِ فَنَطَقَ اِعْرَابًا بِوَحْدَانِيَّتِكَ وَاَوَّلِ مُجْتَبٰى لِلنُّبُوَّةِ
بِرَحْمَتِكَ وَصَلِّ اللّٰهُ عَلٰى ابْنِهِ الْخَالِصِ مِنْ صَفْوَتِكَ الْعَابِدِ الْمَاْمُوْنِ عَلٰى مَكْنُوْنِ
سَرِيْرَتِكَ بِاٰدَمَ وَلِيْنَتِهٖ مِنْ سُنَّتِكَ وَمَعُوْنَتِكَ وَعَلٰى مَنْ بَيْنَهُمَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالْمَلٰئِكَةِ مِنَّا وَاَمْثَالِنَا اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ
لَا يَعْلَمُهَا اَحَدٌ دُوْنَكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ انتهي كلام
السخاوي كيفيت دهم روايت كرد عتبي از پدر خود كه گفت خطبه خواند عمر بن
عبد العزيز رحمه الله تعالى در نكاح زني از اهل خود پس گفت در اوايل آن خطبه كه

۸۷ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ بعد از ان خواند
بقيه خطبه نكاح را فصل چهارم در بيان كيفياتي كه منقول شده اند از غير
صحابه و تابعين از علماء راسخين و قدماء و صالحين رحمه الله تعالى عليهم اجمعين
و آنها منحصر در عددي معين نيستند ليكن ذكر كرده مي شود از آنها در اين
رساله دوازده عدد كيفيات را كيفيت اول روايت كرده اند ابن بشكوال و نيري
از طريق ابي الحسن كرخي كه مصاحب معروف كرخي بوده كه گفت بدرستي بودي معروف

۸۸ قدس الله تعالى سره كه ميگفتي در صلوة بر پيغمبر خدا صلى الله تعالى عليه وسلم اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَ
مِلْءَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِلْءَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْءَ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ٥ كيفيت دوم روايت كرد نيري از ابي محمد عبد الله موصلي معروف
بابن مسهر كه بود او مردي فاضل و گفت هر كه دوست دارد كه حمد كند مر خداي تبارك
و تعالى را به بهترين طريقي از آنچه حمد مي كنند مر او سبحانه وتعالى را هر يكي از اولين
و آخرين و از ملايكه مقربين و از اهل آسمان و زمين و دوست دارد كه صلوة فرستد
بر حضرت محمد صلى الله تعالى عليه وسلم به بهترين طريقي از آنچه صلوة مي فرستد بر وي صلى

الله تعالی علیه وسلم هریکی از مؤمنان دوست دارد که سؤال کند از درگاه حضرت
حق جل شانه بهترین آنچه از وی تبارک وتعالی هریکی از خلق او پس گو بگوید که اَللّٰهُمَّ
۸۹ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ
اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ کیفیت سیوم حافظ سخاوی
گفته که منقول شده است این کیفیت صلوة از امام شافعی رحمه الله تعالی که ذکر
۹۰ کرده است او وی را در خطبه رساله خود وکیفیت این است که صَلَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ فِي الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ وَاَكْثَرَ وَاَزْكٰى مَا صَلّٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ وَزَكَّانَا بِا
لصَّلٰوةِ عَلَيْهِ اَفْضَلَ مَا زَكّٰى اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَجَزَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى مُرْسَلًا عَمَّنْ
اُرْسِلَ اِلَيْهِ فَاِنَّهٗ اَنْقَذَنَا بِهٖ مِنَ الْهَلَكَةِ وَجَعَلَنَا فِيْ خَيْرِ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
دَائِنِيْنَ بِدِيْنِهِ الَّذِي ارْتَضٰى وَاصْطَفٰى لَهٗ مَلَائِكَتَهٗ وَمَنْ اَنْعَمَ عَلَيْهِ مِنْ
خَلْقِهٖ فَلَمْ تُمْسِ بِنَا نِعْمَةٌ ظَهَرَتْ وَلَا بَطَنَتْ نِلْنَا حَظَّهَا فِيْ دِيْنٍ وَدُنْيَا
وَدُفِعَ عَنَّا بِهَا مَكْرُوْهٌ فِيْهِمَا وَفِيْ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلَّا وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبُهَا الْقَائِدُ اِلٰى خَيْرِهَا وَالْهَادِيْ اِلٰى رُشْدِهَا الذَّائِدُ
عَنِ الْهَلَكَةِ وَمَوَارِدِ السُّوْءِ فِيْ خِلَافِ الرُّشْدِ الْمُنَبِّهُ لِلْاَسْبَابِ الَّتِيْ تُوْرِدُ
الْهَلَكَةَ الْقَائِمُ بِالنَّصِيْحَةِ فِي الْاِرْشَادِ وَالْاِنْذَارِ فِيْهَا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا صَلّٰى عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّهٗ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ کیفیت چهارم حافظ سخاوی رحمه الله تعالی در قول بدیع گفته
که روایت کرده شده است که بدرستی هر شخصی که اراده کند که ببیند پیغمبر خدا را
۹۱ صلی الله تعالی علیه وسلم در خواب پس گو بگوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا
اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ
تَرْضٰى لَهٗ پس هر که صلوة فرستد بر وی صلی الله علیه وسلم باین صلوة عدد وتر
ببیند او را در خواب خود و باید که زیاد کند با آن این صلوة را که اللهم صل علی روح
محمد فی الارواح اللهم صل علی جسد محمد فی الاجساد اللهم صل علی قبر محمد فی القبور
انتهی کلام السخاوی این ضعیف میگوید که ذکر این صلوة ثانیه در کیفیت سیوم
از فصل اول گذشته بود و در وی ذکر کرده شده بود که این صلوة فایده میدهد رؤ

الزوو بانه دال الاول النعمة الدفع البدیع

آنحضرت را صلی الله تعالی علیه وسلم کیفیت پنجم روایت کرد دینوری در مجالسه و
نمیری از یوسف بن اسباط که گفت رسیده است مرا که بدرستی باید که بگوید مرد در وقت
۹۲ سماع اقامت اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَمِعَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّزَوِّجْنَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ واگر بگوید مردی این صلوة را در وقت سماع
اقامت گویند حوران عین مر او را که عجب زاهد بودی تو در حق ما یاران کیفیت ششم
روایت کرد حافظ ابو نعیم در حلیه خود که بدرستی بود ابراهیم بن ادهم قدس الله تعالی سره
که دعای خواستی در هر صباح از روز جمعه بدعائی پس میگفتی در اثناء آن این الفاظ
۹۳ را که وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا خَاتَمِ كَلَامِيْ وَمِفْتَاحِهٖ
وَعَلٰى اَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَوْرِدْنَا حَوْضَهٗ
وَاسْقِنَا بِكَاْسِهٖ مَشْرَبًا رَوِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا لَا نَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا وَاحْشُرْنَا
فِيْ زُمْرَتِهٖ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِثِيْنَ وَلَا مُرْتَابِيْنَ وَلَا مَقْبُوْحِيْنَ وَلَا مَغْضُوْبًا
عَلَيْنَا وَلَا ضَالِّيْنَ کیفیت هفتم روایت کرد اسمعیل قاضی از امام احمد بن حنبل رحمه الله تعالی
که می فرستادی او صلوة را در نماز جنازه بر پیغمبر خدا بلکه بر جمیع انبیا وملائکه مقربین صلی الله
۹۴ تعالی وسلم علیه وعلیهم اجمعین پس بگفتی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَلَا
ئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ کیفیت هشتم حافظ سخاوی رحمه الله تعالی گفت که چون زایر بزیارت روضه
مطهره حضرت پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم در آید آمده در مقابله وجه شریف او صلی الله
۹۵ تعالی علیه وسلم بایستد وبگوید که اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَلسَّلَا
مُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
عَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا
عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلّٰى عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِي الْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ

وَالْحَمْدُ وَالْمَجْدُ مَا صَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ كَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ
وَبَصَّرَنَا بِكَ مِنَ الْعَمٰى وَالْجَهَالَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ وَخِيَرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ
وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ اَللّٰهُمَّ آتِهِ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِي أَنْ
يَأْمُلَهُ الْآمِلُونَ پس ازان دعا کند برای نفس خود و برای مؤمنین و مؤمنات پس
ازان سلام گوید بحضرت ابی بکر پس بحضرت عمر رضی الله تعالی عنهما و دعا خواهد از
درگاه خدای تعالی وچون اراده کند که بازگردد بعد فراغ از زیارت پس وداع نماید از قبر
شریف بمثل تسلیمات سابقه وختم نماید بآن این الفاظ را که وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْضَلَ مَا صَلَّى عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّبِيِّينَ وَرَفَعَ دَرَجَتَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَآتَاهُ الْوَسِيلَةَ
وَالْمَقَامَ الْمَحْمُودَ وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰى كَمَا جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهَنَّاهُ
بِمَا أَعْطَاهُ وَزَادَهُ فِينَا مِنَّةً وَأَوْلَاهُ وَتَابَعَ لَدَيْهِ مَوَاهِبَهُ وَعَطَايَاهُ
وَأَسْعَدَنَا بِشَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَافَاهُ عَنَّا وَجَازَاهُ وَأَجْزَلَ مَثُوبَتَهُ
وَرَفَعَ دَرَجَتَهُ بِمَا أَدَّاهُ إِلَيْنَا مِنْ رِسَالَتِهِ وَأَفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ نُصْحِهِ وَعِلْمِنَا
إِنَّهُ قَرِيبٌ مُجِيبٌ انتهی کلام السخاوی رحمه الله تعالی کیفیت نهم روایت کرد ابن
ابی حاتم وغیری از عثمان بن عمر که گفت دیدم سفیان ثوری را رحمه الله تعالی بسیار
٩٦ از مرتبها که شمار نکرده شود آنها را که میگفتی در وقت قیام خود از مجلس که صَلَّى اللّٰهُ
وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَلَائِكَتِهِ ۝ کیفیت دهم روایت کرد
حافظ بیهقی رحمه الله تعالی که بدرستی دیده شد امام شافعی را رحمه الله علیه در خواب
پس گفته شد او را که چه کرد خدای تبارک و تعالی با تو گفت بیامرزید مرا پس گفته شد او را
که بچه سبب گفت به پنج کلمات که صلوة میفرستادم بآنها بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم
٩٧ پس گفته شد او را که کدام اند آن کلمات گفت بودم من که میگفتم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ
مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ
أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا
تَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ ۝ کیفیت یازدهم روایت کرده شده است از بعض صالحین که گفته
٩٨ هر شخصی که واقع شود در شدتی و کربتی پس بگوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلٰوةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ و تکرار مینماید این
صلوة را آسان گرداند حق سبحانه و تعالی کرب او را و شیخ عبدالحق دهلوی در جذب القلوب

بعد

بعد از لفظ الکرب زیاد کرده است این الفاظ را صَلٰوةً تَكُونُ لَكَ رِضًى وَلِحَقِّهِ
أَدَاءً وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ وگفته که خواندن این درود دل را روشن و سینه
را گشاده دارد و حاجات را مقضی کرد اند و این کیفیت را از حضرت غوث الثقلین
رضی الله عنه نقل کرده اند انتهی کیفیت دوازدهم روایت کرده شده است از بعضی
از صالحین که گفت بود قرض لازم بجهت من مبلغ ده هزار و مرا قدرت نداشتم برادای
چیزی ازان پس متحیر شدم بغایت والتجا آوردم بحضرت صاحب رسالت صلی الله تعالی
علیه وسلم پس دیدم آنحضرت را صلی الله تعالی علیه وسلم در خواب پس عرض کردم حال
خود را بروی و او علیه الصلوة والسلام فرمود مرا که برو بسوی ابن طولون و او را
سلام ما برسان و او را بگو که دهانیده است مرا پیغمبر خدا از تو مبلغ ده هزار گفتم که
یا رسول الله مرا نشانی باید که او مرا بسبب آن باور نماید فرمود که او را بگوئی که بدین
اینمقدار به نشان آنکه تو صلوة میفرستی بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم در هر شبی
وقت خفتن ده هزار بار و دی شب گفته بودی صلوة را هشت هزار بار پس از آن
خواب بر تو غلبه کرد پس بماند از تو دو هزار دیگر گفت که چون از خواب بیدار شدم برفتم
بسوی ابن طولون و گفتم او را که دهانیده است مرا پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم از
تو مبلغ ده هزار به نشان آنکه میگوئی تو صلوة را بر آنحضرت صلی الله علیه وسلم هر شبی
وقت خفتن ده هزار بار و دی شب گفتی صلوة را هشت هزار بار پس از آن خواب
بر تو غلبه کرد بماند از تو دو هزار دیگر پس شادمان گشت ابن طولون و داد
مرا ده هزار ـتم و ده هزار دیگر برای شکر از خواب مذکور پس گفتم من او را
که آن صلوة یکه تو هر شبی میفرستی چه کیفیت است گفت من در هر شبی میگویم ده
بار وقت خفتن این کیفیت را و دی شب مرا خواب غلبه کرد پس هشت بار گفتم و دو بار
٩٩ دیگر از من نشده اند و کیفیت این ست که اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّيِّدِ الْكَامِلِ
الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ حَاءِ الرَّحْمَةِ وَمِيمِ الْمَمْلَكَةِ وَدَالِ الدَّوَامِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ
مُلْكِكَ بَاقِيَةً بِبَقَاءِ عِزِّكَ لَا نَفَادَ لَهَا دُونَ عِلْمِكَ عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ
مَا يَكُونُ وَعَدَدَ مَا هُوَ كَائِنٌ فِي مُلْكِكَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ گفته اند بعضی علما رحمهم الله تعالی
که این قصه سابقه دلالت میکند بر آنکه یکمرتبه ازین کیفیت مساوی است بیک هزار
صلوة والله تعالی اعلم فصل پنجم در بیان آنکه افضل جمیع کیفیات صلوات کدام

کیفیت ست وبیان اختلاف علما دران بدانکه اختلاف کرده اند علما رحمهم الله
تعالی دربیان افضل کیفیات صلوة بر دوازده عدد قول قول اول انکه امام
نووی در روضه خود کفته که صواب آنست که افضل کیفیات صلوات صلوة
تشهد ست تا انکه اکر شخصی سوکند خورد که او فرستد بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی
علیه وسلم صلواتی را که افضل باشد از جمیع صلوات پس طریق خروج او از عهده
سوکند آن باشد که صلوة تشهد بکوید کذا ذکره السخاوی فی القول البدیع والقسطلانی
فی المواهب وذکر کرده اند علما رحمهم الله تعالی در افضلیت صلوة تشهد وجوه اربعه را
وجه اول حافظ سخاوی کفته که استدلال کرفته شده ست بر افضلیت این صلوة به
تعلیم آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم صلوة تشهد مر بسیاری را از صحابه کرام که
سؤال نمودند وکفتند که یا رسول الله چکونه کوئیم ما صلوة را بر تو آنحضرت تعلیم کرد
ایشان را صلوة تشهد وظاهر ست که آنحضرت اختیار نماید برای نفس خود مکر
صلوتی را که افضل واشرف باشد انتهی وجه دویم انکه شیخ عبدالحق دهلوی
در جذب القلوب کفته که یکی دلیل کرفته اند علما رحمهم الله تعالی بر افضلیت صلوة
تشهد بانکه چون نماز افضل حالات بنده ست پس لابد لحد درودی مروی شده
باشد از کیفیات افضل واشرف باشد انتهی وجه سیوم انکه می خواندی پیغمبر
خدا صلی الله تعالی علیه وسلم بنفس نفیس خود در نماز خود همین صلوة را چنانکه
بتصریح واقع شده ست بآن در حدیثی که روایت کرده ست آنرا امام شافعی در ام
وحافظ بیهقی در سنن کبیر از حضرت کعب بن عجره رضی الله تعالی عنه که کفت کان
۱۰۰ رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی الصلوة اللهم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت
علی ابراهیم وآل ابراهیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراهیم وآل ابراهیم
انک حمید مجید وظاهر ست که لفظ کان بظاهر خود افاده کند دوام واستمرار را
یا استیعاب اکثر اوقات را مادام که قایم نکردد بر نفی آن دلیلی صارف پس لاجرم
صلوتی که ملفوظ آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم بنفس نفیس خود در اکثر اوقات
در حالت صلوة بود افضل باشد از سایر کیفیات وجه چهارم انکه علامه زاهدی
در مجتبی ودر قنیه وعینی در شرح هدایه افاده نمود که الفاظ صلوة تشهد نازل
کشته بودند با حضرت جبرئیل علیه السلام از نزد حضرت رب العزة جل شانه
پس لاجرم آن افضل باشد از سایر صلوات والله تعالی اعلم وعلامه تاج الدین سبکی

رحمه الله

رحمه الله تعالی در طبقات خود از والد شریف خود نقل نموده که کفت احسن
کیفیاتی که صلوة کفته شود بآنها بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم کیفیت تشهد ست
وهر که بکیفیت تشهد درود فرستد پس بتحقیق که او درود فرستاد بر پیغمبر خدا
صلی الله تعالی علیه وسلم بر وجهی که مامور شده ست یقینا ودریافت ثوابی را
که موعود ست بر صلوة نبوی تحقیقا پس کفت که بودی والد من که سست نمیکشتی
زبان او از کفتن صلوة تشهد انتهی کلام السبکی وشیخ عبدالحق دهلوی در جذب
القلوب کفته که صلوة تشهد در احادیث صحیحه بر کیفیات متعدد وارد شده وهر
کدام در حصول مقصود کافی ووافی ست واظهر واشهر درین باب این صیغه ست
که اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم وبارک علی محمد
وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید انتهی وعلامه شمس الدین
محمد بن محمد بن محمد بن جزری در حصن حصین خود در کیفیات صلوة تشهد این کیفیت
را ذکر نموده که اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک
حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید
ودر آخر این کیفیت علامت ع کرده وشیخ علی قاری در شرح حصن کفته که روایت
کرده ست این صلوة را جماعه یعنی اصحاب صحاح سته از کعب بن عجره رضی الله تعالی عنه
وهمین ست اصح الفاظ صلوة وافضل آن واکمل آن پس باید که محافظت نموده شود
بران در نماز وغیر آن انتهی قول دویم انکه حکایت کرد علامه رافعی از ابراهیم مروزی رحمه
الله تعالی که کسی که سوکند خورد بر فرستادن افضل صلوات او بیرون آید از عهده سوکند
۱۰۱ بکفتن این صلوة که افضل کیفیات ست اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کلما ذکره الذاکرون
وکلما غفل عن ذکره الغافلون وعلامه نووی کفته که اول کسی که استعمال نمود این کیفیت را
امام شافعی بود قول سیوم انکه قاضی حسین که یکی از علماء شافعیه ست در تعلیق خود
کفته که طریق خروج از عهده سوکند مر کسی را که سوکند خورد بر فرستادن افضل صلوات
۱۰۲ آن بود که کوید اللهم صل علی محمد کما هو اهله ومستحقه وحافظ سخاوی کفته که قایل شده اند
بافضلیت این کیفیت بعضی علما غیر قاضی حسین نیز انتهی قول چهارم انکه علامه بارزی
۱۰۳ رحمه الله تعالی کفته که نزد من آنست که بیرون آید از عهده سوکند بانکه بکوید اللهم صل
عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ از جهت آنکه این کیفیت
ابلغ ست از سایر کیفیات پس افضل باشد از سایر آنها قول پنجم انکه نقل کرده ست

علامه مجد الدین فیروز آبادی رحمه الله تعالی از بعضی علما رحمهم الله تعالی که اگر
کسی سوگند خورد بر آنکه او فرستد افضل صلوة را بر پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم
۱۰۴ او بگوید که اللهم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و علی کل نبی و ملک
و ولی عدد الشفع و الوتر و عدد کلماتک التامات المبارکات قول
ششم آنکه نقل کرده شده است از بعضی علماء رحمهم الله تعالی که طریق خروج
۱۰۵ از عهدهٔ سوگند آنست که بگوید اللهم صل علی محمد عبدک و رسولک
النبی الامی و علی آله و ازواجه و ذریته و سلم عدد خلقک و
رضی نفسک و زنة عرشک و مداد کلماتک حافظ سخاوی رحمه الله
تعالی گفته که میل نموده است بجانب این کیفیت شیخ ما رحمه الله که گفت این کیفیت ابلغ
است قول هفتم آنکه علامه مجد الدین فیروز آبادی گفته که بعضی علما اختیار نموده اند
۱۰۶ از کیفیات صلوات این کیفیت را که اللهم صل علی محمد و علی آل محمد صلوة دائمة
بدوامک قول هشتم آنکه نیز علامه مجد گفته که اختیار کرده اند بعضی از علماء
۱۰۷ از کیفیات صلوة این را که اللهم یا رب محمد و آل محمد صل علی محمد و آل محمد و
اجز محمدا صلی الله علیه وسلم ما هو اهله قول نهم آنکه شیخ الاسلام حافظ
ابن حجر عسقلانی رحمه الله تعالی گفته که آنچه راه می نماید دلیل بسوی او آنست که خروج
از عهدهٔ سوگند بفرستادن افضل صلوات حاصل گردد بدین کیفیت که مروی است از حدیث
حضرت ابی هریره رضی الله تعالی عنه که گفت فرمود پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم که
۱۰۸ هر کسی که شاد کند او را که بپیماید اجر خود را به پیمانهٔ پر کامل پس گو بگوید که اللهم صل
علی محمد النبی و ازواجه امهات المؤمنین و ذریته و اهل بیته کما صلیت علی ابراهیم
انک حمید مجید و بیشتر ذکر این صلوة در کیفیت بیستم از فصل اول گذشته بود قول دهم
آنکه علامه کمال دمیری در کتاب الدیات از شرح منهاج نقل نموده است قصه را که افاده
۱۰۹ میکند که افضل کیفیات صلوات این است اللهم صل علی سیدنا محمد الذی ملأت قلبه من
جلالک و عینه من جمالک فاصبح فرحا مسرورا مؤیدا منصورا و ذکر آن قصه پیشتر در
کیفیت چهارم از فصل دویم گذشته بود قول یازدهم آنکه حافظ سخاوی گفته که ذکر
کرده است علامه محقق مدقق کمال الدین ابن الهمام رحمه الله تعالی که این است افضل کیفیات
صلوات و بدرستی که هرچه ذکر کرده شده است از سائر کیفیات صلوات موجود است
۱۱۰ در وی یعنی از روی ثواب و آن این است که اللهم صل ابدا افضل صلواتک علی

سیدنا

سیدنا عبدک و نبیک و رسولک محمد و آله و سلم علیه تسلیما کثیرا و زده شرفا و تکریما
و انزله المنزل المقرب عندک یوم القیمة قول دوازدهم آنکه شیخ عبد الحق در
جذب القلوب گفته که بعضی علما تعیین می نمایند افضل صلوات را و میگویند که هرچه مشتمل
بود بر مبالغه و تأکید از روی کمیت و کیفیت ابلغ و اکمل بود از غیر خود انتهی فایده حسنه
باید دانست که حافظ سخاوی رحمه الله تعالی بعد ذکر اختلاف علما در افضل کیفیات صلوات
ذکر کرده است کیفیتی را که جمع میکند میان بسیاری از کیفیات ماثوره و گفته که لا باس است
۱۱۱ اگر گفته شود که اللهم صل و بارک و ترحم علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی
سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین امام الخیر و قائد الخیر و رسول
الرحمة و علی ازواجه امهات المؤمنین و ذریته و اهل بیته و آله و اصهاره
و انصاره و اشیاعه و محبیه کما صلیت و بارکت و ترحمت علی ابراهیم و علی آل
ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید و صل و بارک و ترحم علینا معهم افضل
صلواتک و ازکی برکاتک کلما ذکرک الذاکرون و غفل عن ذکرک الغافلون
عدد الشفع و الوتر و عدد کلماتک التامات المبارکات و عدد خلقک و
رضی نفسک و زنة عرشک و مداد کلماتک صلوة دائمة بدوامک اللهم
ابعثه یوم القیمة مقاما محمودا یغبطه به الاولون و الآخرون و انزله
المقعد المقرب عندک یوم القیمة و تقبل شفاعته الکبری و ارفع درجته
العلیا و آته سؤله فی الآخرة و الاولی کما آتیت ابراهیم و موسی اللهم
اجعل فی المصطفین محبته و فی المقربین مودته و فی الاعلین ذکره و اجزه
عنا ما هو اهله خیر ما جزیت نبیا عن امته و اجز الانبیاء کلهم خیرا
صلوات الله و صلوات المؤمنین علی محمد النبی الامی السلام علیک ایها
النبی و رحمة الله و برکاته و مغفرته و رضوانه اللهم ابلغه منا السلام
و اردد علینا منه السلام و اتبعه من امته و ذریته ما تقر به عینه
یا رب العالمین انتهی کلام الحافظ السخاوی و لفظ لا باس که در کلام او واقع شده
دلالت میکند بر آنکه جمع کردن هر کیفیتی را از کیفیات ماثوره جدا از یک دیگر اولیتر است
از جمع کردن کیفیات کثیره در کیفیت واحده و تایید میکند اولویت اثر آنچه علامه ابن مسدی
رحمه الله تعالی گفته که بودم من در ایام جوانی خود که جمع میکردم در میان بعض کیفیات
صلوة و میگفتم که اللهم صل و بارک و سلم علی محمد و علی آل محمد کما صلیت و بارکت و سلمت علی ابراهیم

وعلي آل ابراهيم انک حميد مجيد پس گفته شد مراد رخواب من که آيا تو يي فصيح تر ويا داننده تر بمعاني کلم وجوامع فصل خطاب از پيغمبر خدا صلى الله تعالى عليه وسلم پس استغفار نمودم از ما مضي ورجوع نمودم از اجمال بسوي تفصيل انتهى کلامه والله تعالى اعلم فايده حسنه ايضاحا فظ سخاوي رحمه الله تعالى در قول بديع گفته که پرسيده شد شيخ ما را يعني حافظ ابن حجر عسقلاني را رحمه الله تعالى که آيا افضل صيغه صلوة بلفظ خبر ست که صلى الله علي محمد يا بلفظ طلب که اللهم صل علي محمد جواب داد که افضل آنست که بصيغه طلب باشد چه هو نست وارد در اخبار که تعليم ميفرمود آنحضرت صلى الله تعالى عليه وسلم مر صحابه را يعني عقب تشهد وغير آن وگفت بگوييد اللهم صل علي محمد وظاهر ست که او تعليم نکند ايشان را مگر طريق افضل پس باز پرسيده شد شيخ ما را که پس چه سبب اطباق کرده اند اصحاب حديث از قديم وحديث بر انکه چون مي نويسند ايشان صلوة را بر اسم شريف مي نويسند از بصيغه خبر چنانکه صلى الله عليه وسلم يا عليه الصلوة والسلام ويافته نمي شود در کتب ايشان غير اين طريق جواب داد که سبب آن آنستکه ما مور شده ايم ما با فشاء علم وبحديث مردم بوجهي که ايشان بفهمند ومجتمع مي شوند نزد قراءت کتب حديث خواص وعوام بلکه عوام بسيار ترند پس چون ترسيده شد از ايشان که مبادا بفهمند از صيغه طلب که مگر صلوة از حضرت حق جل ذکره هنوز موجود نشده وما ميخواهيم از وي تعالى حصول آن از براي آنحضرت پس آورده شد صيغه خبر را که مبادا رکرد از اين بسوي افهام آن عوام حصول صلوة از حق سبحانه وتعالى واين صيغه خبر با وجود آنکه دور ميکند اين عوام را از مثل اين ورطه مع ذلک متضمن ست مر طلب را نيز که مامور شده ايم ما بآن در خبر انتهى ما ذکره السخاوي نقلا عن شيخه والله سبحانه وتعالى اعلم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم ٠ وصلى الله تعالى علي سيدنا

محمد وآله وصحبه اجمعين والحمد لله

رب العالمين ٥

تمت الرسالة

٥

بدانکه شيخ عبد الحق دهلوي رحمه الله تعالى در رساله خود مسماة به جذب القلوب الي ديار المحبوب آورده که اکابر سلف وخلف انشاء صيغ بليغه وکلمات بالغه از صلوة نموده اند وبعضي از انها مذکور ميکردد از انهاست اين صيغه

١١٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ اَرَهُ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْجِنَانِ رُؤْيَتَهُ وَارْزُقْنِيْ صُحْبَتَهُ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِهِ شَرَابًا مَرِيْئًا سَائِغًا هَنِيْئًا لَا اَظْمَاءُ بَعْدَهُ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا اَللّٰهُمَّ وَكَمَا اٰمَنْتُ بِهِ وَلَمْ اَرَهُ فَلَا تَحْرِمْنِيْ فِي الْجِنَانِ رُؤْيَتَهُ تلمساني از نيسابوري نقل کرده که عطاء گفته ست که هر که اين صيغه را سه بار بوقت صبح وسه بار بوقت شام گويد منهدم شود بناء ذنوب او ومحو کردد خطاء او ودايم کردد سرور او ومستجاب کردد دعاء او وداده شود آمال او واعانت کرده شود او را بر اعداء او وتوفيق داده شود بر اسباب خير ورفيق کردد مر پيغمبر خدا را صلى الله عليه وسلم در بهشت اعلى واز انهاست اين صيغه

١١٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ گفته اند بعضي علما که اين افضل صيغ صلوات وارد از انهاست که امام نووي رحمه الله تعالى ميگويد بايد که مصلي اخذ در احاديث صحيحه از کيفيات مخصوصه آمده ست همه را جمع کند وبخواند تا ثواب جميع صيغ ماثوره را دريافته باشد وآن مجموع اينست

١١٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَكَمَا يَلِيْقُ بِعِظَمِ شَرَفِهِ وَكَمَالِهِ وَرِضَاكَ عَنْهُ وَكَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهُ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَاَكْمَلَهَا وَاَتَمَّهَا

كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً كَذٰلِكَ

۱۱۵ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ ٥ و از آنهاست این صیغه صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ وَ سَلَّمَ
صَلٰوةً وَّ سَلَاماً مَا هُوَ اَهْلُهَا بخواند این درود در وقت هجر امر واقع شده و از آنها

۱۱۶ این صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَّ بَارِكْ
وَ سَلِّمْ ٥ این درود بحسن قبول و عز ورود مخصوص گشته و بصعد اجابت رسیده
آورده اند که یکی از زائران که مقبول درگاه بود بالحاف تحفه این صلوة اقامت
داشت خواص فرمودند که چند گاه دیگر باش که این درود تو خوش آمده ست و

۱۱۷ از آنهاست این صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَ مَنْبَعِ الْعِلْمِ
وَ الْحِكَمِ وَ عَلٰى آلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ سَلِّمْ ٥ این صیغه در این سلسلهٔ شریف متعارف و

۱۱۸ مشهورست و از آنهاست این صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ اَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَ اصْطَفَيْتَهٗ عَلَى الْخَلَائِقِ
اَجْمَعِيْنَ عَدَدَ مَا سِوَاهُ عِلْمُكَ وَ مِلْاَءَ مَا فِيْ عِلْمِكَ وَ زِنَةَ مَا فِيْ عِلْمِكَ وَ عَدَدَ
خَلْقِكَ وَ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ اَضْعَافاً مُّضَاعَفَةً فِيْ ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ
وَّ لَمْحَةٍ وَّ لَحْظَةٍ وَّ طَرْفَةٍ يَّطْرِفُ بِهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ
صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ ٥ و از آنهاست این صیغه که روایت کرده شده ست او را از وهب

۱۱۹ بن ورد رحمه الله تعالی اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا اَفْضَلَ مَا اَنْتَ مَسْئُوْلٌ لَّهٗ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ و از آنهاست این صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ

۱۲۰ وَ تَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَ تَكَرَّرَ الْجَدِيْدَانِ وَ اسْتَقْبَلَ الْفَرْقَدَانِ وَ بَلِّغْ
رُوْحَهٗ وَ اَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِهٖ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَ السَّلَامَ ٥ و از آنهاست این صیغه

۱۲۱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَ بِعَدَدِ اَقْطَارِ الْاَمْطَارِ
وَ بِعَدَدِ دَوَابِّ الْبَرَارِيْ وَ الْبِحَارِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ ٥ و از آنهاست

۱۲۲ این صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَ عَلٰى
آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ ٥ و فضیلت این درود از اکابر منقول ست و از آنهاست

۱۲۳ این صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَ ذَرَاْتَ وَ بَرَاْتَ وَ عَدَدَ
كُلِّ نَظْرَةٍ نَظَرَتْ مِنْ سَمَائِكَ اِلٰى اَرْضِكَ مِنْ حِيْنِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ

۱۲۴ الْقِيَامَةِ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ ٥ و از آنهاست این صیغه اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمَاتِكَ ٥

و از آنها

۱۲۵ و از آنهاست این صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ
لَكَ رِضًا وَّ لِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ
ابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدًا وَّ اجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰى
جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَ عَلٰى جَمِيْعِ
الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُتَّقِيْنَ وَ عَلٰى جَمِيْعِ مَلٰٓئِكَتِكَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرَضِيْنَ
وَ عَلٰى جَمِيْعِ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ و از آنهاست این

۱۲۶ صلوة بعد از نماز صبح در کتب مشائخ آمده و از آنهاست این صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ وَ بَارِكْ وَ كَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ شَفِيْعِ الْاُمَّةِ الَّذِيْ اَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَ اَوْلَادِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَ عَلٰى اَزْوَاجِهِ
الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلَ صَلٰوةٍ وَّ اَزْكٰى سَلَامٍ وَّ اَنْمٰى بَرَكَةٍ عَدَدَ
مَا فِيْ عِلْمِكَ وَ زِنَةَ مَا فِيْ عِلْمِكَ وَ مِلْاَءَ مَا فِيْ عِلْمِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَ مَبْلَغَ
رِضَاكَ وَ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ وَ كَرِّمْ كَذٰلِكَ كُلِّهٖ اَفْضَلَ صَلَاةٍ وَّ اَزْكٰى سَلَامٍ
وَّ اَنْمٰى بَرَكَاتٍ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ
اَصْحَابِ كُلٍّ مِّنْهُمْ وَ التَّابِعِيْنَ وَ عَلٰى كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ فِي الْعَالَمِيْنَ وَ سَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَ زِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَ ارْحَمْنَا اِلٰهَنَا
بِجَاهِهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَ اشْفِنَا وَ عَافِنَا مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَّ عَاهَةٍ وَّ اعْفُ عَنَّا وَ عَامِلْنَا
بِلُطْفِكَ الْجَمِيْلِ وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
روایت کرده شده ست از بعض صالحین که هر که مواظبت کند برین صلوة نجات دهد
او را خدای تعالی از هر نازله و حفظ کند او را از حوادث به اجازت داده اند مر

۱۲۷ بقراءت آن بعضی مشایخ محدثین و از آنهاست این صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ شَفِيْعِنَا وَ مَلَاذِنَا وَ مَلْجَاءِنَا وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ
وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ صَلٰوةً نَّاشِئَةً مِّنْ
مَعْدِنِ السِّرِّ الَّذِيْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ وَ لَا يَعْلَمُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَنْتَ اَوْ هُوَ وَ بَارِكْ وَ كَرِّمْ
وَ شَرِّفْ وَ عَظِّمْ وَ مَجِّدْ حَسَبَ قُرْبِهٖ وَ دَرَجَتِهٖ عِنْدَكَ وَ مِقْدَارِ اِكْرَامِكَ وَ
مَحَبَّتِكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ عَدَدَ كُلِّ عِلْمٍ عَلَّمْتَهٗ اِيَّاهُ وَ كُلِّ
فَضْلٍ خَصَصْتَهٗ بِهٖ وَ كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَهَا عَلَيْهِ صَلٰوةً جَامِعَةً لِّجَمِيْعِ الْمَرَاتِبِ

وَشَامِلَةً لِكُلِّ الدَّرَجَاتِ وَعَامَّ
بِيْنَ اَنْ يُتَصَوَّرَ وَمَا لَا
يُتَصَوَّرُ وَمَا يَظْهَرُ عَلٰى اَحَدٍ وَمَا لَا يَظْهَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَخَلِيْلِكَ وَصَفِيِّكَ وَنَجِيِّكَ وَ
ذَخِيْرَتِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَهَادِيًا لِلضَّالِّيْنَ
وَشَفِيْعًا لِلْمُذْنِبِيْنَ وَدَلِيْلًا لِلْمُتَحَيِّرِيْنَ وَطَرِيْقًا لِلْعَارِفِيْنَ وَاِمَامًا لِلْمُتَّقِيْنَ
وَنُوْرًا لِلْمُسْتَبْصِرِيْنَ وَرَاحِمًا عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَبَشِيْرًا لِلْمُطِيْعِيْنَ وَنَذِيْرًا لِلْعَاصِيْنَ
وَرَؤُفًا رَحِيْمًا بِالْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْ نَوَّرْتَ قَلْبَهُ وَشَرَحْتَ صَدْرَهُ وَرَفَعْتَ
ذِكْرَهُ وَعَظَّمْتَ قَدْرَهُ وَاَعْلَيْتَ كَلِمَتَهُ وَاَيَّدْتَ دِيْنَهُ وَاَثْبَتَّ يَقِيْنَهُ وَرَحِمْتَ
اُمَّتَهُ وَعَمَّمْتَ بَرَكَتَهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ صَلٰوةً بِهَا تُنَوِّرُ الْقُلُوْبَ وَتَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
وَتَسْتُرُ الْعُيُوْبَ وَتَكْشِفُ الْكُرُوْبَ وَتُفَرِّجُ الْهُمُوْمَ وَتُزِيْلُ الْغُمُوْمَ وَتَدْفَعُ الْبَلَاءَ
وَتُنْزِلُ الشِّفَاءَ وَتُسَهِّلُ الْاُمُوْرَ وَتَشْرَحُ الصُّدُوْرَ وَتُوَسِّعُ الْقُبُوْرَ وَتُيَسِّرُ
الْحِسَابَ وَتُعْلِمُ الْكِتَابَ وَتُثَقِّلُ الْمِيْزَانَ وَتُهَيِّئُ الْجِنَانَ وَتُعِدُّ اللِّقَاءَ وَتُتِمُّ النَّعْمَاءَ
صَلٰوةً تُصْلِحُ الْاَحْوَالَ وَتُفَرِّغُ الْبَالَ وَتُصَفِّي الْوَقْتَ وَتُجَنِّبُ الْمَقْتَ صَلٰوةً تَعُمُّ
بَرَكَاتُهَا وَتُحِيْطُ كَرَامَاتُهَا وَتَشِيْعُ اَنْوَارُهَا وَتَظْهَرُ اَسْرَارُهَا مُوْجِبَةً لِلسَّدَادِ
وَبَاعِثَةً عَلَى الرَّشَادِ وَمَانِعَةً عَنِ الضَّلَالِ رَافِعَةً لِلْاِخْتِلَالِ مُحَصِّلَةً لِلْكَمَالِ صَلٰوةً
لَا تَدَعُ خَيْرًا مِنْ خَيْرَاتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا حَصَّلَتْهَا وَلَا تَتْرُكُ كَمَالًا مِنْ كَمَالَاتِ
الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ اِلَّا اَتَمَّتْهَا وَكَمَّلَتْهَا صَلٰوةً دَائِمَةً مُتَّصِلَةً بَاقِيَةً غَيْرَ مُنْقَطِعَةٍ
وَاقِعَةً بِلِسَانِ الْحَالِ وَالْقَالِ مُؤَدِّيَةً جَمِيْعَ الْحُقُوْقِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ صَلٰوةً
رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً كَامِلَةً مُكَمِّلَةً تَامَّةً مُتَمِّمَةً مُثْمِرَةً مَقْبُوْلَةً مَشْمُوْلَةً
جَلِيْلَةً جَزِيْلَةً نُوْرًا سُرُوْرًا بَهَاءً ضِيَاءً سَنَاءً شِفَاءً غِنَاءً عِلْمًا عَمَلًا
حَالًا ذَوْقًا اَوَّلًا اٰخِرًا ظَاهِرًا بَاطِنًا بِرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَجُوْدِكَ وَعِنَايَتِكَ
وَرِعَايَتِكَ وَحِمَايَتِكَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ مِنْ اَزَلِ الْاٰزَالِ
اِلٰى اَبَدِ الْاٰبِدِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ غالب کلمات این
درود بلکه کلمات آن در بعضی زیارات حضرت سید کائنات علیه افضل الصلوات والتسلیمات
بعضی از عرفا بعنوان تضرع و انکسار در حضور فایض الانوار آن حضرت صلی الله علیه
وسلم بصفت ذوق و تواجد انشاد نموده و من الله امید که مسموع سمع رضای آنحضرت شده

باشد

باشد ۱۲ اه کذا ذلک من جذب القلوب الی دیار المحبوب للشیخ عبد الحق الدهلوی
رحمه الله تعالی رحمة واسعة و علامه محمد قائم عمر مؤمن رحمه الله تعالی
در رساله خود که در جمع کیفیات صلوات ماثوره نموده آورده که
بسم الله الرحمن الرحیم بدانکه صلوة بر دو نوع است یکی آنست
که بعضی صیغها از سرور کائنات صلی الله علیه وسلم وارد شده یعنی خود بآن عبارت
خوانده اند و نوع دیگر آنست که تصنیف آن صیغها از اهل کشف و صاحبان ولایت شده
آن نوع نیز بر دو قسم است یکی آنکه بعضی صیغها در صحبت روحانی حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه وسلم بسمع شریف آنحضرت رسانیده اند و آن سرور عالم خوش کرده
قبول فرموده اند و در حق آن صیغه صلوة خاصیتی اعلام بخشیده اند چنانچه بر اهل
علم روشن است که در حق صیغه محمد السابق للخلق نوره فرموده اند که یکبار خواندن
برابر ده هزار است و قسم سیوم که علما تصنیف کرده اند اما بسمع آن حضرت نرسیده
این درجه نخیر است که صحبت حضرت ایشان را میسر نشده اما از اجمالی نیست باب
اول در بیان صیغهای واردات که از آن حضرت است می باید که مؤمن بجز صیغه وارده
نخواند چونکه بصیغه وارده چند نفع دارد اول چو اند در آن سنت قولیه بجا می آید دوم
نفع افضل که برای خود خواسته بود الله بواسطه این علی حالة بر آن سرور راجع شود
و آن فضیلت ده چند بر انکس نازل می شود سیوم اجابت بواردات موعود است بدانکه صلوة
التحیات از جمیع واردات افضل است اما صیغه آن صلوة که امام المسلمین ابوحنیفه مختار
داشته اگر کسی سوگند کرد که صلوتی افضلتر بحضرت صلی الله علیه وسلم بخواند پس باید
۱۲۸ که بخواند صلوة التحیات که سوگند بر وی نیفتد صیغه دوم از واردات هر که هر صباح بعد
از نماز فجر خوانده بر سبیل ورد او صد بار این صلوة بخواند بعده در مهمات خود شود
در تمام روز خیر و برکت و جمعیت دینی و دنیوی روزی گردد و هیچ کار او ضایع نشود
۱۲۹ صلواة این است اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کلما ذکره الذاکرون وکلما سهی عنه الغافلون
۱۳۰ وعلی آل محمد و بارک و سلم صیغه سیوم از واردات اللهم صل علی محمد کما هو اهله
و مستحقه اگر کسی را امری دشوار پیش آید بعد از خفتن مردم وضو تازه سازد
و در موضع پاک نشسته هزار بار صلوة مذکور با بسم الله بخواند بعده هزار بار
کلمه طیب نیز با بسم الله بحضور دل بخواند بعده مطلبی که داشته باشد از حضرت
ارحم الراحمین سوال کند انشاء الله تعالی محروم نخواهد شد بحرمت صیغه چهارم

۱۳۱ از واردات اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد بعدد معلوماتک وسلم تسلیما کذلک
و در لفظ عدد واو نیز آمده ست و هر عملی که در اول و آخر او ده بار این صلوة
بخواند آن عمل پیش حق سبحانه وتعالی قبول افتد و در این صیغه اللهم صل علی محمد افضل
صلواتک برابر ده هزار باشد که از وارد است وچون عدد معلوماتک گوید از
۱۳۲ حد عدد در گذشت هزار وده هزار داخل عدد وشمار ست صیغه پنجم از واردات
اللهم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی کل نبی وملک وولی عدد الشفع والوتر وعدد
کلمات ربنا التامات المبارکات هر که این صلوة بعد از هر نماز سه بار ورد نماید
هر معامله بنده که با فرشته می افتد آنکس را آسان شود چنانکه کتابت نامه اعمال وقبض
روح وسؤال قبر وغیر ذلک ور روز قیامت اگر آنکس بعمل خویش خلاص میشود فهو
المراد والا همه انبیاء واولیاء وملائکه در حق او شفاعت کرده خلاص سازند
۱۳۳ صیغه ششم از واردات اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ
وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّاتِهٖ عَدَدَ
خَلْقِکَ وَ رِضَاءَ نَفْسِکَ وَ زِنَةَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ اگر بعد
از نماز ظهر وعصر هر روز سه بار لازم ور روز جمعه بعد از نماز
هفت هفت بار هر صیغه صلوة که خواندش از وی میسر نشود در نامه
ثواب آنکس بنویسانند که گوی با تمام صلوات او را عنایت فرماید صیغه هفتم
۱۳۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِکَ اگر پنجاه
بار در شب وپنجاه بار در روز ورد کند نفس در طاعت الهی وتوفیق
کامل نشود واز خوف زوال ایمان ایمن کردد وچون باین صیغه شغل
بسیار کند دیدار مبارک محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم روزی کردد باید
که پانصد بار در هر شب وهزار بار در شب جمعه ورد شاید صیغه هشتم
۱۳۵ از واردات اَللّٰهُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَ اجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ وشیخ محقق ابن
همام شارح صاحب فتح القدیر مجتهد نهم صد در مذهب امام ابو حنیفه
میفرماید که هر صیغه وکیفیت که در باب صلوات وارد ست درین صیغه
۱۳۶ موجود ست وجامع جمیع مضمونات است اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوٰتِکَ
عَلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَ زِدْهُ

تشریفا

تَشْرِیْفًا وَ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اگر دو صد بار هر روز
بخواند ورد سازد قرض او حق تعالی ادا کند قصه دراز مهتر عیسی وزیر مذکور ست
۱۳۷ که قرض دار باین مشغول شود اگر صیغه صلوة اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ لَکَ
رِضَاءً وَ لِحَقِّهٖ اَدَاءً بعد از نماز فجر وشام سی وسه بار لازم کیرد در میان
قبر مبارک و قبر این کس طاقچه کشاده می شود که راحت از آن روضه شریفه باین
۱۳۸ خواننده نصیب کردد وصیغه صلی الله علی محمد وآله وسلم اگر بلفظ سیدنا بگوید بهتر ست
وچنان بخواند که بر لام سلم زبر شود و بر میم نیز زبر شود وسکون وجزم نخواند واین
صلوة در خواندن خورد وبزرگ تراز همه ست اگر پانصد بار هر روز وشب
ورد کند خواه صد بار بعد از هر نماز خواه یکجا پانصد بار بخواند در هر دو جهان محتاج
نشود واگر در شب جمعه هزار بار ورد سازد امید که بلقاء مبارک حضرت سرور
عالم صلی الله علیه وسلم مشرف شود باب دویم در بیان صیغهای که در حضور
حضرت سرور کائنات علیه افضل الصلوات واکمل التحیات اکابر اهل هیبت اینکه از آنجا
۱۳۹ وبدرجه قبول ورود یافته اند یکی از آن صیغه اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ
مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَ الشَّرَفَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ
وَ لَمْ اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَهٗ وَ ارْزُقْنِیْ صُحْبَتَهٗ وَ تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَ
اَسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِهٖ شَرَابًا مَرِیْئًا سَائِغًا هَنِیْئًا لَا نَظْمَاءُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنِّیْ تَحِیَّةً وَ سَلَامًا اَللّٰهُمَّ وَ کَمَا اٰمَنْتُ بِهٖ وَلَمْ
اَرَهٗ فَلَا تَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَهٗ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اگر بعد از نماز فجر سه
بار وبعد از شام نیز سه بار ورد کند هفت فائده در حسن التوسل مذکور ست اول
عفو گناه وبلندی درجات وخلاصی از آتش ومحبت رسول وموت با ایمان ویاری بر دشمن
ودر بهشت رفیق باسرور عالم وشب جمعه یازده بار ورد کند نفع بسیار ست صیغه دویم
۱۴۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ الرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ
مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَ مَنْ بَقِیَ وَ مَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَ مَنْ شَقِیَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ
بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَا غَایَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ صَلٰوتَکَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ
عَلَیْهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِکَ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ کَذٰلِکَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ یکبار خواندن

این صیغه برابر ده هزار است و بخواندن ده بار یک لک اگر صبح و شام سه بار ورد سازد
در قبر و حشر و جمیع معاملات آسان کرده اگر سه بار بعد هر وقت نماز بر انگشت بدمد و بر
دو چشم بمالد روشنائی زیاده گردد و برای درد چشم که هیچ دارو دفع نشود هفت بار بخواند
بر دو چشم بدمد درد چشم دفع شود به برکت این صلوة و اگر مرضی داشته باشد صحت بلیغ
پیدا شود و اگر هزار بار در شب جمعه لازم گیرد جمال حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم
در خواب ببیند و چون یکی صلوة سیدنا السابق و دوم سید الاولین هر صبح و شام سه بار لازم
۱۴۱ است رها کردن و کذا اشتن نباید و صیغه سیوم صلوة تنجینا در غرق کشتی خلاصی است
من قرء فی کل هم و نازلة و بلیة الف مرة فرج الله عنه و ادرکه ما موله و برای دفع اندوه
و بلا و مصیبت هزار بار بخواند خلاص یابد و هر مطلب حاصل شود و برای حصول مراد بعد از
نماز عشا دو رکعت نماز نیت کند در هر رکعت بعد از فاتحه یازده بار سورهٔ اخلاص و بعد
از سلام صد بار این صلوة بخواند خدای تعالی هیچ امر دارین لازم و ضایع نکند و باسانی جمله
کارها میسر گردد که بسعی این بنده هرگز نشود و خواننده این صلوات هرگز بدبخت نباشد
۱۴۲ صیغه چهارم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوةُ عَلَیْهِ امام شافعی
بعد از فوت شدن بزرگی در خواب دید احوال آن عالم پرسید فرمود آمرزش ارزانی فرمود
گفت بچه سبب گفت از مدا و مت پنج کلمه صلوات مذکور چنانچه در منتخب حسن التوسل مذکور است
۱۴۳ هر صبح و شام چند بار این صلوة بر خود لازم گیرد صیغه ششم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا این نیز از اصحاب ماثور است
هر که بعد از نماز عصر روز جمعه هشتاد بار بخواند و فوت نکند گناهان هشتاد ساله
از دفتر او محو شود بلکه گناهان عفو فرمایند اگر صد بار در شب جمعه یا روز او دائم
گیرد اگر بدبخت بود نیز به برکت این درود در دفتر نیکان داخل سازند صیغه هفتم
۱۴۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَدَوَآءٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ برای دفع هر دردی و
مرضی سه بار اول و آخر بخواند و در میان فاتحه بعد بسم الله و یازده بار سورهٔ اخلاص
بخواند و ثواب آن بحضرت مخدوم بخشیده بآن صاحب تشویش بدمد حق تعالی شفاء
کامل بخشد و قراءت فاتحه مختار است خواه هفت بار خواه پنج بار خواه سه بار یا یکبار اما
اگر بیشتر بود اولیتر است اگر صد بار شبانروز ورد گیرد از هر منهجی که مخالف شرع باشد

۱۴۵ و از هر جهت باطنی که بدعت و گمراهی است نگاه دارد صیغه هشتم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْعَطِرِ
الزَّوْحِ وَاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ صَلٰوةً تُعَطِّرُنَا بِهَا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اگر این
صلوة را در وقت رسیدن خوشبوی گل و یا مشک و عنبر و غیره بخواند حق تعالی ملکی از آن
۱۴۶ پیدا کند که در تسبیح مشغول شود و آزاد در نامه اعمال آنکس نویسند صیغه نهم اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِهٖ
فِی الْقُبُوْرِ چنانچه در منتخب حسن التوسل مذکور است که این صیغه از جمله است که چون
کسی بر خواند این همیشگی کند لقاء شریف حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم روزی
۱۴۷ گردد صیغه دهم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اگر کسی بعد از نماز پیشین
صد بار بخواند حق تعالی بر آنکس سه کار کند یکی آنکه هرگز قرض دار نشود دوم آنکه اگر شده
باشد وام او از گنج خانه غیب بر دارد سیوم آنکه بر هیچ نعمت حساب و بر هیچ تقصیری
۱۴۸ عذاب با وی روز قیامت نشود انشاء الله تعالی صیغه یازدهم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ اگر کسی روز جمعه هزار بار این صلوات بخواند آنکس حضرت رسالت
پناه صلی الله علیه و سلم را در خواب ببیند یا منزل خود در بهشت ببیند اما اگر در یکی جمعه بدین
دولت مشرف نشود تا پنج یا هفت جمعه بدین ورد ملازمت کند که از بر دو نعمت یکی محظوظ
گردد و انصاف آنست که برای اینچنین دولت عظمی شما رجمعها در خاطر نه نهد تا آنکه دولت
مذکور بدست نرسد دست از طلب ندارد و از هر شدم مشغول است که بهر اینچنین نعمت اگر
۱۴۹ هر روز ورد فرمایند عین عنایت است صیغه دوازدهم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوَّلِ
کَلَامِنَا وَاٰخِرِهٖ وَاَوْسَطِهٖ اگر در وقت نشستن و برخاستن از مجلس این صلوة سه بار
بخواند اولیتر بسیار است و اگر یکبار بخواند هم رخصت است آنچه در آن مجلس از لا یعنی بوقوع
۱۵۰ آمده باشد آمرزیده به برکت این درود آمرزیده شود صیغه سیزدهم صَلَّی اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَحِیَّتَهٗ
عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اگر بعد هر نماز
فریضه هفت بار ورد نماید هیچ دشمن بر مظفر نیابد چنانچه شیطان و نفس و جن و انس و حاکم
و کژدم و غیرهم و هر عملی که در او آن پیش از شروع آن عمل این درود سه نوبت
۱۵۱ بخواند حضرت حق جل و علی آنرا قبول فرماید ورد کند صیغه چهاردهم اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَذٰلِکَ
اگر صبح و شام هفت نوبت ورد بر خود لازم دارد اولاد او را حق تعالی با عزت دارد
۱۵۲ اند و کالکرمه و صدق وعده صیغه پانزدهم رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّیْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الْاَنْجَبَا

وَاَفِضْ بِاِجَابَتِهِ حَوْضِ لُجَجِ نُجْرٍ وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهَا وَشَرِّفْ وَكَرِّمْ دَائِمًا
الكرسي بعد هر نماز شبه بار این کلمه بخواند در قبر جواب منکر ونکیر بر و آسان شود
وعاجز نگردد و دیگر فوایدٔ نیز بسیار دارد اما مختصر نوشته شده والله اعلم با
الصواب واليه المرجع والمآب تمت

تمام شد مختصر رساله مخدوم عم نبوی رحمه الله تعالى

بسم الله الرحمن الرحيم

لل ابیان صلوة متنوعه بدانکه احصاء انواع صلوات که علما ومشایخ
بحضرت پیغمبر علیه السلام فرستادند از طوق بشر خارج است چه از حضرت
شیخ سعد الملة حموي قدس سره چهار هزار و بروایتي دوازده هزار
نوع صلوات نقل کرده اند و درا و راد واذکار وکتب و رسایل ایشان بعضی
از آنها مثبت است ومشایخ مغرب را صلوات متنوعه بسیار است وهر عزیزی
از صلوات نبویه که مناسب رابطه او با حضرت پیغامبر علیه السلام بود ملهم
شده وبخواص ومنافعی که از آن دریافته اشارتي فرموده ودرین اوراق
تحریر چهل صلوات که از اخبار وآثار آمده واز اکابر بنقل صحیح مروي گشته
با خواص فواید وخواص آن اتفاق افتاد والله الموفق وولي الرشاد صلوة
اول قاضي عیاض رحمه الله در شفا بروایت ابي هریره رضي الله عنه نقل کرده
که حضرت صلی الله علیه وسلم فرمود که هر که خواهد که بپیماید بر و پیمانه تمام
یعنی مزد دهند او را مزد کامل وبهره مند گردد از مثوبات بقسطی وافر وسهمي
١٥٣ شامل چون صلاة فرستد برین وجه گوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ
اَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وامام ابو داود باسناد خود همین حدیث ایراد فرموده ودارمي
در صحیح خود آورده ودر روایت او بجای علی ابراهیم علی آل ابراهیم است
دویم انس بن مالک رضي الله عنه فرمود که من در پیش حضرت صلی الله علیه وسلم
ایستاده بودم که میگفت هر که درود دهد بر من روز آدینه هشتاد بار حق
سبحانه وتعالی گناهان هشتاد ساله او را بیامرزد گفتم چگونه یا رسول الله ترا
١٥٤ صلوة دهد فرمود که گوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ و آن را دیگر در شمار گیرد سیوم در شفاء از زید بن الحباب رضي الله

١٥٥ تعالى عنه روایت کرده است از رسول صلی الله علیه وسلم که هر که گوید اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ واجب شد شفاعت
من او را چهارم در حصن حصین از موطا واز معجم اوسط طبراني نقل کرده ودر
مسند امام احمد رحمة الله علیه بروایت نافع بن ثابت الانصاري رضي الله عنه آمده که
١٥٦ سید صلی الله علیه وسلم فرمود هر که صلوات بر من فرستد آنکه گوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ واجب گردد او را شفاعت پنجم در
ریاض احادیث از ابي سعید خدري رضي الله عنه نقل کرده ودر موطا از ابن وهب
باسناد وي آورده که پیغامبر صلی الله علیه وسلم فرمود که هر مردي که مال ندارد تا صدقه
دهد یعنی فقیري که از روي ثواب صدقه دهندگان دارد باید که برین وجه گوید
١٥٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بدرستي که این درود مر ورا زکوة است یعنی بگفتن این
درود ثواب مصدقان یابد ششم در ازهار الاحادیث از انس بن مالک رضي الله
عنه روایت کرده از حضرت صلی الله علیه وسلم که نشسته بودند یکي از صحابه رضي الله
عنه از پیش آنحضرت بگذشت فرمودند که اعمال این مرد را بالا میرود یعنی مصعد قبول
میرسد هر روز از عمل آنمقدار که هیچ یکي را از امت من آنمقدار از اعمال صعود نمي کند
گفتند یا رسول الله این کرامت بچه چیز یافته است فرمود که من این خبر از زبان جبرئیل
میکویم واو برین وجه تقریر کرده ومن سبب آن نه پرسیدم دیگر روز که جبرئیل علیه السلام
نازل شده آنحضرت از وي سؤال کرده که موجب فضیلت آن مرد از صحابه من چیست
١٥٨ جبرئیل گفت سبب فضل وکرامت وي آنست که او هر روز ده بار میگوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ
عَلَيْهِ ودر غیر ازهار یک کلمه دیگر نقل کرده وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى
اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ جامع این اوراق گوید وقتي بضرورت از وطن مألوف جدائي نموده
ببعضي از اهل وعیال بطرفی متوجه بودم واز یاران وهمدکاران کسي همراه نبود
ناگاه جمعي کثیر پیش آمده اند وبر صفحات احوال ایشان از خوف واضطراب ظاهر بود از
استفسار احوال گفتند که درین راه طایفه قطاع طریق طرق محکم ومسلح هستند
وما با وجود کثرت بهزار کلفت از ایشان گذشتیم تو با بي تنهائي وبي نوائي چگونه از دست

توضى و آنرا ایشان رهائی یابی طریقة العون الحمد ؟ نموده باز کرد چون باش
کشتن مصلحت وقت نبود همانجا توقف نموده وحیرت عظیم دست داده در اثنا این حال
خواب غلبه کرده دیدم که آینده میگوید این صلوات را بخوان و بسلامت بر و بین هیچ‌ ؟
پیج کلمه صلواتی مذکور شده باندک تصرف وتقدیم وتاخیر آمده فرموده و من هرگز این
کلمات را در کتاب ندیده بودم واز کسی نشنیده بودم از غایت فرح بیدار شدم وکلمات
خمس بر زبان من جاری بود و میخواندم ودو شش کس که با من بودند در قراءت آن اتفاق
نمودند اندک فرصت بکرده در زدان رسیدیم وبکذشتیم وایشانرا دیدیم وسخن ایشان
می شنیدیم وایشان البته مرا ندیدند واز کذشتن ما خبری نیافتند وبرکت این صلوات
از چنان مهلکه که بیم قتل وجرح وخوف غارت واسیر بود نجات یافته بمقصد رسیدیم و از آن
هنگام جمع وشام برآن مواظبت میرود ان الصلوة علی النبی تنجی عن الاهوال والافزاع
از آفات دوران ومخافات زمان نام او حصن حصین و ذکر او دار الامانست هفتم
در روضة الاحباب آورده که دستور بود که میان آن سرور صلی الله علیه وسلم وابی بکر
رضی الله عنه کسی نشنید روزی مردی از در مسجد در آمد حضرت رسول صلی الله علیه و
سلم او را میان خود وصدیق رضی الله عنه بنشاند صحابه متعجب شدند وچون آنمرد از
۱۵۹ مجلس بیرون رفت آن حضرت فرمود که این مرد بر من صلوات فرستد بدین وجه اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا هُوَ اَهْلُهٗ هشتم در ازهار فرموده که منقولست از حضرت پیغامبر
۱۶۰ صلی الله علیه وسلم که هر روزی بر من صلوة فرستد بدین نوع اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی
الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ
او را شفاعت کنم تند پدر دکا رخود و مرا در خواب بیند و از حوض من آب خورد
وهر که از حوض من آب خورد جسد او بر آتش دوزخ حرام کردد واز بعضی اکابر نقل
کرده اند که چون بجمعه وپنجشنبه و یا آدینه این کلمات را با صلواتی که از روضة الاحباب نقل
کرده شده هفتاد بار بکوید آنحضرت را صلی الله تعالی علیه وآله وسلم در واقعه بیند
وبتجربه رسیده است نهم در حصن حصین از ابی علی موصلی رحمه الله تعالی نقل کرده
واو باسناد خود روایت فرموده از پیغامبر صلی الله تعالی علیه وآله وسلم که چون کسی خواهد
۱۶۱ که مال او بسیار کردد وروز بروز افزون شود باید که این صلوات فرستد اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ

والمسلمات

وَالْمُسْلِمَاتِ دهم در شفاء اهل النبوة از ابو دجانه رضی الله تعالی عنه نقل میکنند که
شنودم از رسول صلی الله تعالی علیه وسلم هر که شب بخوابگاه خود آید وسورة ؟ ملک
۱۶۲ بخواند بعد از آن چهار بار بخواند اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ
وَرَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ بِکُلِّ اٰیَةٍ اَنْزَلْتَهَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ
تَحِیَّةً وَّسَلَامًا حق سبحانه وتعالی بر انکیزد دو فرشته تا نزد حضرت علیه الصلوة و
السلام روند وبر وی عرض نمایند وحضرت صلی الله تعالی علیه وآله وسلم کوید علی فلان
بن فلان من السلام ورحمة الله وبرکاته یازدهم در ریاض الاحادیث آورده که رسول صلی
الله تعالی علیه وآله وسلم فرموده که در بهشت درختی است که از محبوبتر کوینید میوه آن
خوردتر است از انار وبزرکتر است از سیب وآب آن میوه سفیدتر از شیر وشیرینتر
۱۶۳ از عسل ونرمتر از مسکه نخورد از میوه آن مگر کسی که هر روز مداومت کند بر گفتن اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ دوازدهم در ازهار
از ابن عمر رضی الله تعالی عنهما روایت کرده که جمعی از بادیه‌نشینان مردی را با شتری به
محکمهٔ نبوت علیه السلام حاضر ساختند بروی دعوی کردند که این مرد این اشتر را دزدیده
وبعد از انکار وی کواهان کذرانیدند وحضرت رسالت صلی الله تعالی علیه وآله وسلم
بقطع ید وی حکم فرمود در وقتی که او را میبردند تا به سیاست رسانیده شود زیر
لب چیزی میخواند شتری که مدعای ایشان بود فریاد برکشید بزبان فصیح کفت یا رسول
الله این مرد از دزدیدن من مبراست بلکه بر وی تهمت کرده اند وکواهان بدروغ
کواهی داده اند مرا علان کسی دزدیده ست وایشان بیچاره را متهم ساختند حضرت فرمود
علیه السلام تا آن قوم را باز کردانیدند وسارقی را که مشتر نام او بود حاضر کردند
او بطوع ورغبت بدزدی اقرار کرد حضرت باجرای حد بر وحکم فرمود درویش
متهم را طلبیده پرسید که در وقت رفتن از نزد من چه میکفتی که ملائکه را دیدم که حلقات
مدینه از ایشان پر شده بود ونزدیک بود که دیوارها بشکافند وبدان رسند که تو
میان من وایشان حایل شدی کفت یا رسول الله بر تو صلوة میفرستادم بدین وجه که
۱۶۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِکَ شَیْءٌ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ
حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ وَارْحَمِ النَّبِیَّ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ رَحْمَتِکَ
شَیْءٌ حضرت علیه السلام فرمود تو فردا بر پل صراط بکذری روی تو درخشنده باشد
از ماه شب چهاردهم ودر روضة العلماء همین نقل کرده وکلمهٔ دیکر الحاق کرده

وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَسَبَ ؟ نوزدهم در شفاء وتذکره است

که پرسید حضرة علی رضی الله تعالی عنه صلوات ومعانی این آیه ان الله وملایکته تا آخر

١٦٥ بخو اندی پس کفتی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ وَسَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ الْبَرِّ الرَّحِيمِ وَالْمَلَائِكَةِ

وَالنَّبِيِّينَ الْمُقَرَّبِينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبَّ

الْعَالَمِينَ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِينَ

وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الشَّاهِدِ الْبَشِيرِ الدَّاعِي اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ

الْمُنِيرِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وایمه اهل بیت رضوان الله علیهم اجمعین بربن صلوة مواظبت

نموده الله ورمود که فوایدی این درود در دنی ومثوبات آن در آخرت از حد حصر

بیرون وازحیز شمار افزون است چهاردهم در ریاض المذکورین از مرتضی علی

رضی الله تعالی عنه روایت است که هرکه هر روز سه بار وروز آدینه صد بار بکوید

١٦٦ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَاَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِينَ وَعَلَيْهِ

وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ بدرستی که درود داده باشد بپیغامبر علیه

السلام بدرود همه خلایق وروز قیامت در زمره خواص آنحضرت مبعوث کردد وحضرت

رسالت صلی الله علیه وسلم دست وی کرفته در بهشت درآید واورا باخود دارد پانزدهم

١٦٧ ابن عباس رضی الله تعالی عنهما فرموده است که هرکه کوید صَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَجَزَاهُ عَنَّا

مَا هُوَ اَهْلُهُ هفتاد هزار روز کاتب را در رنج اندازد یعنی از کتاب ملایکه هفتاد تن

هزار روز کتابت کنند ثواب این کلمات ودر رنج افتد بجهة بسیاری کتابت آن شانزدهم

١٦٨ در ازهار آورده هرکه هر روز سه بار بکوید اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلِّمْ

وَاَجْزِهِ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ حق تعالی بعثت کذارد مباشد وحضرت رسول الله صلی الله

تعالی علیه وآله وسلم روز حشر بجود اورا عذرخواهی کند وازحق تعالی رفعت درجه

او رخواهد هفدهم طاوس رحمه الله از ابن عباس رضی الله تعالی عنهما نقل کرده که

١٦٩ او بدین صلوات فرستاده اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْكُبْرَى وَارْفَعْ

دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَآتِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْاُولَى كَمَا آتَيْتَ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى

ومیکفت هرکه بدین نوع صلوات فرستد حضرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم اورا شفاعت

کند ومراورا ووالدین واقربا واحباب اورا رتبه شفاعت ارزانی دارد هژدهم

در روضة العلماء از ابن مسعود رضی الله عنه روایت کرده که او فرمود که چون بر رسول

علیه الصلوة والسلام خواهید که درود فرستید نکو سازید درود خود را که بر این حضرت

عرض

١٧٠ عرض میکنند کفتند ما ؟ کفت بکوید اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ

وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَرِ... ؟ وَتَحِيَّتَكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ؟ مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَا... ؟ ...حَمِّهِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ

مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ برکت این درود

درود هژده را از مقربان حضرت رسالت صلی الله تعالی علیه وآله وسلم سازند

ولو را چندان ثواب دهند که اکر تمام جن وانس خواهند که شمار آن کنند نتوانند نوزدهم

چون ملایکه این درود را بعرض پیغمبر صلوات الله تعالی وسلامه علیه رسانند فرستنده

سلام کویند وبرا از خدای تعالی خواهد نوزدهم در شفاء از امام حسن بصری

رحمه الله نقل فرموده که هرکس خواهد تا شربت شریف از حوض مصطفی صلی الله تعالی

١٧١ علیه وآله وسلم بکاس اوفی بنوشد باید که بدین نوع صلوة فرستد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى

مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلَادِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَ

اَصْهَارِهِ وَاَنْصَارِهِ وَاَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيهِ وَاُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا اَجْمَعِينَ بیستم

در شفاء السقام از ابی الحسن یحیی الطلبی رحمه الله روایت کرده واز بنان

اصفهانی رحمه الله روایت کرده که وی کفت حضرت رسول صلی الله تعالی علیه وآله وسلم

را در واقعه دیدم کفتم یا رسول الله محمد بن ادریس الشافعی ابن عم تست هیچ سود

بوی رسانیده کفت آری از خدای تعالی درخواست کردم تا اورا حساب نکنند کفتم

سبب آن عنایت چه بود فرمود که او بر من درودی فرستاد که هیچ کس مثل آن نفرستاده

کفتم یا رسول الله آن چه درود است فرمود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ

وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ وموافق همین نقل است آنکه ابراهیم بن

اسماعیل مزنی رحمه الله کفته که امام شافعی را رحمة الله علیه در واقعه دیدم

١٧٢ کفتم خدای تعالی با تو چه کرد فرمود مرا بیامرزید وامر کرد تا مرا بتعظیم واحترام تمام

به بهشت برند چنانچه داماد را بتجمل برند وبر من نثارها کردند به برکت صلواتی

که در کتاب الرساله آورده بودم وبدان نوع درود میفرستادم پرسیدم که آن

کدام است کفت همین صلاتی که مذکور شد برخواند بیست ویکم هم در شفاء

السقام از ائمه نقل کرده اند که شیخ دیکر امام ابی موسی المجاهد المصری رحمه الله

وَاِمَ
الْعَيْ

کہ درہ

بیست و هشتم از شیخ مرشد
الدین عبد منتسبان دودمان بزرگوار
مشائخ قدس ا درجه اعلی الله درجته در جبل
الصالحین بوده اند سحر مؤذنی که او را مقری گفتندی
میگفتند و از جمله اولیا ستہ وچیزی می خواند تا گاه
شیخ دریچه زاویه را فتح فرموده اند و گفتند ای مؤذن بیا مؤذن بطی الهوا از دریچه بغرفه
درآمده و شیخ فرموده اند که حالا ارواح اقدس حضرت سید الانبیاء والمرسلین سلطان
الله فی الارضین صلوات الله وتحیاته وسلامه علیه حاضر بوده اند و یازده کلمه درود
انشاء فرمودند باملاء وانشاء آن حضرت کتابت کرده میخواهم که درین سحر از
بلندخوانی تا برکت آن باوقات واحوال سحرخیزان زنده دل دارد مؤذن یاد
گرفته ببالاء میدنه برآمد و با آواز خوش ولحن دلکش آغاز خواندن کرد و در
سماع آن خروش وفغان از چندین زاویه وکاشانه برخاسته چون ذکر تو در
180 میان آید از هر طرفی فغان برآید و آن کلمات اینست اللهم صل علی محمد فی
عرصات القیمة اللهم صل علی محمد حین تقوم الساعة الطامة اللهم صل علی
محمد صلوة مخلصة عن الملامة اللهم صل علی محمد صلوة مبلغة الی السلامة
اللهم صل علی محمد فاتضة علی اهل الکرامة اللهم صل علی محمد فی کل حین و
اوان اللهم صل علی محمد فی کل زمان و مکان اللهم صل علی محمد کل لسان
وجنان اللهم صل علی محمد عند ظهور کل حکمة و بیان اللهم صل علی محمد
صاحب الکتاب العزیز وحامل الفرقان المجید اللهم صل علی محمد صلاة مجاب
بین سر کن وکان وصل علی جمیع اخوانه من النبیین و الصدیقین والشهدا
و الصالحین اهل القبلة والایمان والکتاب و المیزان یا حنان یا منان
واغفر لامة نبیک وحبیبک محمد علیه الصلوة و السلام و اسکنهم اعلی
الجنان واحسن الیهم یا ولی الاحسان وادخلهم برحمتک فی الرضاء و
الرضوان والرحمة والغفران واعذهم من الشیطان والنیران برحمتک
یا ارحم الراحمین خواندن این صلاة بوقت عرض حاجات موجب اجابت دعوات
سبب وهنگام مخافات سبب نجات از آفات و بسی کابر تجربه کرده اند و فواید
آن مشاهده فرموده اند بیت و هم حضرت استاذی ومخدومی سلطان المفسرین

برهان المذکورین قدوة ا ؟ والتقوی والدین ؟ ویزی بیع
الله تعالی روحه میفرمودند که حضرت شیخ ؟ شبی در ... ی
که مذکور شده سید عالم را صلوات الله وسلا ...ه اند و آن حضرت
شش کلمه صلاة بر ایشان املا فرموده و ایشان ... مقری تو مانی طلبیده
التماس یادگرفتن وخواندن آن کنند تا گاه مقری آغاز کرد وهمان صلوة را بنغماء
دل آویز ولحنا وسوزا لکن خواند تا حضرت شیخ را حیرتی عظیم دست داد مؤذن فی
الحال بخدمت حضرت شیخ حاضر شده وفرموده که متحیر و متعجب مباشید که در آن زمان
که آنحضرت صلی الله علیه وسلم این صلاة را بشما املا فرموده اند من شنودم و یاد گرفتم
181 و آن اینست اللهم صل علی محمد صلوة مقرونة بذکره اللهم صل علی محمد صلاة جامعة
بین وجده وسروره اللهم صل علی محمد صلاة محیطة بطوره وصوره اللهم صل علی
محمد صلاة منورة لقلوب اصحاب صدوره اللهم صل علی محمد صلاة شارحة لمفتوحه
فی مسطوره وصل علی جمیع اخوانه من الانبیاء و الاولیاء بعدد عبوره ومروره بین
الماء وطهوره والنور وظهوره والحق وامره خواص این صلوات و فواید آن بسیار
خصوصا در جلب قلوب وجذب منافع واز دیار قبول در دلها و بوقت رویت سلاطین و
امراء وملاقات عظماء و وزراء و دیدن اهل اخیار و ارباب اقتدار تجربه محقق شده
سی ام مروی ست از شیخ حاجی سکرت رحمه الله که از خلفاء حضرت شیخ رکن الدین علاء
الدولة سمنانی قدس سره بوده که حضرت پیغامبر را علیه الصلوة والسلام در خواب دیدم
182 گفتم یا رسول الله چگونه صلوة فرستم بشما فرموده اند که بگو اللهم صل علی محمد بعدد کل ذکره
الف الف مرة تا همه درود بر من صلوة فرستاده ستی و یکم شیخ محقق زین الدین علی
کلاه قدس سره فرموده که هر که خواهد که بصلوات همه خلایق از مبدا وجات تا انجام کار
183 بحضرت سید ما صلی الله تعالی علیه وآله وسلم درود فرستد بدین نوع گوید اللهم
صل علی سیدنا محمد و آله وسلم فی الاولین وصل علی سیدنا محمد و آله وسلم فی الاخرین
وصل علی سیدنا محمد و آله وسلم فی الملاء الاعلی الی یوم الدین سی و دوم
شیخ الاسلام ابو العباس بونی روح الله روحه فرموده که هر که در هر روزی سه نوبت
و در هر شبی سه نوبت این صلاة خواند همچنان باشد که در تمام ساعات آن شبانروز صلاة
184 فرستاده باشد اللهم صل علی محمد فی اول کلامنا اللهم صل علی محمد فی اوسط کلامنا
اللهم صل علی محمد فی آخر کلامنا و شیخ عالم عامل سعد الدین فرغانی قدس سره

و حضرت خضر علیه
ا له الله اللهم صل علی محمد
ء ما علمت اللهم صل علی
و آله و
محمد و آله وسلم ع مسطور است و نزد عرفا خواص

ومنافع آن نا محصور است وچهارم حافظ ابو حسین علی بن محمود الشاذی رحمه الله
فرمودند که بخدمت شیخ المشایخ ابی عبد الله الحسین الخواتی رسیدم واز ایشان التماس
نمودم که مرا نوع صلواتی تلقین فرمائی که به صورت و معنی فایده یابم و در دنیا و
عقبی بیمن آن مستظهر باشم گفتند که قرآن حفظ داری گفتم آری گفتند که هرگاه
۱۸۵ که وظیفه خود تمام کنی بدین صلوة اختتام نما اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِی جَمِیْعِ الْقُرْآنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا
وپنجم آورده اند که کسی نزد سلطان محمود غازی سبکتکین انار الله برهانه آمد و گفت
مدتی بود که حضرت پیغامبر را میخواستم که در خواب بینم وغمی که در دل دارم با آن دل
دار غمگسار بگویم همه شب دیده بغم انکشادم در خیال بودم که در خواب بدان
دولت بیدار رسیدیم قضارا سعادت مساعد بود شب دوشین بدولت رسیدیم
و رخسار جانفزای جهان آرایش کالقمر لیلة البدر وکالروح لیلة القدر دیدم
وچون آنحضرت را منبسط یافتم قدم بر بساط انبساط نهادم وگفتم یا رسول الله
هزار درم قرض دارم و بر ادای آن قادر نیستم ومیترسم که اجل در رسد و ودیعت
روح بازسپارم وبار وام بگردن من بماند حضرت پیغامبر علیه السلام فرمودند
که نزد محمود سبکتکین رو واین مبلغ ازو بستان گفتم یا سید البشر شاید که از من
نکند و نستاند بطلبد گفت بدان نشان که در اول شب چون تکیه میکنی سی هزار بار بر من
صلوة میدهی و باخر شب چون بیدار می شوی سی هزار نوبت دیگر صلاة میفرستی
وام مرا ادا کن چون پیغام سید انام علیه السلام بسلطان رسید سلطان بگریه در آمد
واورا تصدیق کرده وامش ادا کرد و هزار درم دیگرش عطا فرمود ارکان
دولت متعجب شده گفتند ای سلطان این مرد را در سخن محال که گفته تصدیق کردی
حال آنکه ما در اول شب وآخر شب با تو ایم و ندیدیم که بصلوة اشتغال نماری
و اگر کسی بفرستادن درود مشغول گردد وجد وجهد کند زیاده از آن هم
نتوانیند و در تمام اوقات و ساعات شبانروز شصت هزار صلوات نمی توان